ردّ المہند

علمائے دیوبند کے مکروفریب

علمائے دیوبند کی عمر بھر کی کمائی کو خاک میں ملا دینے والی مایۂ ناز کتاب

تحقیق وتنقید

مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ

میلاد پبلیکیشنز

علمائے دیوبند کی عمر بھر کی کمائی کو خاک میں ملا دینے
والی مایۂ ناز کتاب

داد المہند

علمائے دیوبند کے مکر و فریب

مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ

محمد امجد علی عطاری

میلاد پبلیکیشنز دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	رادُّ المہند
موضوع	علمائے دیوبند کے مکر و فریب
مصنف	مناظرِ اسلام علامہ مولانا **حشمت علی خان** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تخریج وحوالہ جات	**محمد امجد علی عطاری**
سن اشاعت	یکم اپریل 2004ء
تعداد	1100
صفحات	128
قیمت	-/45 روپے
کمپوزنگ	غلام محمد یاسین بیسمنٹ دربار مارکیٹ لاہور
ناشر	**میلاد پبلی کیشنز**

داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور فون: PP:7247301

ملنے کے پتے

(1) مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور (2) مکتبہ جمالِ کرم دربار مارکیٹ لاہور

(3) مکتبہ زاویہ دربار مارکیٹ لاہور (4) مکتبۃ المدینہ ملتان

(5) ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور (6) شبیر برادرز اُردو بازار لاہور

(7) فرید بک سٹال اُردو بازار لاہور (8) سادات پبلی کیشنز اُردو بازار لاہور

(9) مکتبہ غوثیہ اوکاڑہ (10) مکتبہ فیضانِ مدینہ لالہ موسیٰ

(11) مکتبہ کنزالایمان میر پور کشمیر (12) مکتبہ فیضان مدینہ گوجرانوالہ چوک گھنٹہ گھر

فہرست

عرضِ ناشر

مقصد:

مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔

ادارہ ہذا اس عظیم مقصد کے پیش نظر کہ جو ہمارے بزرگوں سے ہمیں ملا ہے۔ الحمد للہ اس کو پورا کرنے میں کوشاں ہے۔ اصلاح عقیدے کی بھی ہوتی ہے اور عمل کی بھی لیکن عقیدے کی اصلاح بنسبت عمل کے زیادہ اہم ہے۔ اس لئے کہ عمل چاہے کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو اگر عقیدہ درست نہ ہو تو عمل بے کار ہے تو اہم فالاہم کے تحت حتی الامکان کوشش ہے کہ عقیدے کی اصلاح ہو جائے۔ بُرے عقیدوں اور بُرے عقیدے والوں سے بچا جائے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ جب بُرے عقیدوں اور ان کو اپنانے والوں کے بارے میں علم ہو گا کیونکہ جب ان کا علم نہ ہو تو نفرت نہیں ہو گی اور نفرت نہ ہو تو بچا کیسے جا سکتا ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان لوگوں کی پہچان ہو جائے تو پھر اس کتاب کو اول تا آخر ضرور باضرور پڑھ لیں۔ اللہ عزوجل سے امید واثق ہے کہ آپ اپنی آنے والی نسلوں کو بھی وصیت کر جائیں گے کہ ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا جو باطل نظریات کے مالک ہیں اگر آپ چاہیں تو لوگوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے اس کتاب کو خرید کر بطور تحفہ دوسرے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں پیش کر سکتے ہیں کہ آپ کے دیئے ہوئے اس تحفے کی برکت سے اگر کسی کے عقیدے کی اصلاح ہو جائے تو یہ سودا کوئی مہنگا نہیں۔ آخر

میں گزارش ہے کہ اس کتاب میں اگر کوئی غلطی محسوس کریں تو ادارہ ہٰذا کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس غلطی کو دور کیا جاسکے۔

دعا ہے کہ اللہ عزجل ہمیں ہمارے مقصد کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' میں کامیابی و کامرانی نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

نوٹ:- کتاب ہٰذا میں پہلے حوالے چونکہ انڈیا کی کتابوں کے لگے ہوئے تھے ہم نے قارئین کی سہولت کے لئے ان حوالوں کی جگہ پاکستانی کتابوں سے حوالے نقل کردیئے ہیں۔ نیز کچھ حوالے کتب کے میسر نہ ہونے کی بنا پر درج نہیں کیے جاسکے وہ اسی طرح انڈیا کی کتب کے حوالے کے ساتھ مذکور ہیں۔ آئندہ اگر وہ کتب بھی مل گئیں تو انشاء اللہ عزوجل وہ حوالے بھی درج کردیں گے۔

میلاد پبلی کیشنز

محمد امجد علی عطاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پردہ اُٹھتا ہے

محترم مسلمان بھائیو!

اس وقت امت مسلمہ عجیب کش مکش میں مبتلا ہے۔ کہیں مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد پر حملے ہو رہے ہیں کہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وعصمت کو چیلنج کیا جارہا ہے اور نہایت افسوس کی بات ہے کہ یہ سب کچھ اسلام اور اسلامی تعلیمات کی آڑ میں کیا جارہا ہے۔

برصغیر پاک وہند میں جب مدرسہ دیوبند قائم ہوا تو اس مدرسہ کے فاضل علماء نے اپنی تحریروں میں اتنی بے احتیاطیاں برتیں کہ ان عبارتوں کی وجہ سے برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کے ایمان وایقان کو شدید نقصانات ہوئے۔

ان حالات میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان ایمان سوز عبارات کی پکڑ فرمائی اور ایک کفریہ عبارات کا مجموعہ علمائے عرب کی خدمت میں پیش کیا جن میں ان عبارات کے بارے سوال کیا گیا تھا کہ ان عبارات کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

تو علمائے حرمین شریفین نے متفقہ طور پر ان عبارات پر فتوائے کفر دیا اور ان عبارات کے قائلین کو کافر قرار دیا۔ جب یہ مجموعہ فتاویٰ ہندوستان میں چھپا تو ان فرزندان دیوبند کو جان کے لالے پڑ گئے۔ اپنے اکابرین کی عبارات کو غلط قرار دینے کی بجائے ان فرزندان دیوبند نے ان عبارات کی

مختلف تاویلات کرنا شروع کر دیں اور کہا گیا کہ مولانا احمد رضا خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عبارتوں میں تحریف کی اور علمائے حرمین شریفین کو اندھیرے میں رکھا گیا۔ اگر اصل عبارتیں اُن کے سامنے ہوتیں تو وہ پاک نفوس کبھی بھی فتوائے کفر نہ دیتے۔ اسی اثنا میں دیوبندی مسلک برصغیر میں دم توڑ رہا تھا دیو بند کا ایک کاغذی شیر مولوی خلیل احمد سہارنپوری اُٹھا اور ایک کتاب بہ نام ''المہند'' لکھ ماری کتاب کیا لکھی دیو بند کا سارا مسلک بھی ذبح کر دیا۔

کتاب ''المہند'' میں یہ ظاہر کیا گیا کہ علمائے حرمین نے 26 سوالات علمائے دیوبند کی طرف بھیجے ہیں اور علمائے دیوبند نے نہایت دیانتداری سے ان سوالات کا جواب دیا ہے اور حسام الحرمین میں جو غلط فہمیاں تھیں ان کو دور کر دیا گیا ہے حالانکہ ایسا نہ تھا۔ خود ساختہ سوالات اور ان کے خود ساختہ جوابات کا مجموعہ المہند تھا۔ کچھ پتہ نہیں کہ یہ سوالات کس نے بھیجے کس کی طرف بھیجے علمائے حرمین کی تقاریظ اس کتاب پر کس طرح ہوئیں اور آیا علمائے دیو بند نے اپنی اصل عبارات پر اُن علمائے حرمین کو آگاہ بھی کیا یا نہیں۔

چونکہ اس کتاب کو حسام الحرمین کا جواب ظاہر کیا گیا تھا تو اس کتاب کی تلبیسات کا عالمانہ و فاضلانہ رد حضرت شیرِ بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت مولانا حشمت علی خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا جو کہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

محمد امجد علی عطاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله و کفیٰ بالله شهیدا. والصلوٰة والسلام الاتمان الاکمان الافضلان الاشرفان علیٰ رسولهٖ الحبیب الذی اصطفاه ربه فجاء بفضل ربهٖ فریداً وحیداً. قامع الکفر والشرک والارتدادو الطغیان. ومؤسس دین الحق الذی رضیه الملک المنان. نصره ربه اذیمکربه الذین کفروا باغواء الشیخ النجدی الشیطان. فلم یحصل لهم الا الخیبة والخسران. وما رماهم اذرماهم ولکن الله رمیٰ فاذاهم عمیان. ان الذین یبایعونه انما یبایعون الله یدالله فوق ایدیهم اذ یبایعونه تحت شجرة الرضوان. الذی حبته هی اصل الایمان. لایؤمن احد حتی یکون احب الیه من نفسهٖ ووالدهٖ والناس اجمعین والاموال والدان. فمن لایحبه لایکون فیه مثقال ذرةٍ من الایمان. فد سعرت لاعدائهٖ الذین یؤذونه وینقصونه النیران. واذ لفت لخدامهٖ واحبائه الفردوس والجنان. ورب العرش العظیم لم یوذه من اذاه الاوقد اذی الملک القدوس الجبار الدیان. فعلیٰ من عابه والقرآن. فصلی الله تعالیٰ علیٰ حبیبه سیدنا محمد سیدنا الانس والجان. وعلیٰ اخوانه من الانبیاء والمرسلین سادات المقربین عند الله الرحمن. وعلیٰ اله الکاملین الواصلین الیٰ اقصے غایات العرفان. وصحبهٖ المکرمین المعظمین الفائزین باعلیٰ درجات الایمان والایقان. وعلیٰ ازواجهٖ الطاهرات امهات المومنین بالاذعان. وعلیٰ اولیاء امتهٖ وعلماء ملتهٖ الذین هم خدامه وعبیده وهم له الغلمان. وعلینا بهم ولهم وفیهم ومعهم یاالله یارحمن یاحنان یا منان. اما بعد فاشهد ان لا اله الا الله وحده لاشریک له

الهاً واحداً احداً صمداً فرداً وتراً حياً قيوماً ملكاً جبارا الذنوب غفارا والعيوب ستارا نتقى بها ان شاء الله تعالىٰ من النيران. واشهد ان سيدنا ومولانا محمداً عبده ورسولهٗ ارسلهٗ بالهدىٰ ودين الحق ليظهره على الدين كله وكفىٰ بالله شهيداً شهادة ندخل بها ان شاء الله تعالىٰ مع الرحيل الاول دار الجنان صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ اله وصحبه وابنه وحزبه وامته وبارك وسلم.

میرے پیارے سُنی مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ناولیں تو بہت دیکھے ڈرامے بہت ملاحظہ فرمائے۔ افسانے بہت سُنے، جھوٹے قصے بہت دیکھے۔ ایک ذرا ادھر کان لگایئے۔ دیکھئے آپ کا رب العزت جل جلالہٗ فرما رہا ہے۔ فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ۔ ارے اللہ کی طرف بھاگو۔ آپ کے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ هَلُمُّوْا اِلَيَّ عَنِ النَّارِ۔ ارے دوزخ سے بچ کر میری طرف آؤ۔ اب تھوڑی دیر این وآں چنین وچناں سے نظر قطع کرکے کلامِ خدا سنو ارشاد ہوتا ہے۔

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۝ (سورۃ الصف آیت: 8)

ترجمہ کنزالایمان: چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا، پڑے بُرا مانیں کافر۔

میرے سُنی بھائیو!

اللہ کا وعدۂ صادقہ ہے کہ اپنے نور کو کامل ہی کر دے گا اگرچہ کفار اس کے بجھانے میں جان توڑ کوششیں کریں۔ سعی کرتے کرتے تھک جائیں۔ مر جائیں مٹ جائیں، فنا ہو جائیں، سڑ جائیں، گل جائیں یہاں تک کہ جہنم میں چلے جائیں لیکن اللہ کا نور تو کامل ہی ہو کر رہے گا۔ جو اس کے بجھانے کا ارادہ کریں انہیں مردودوں کے مونہہ اور داڑھیاں جھلس جائیں گی۔ مشہور ہے کہ جو پاگل چاند پر خاک ڈالے گا، چاند کا کچھ نہ ہوگا وہ خاک اُلٹی اسی کی آنکھوں میں جا کر اس کو اندھا بنا دے گی۔ میرے بھائیوں کی نگاہوں میں ہجرت مقدسہ کا مبارک واقعہ بسا ہوا ہے کہ شیخ نجدی کے چیلے دارالندوہ میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایذا پہنچانے کے لئے جمع

ہوتے ہیں۔ اُس بہی خواہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بدخواہیاں ہورہی ہیں اندر سے دروازہ بند کرلیا ہے اس خیال سے کہ کوئی غیر ہماری ان کاروائیوں پر مطلع نہ ہو۔ اتنے میں دروازہ پر کسی کے پکارنے کی آواز آتی ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہاں کے رہنے والے ہو، آواز نجد کا (آپس میں گفتگو ہوتی ہے) ایک مکہ کا تو ہے نہیں کہ کسی سے کہہ دے گا نجد کا ایک نووارد ہے اندر بلانے میں کیا حرج ہے۔ دوسرا ہاں کیا حرج ہے بلکہ بہت ممکن ہے کہ ہم سے بڑھ کر اس کی رائے ہو۔ (رائے متفق ہو کر آواز دی جاتی ہے) آجاؤ۔ دروازہ سے ایک نہایت موٹا پُرانا بڈھا ڈیڑھ ہاتھ کی داڑھی سر گھٹا ہوا، پیشانی پر کالا گٹا مقبح صورت، ٹخنوں تک کرتہ، ایک ہاتھ داڑھی پر اور ایک زیر ناف داخل ہوتا ہے۔ تمام کفار مکہ اہلاً وسہلاً کا شور مچا دیتے ہیں۔ اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیفیں پہنچانے پر رائے زنی ہوتی ہے۔ ایک کافر۔ میری رائے ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے دشمنوں کو (معاذ اللہ) قید کیا جائے۔ یہاں تک کہ ہمارے معبودوں کو بُرا کہنا چھوڑ دیں۔ شیخ نجدی ایں جانب (علیہ اللعنۃ) کی رائے اس کے خلاف ہے اگر اجازت ہو تو گزارش کروں۔ تمام کفار ایک زبان ہو کر، جلد فرمائیے۔ تکلیف کو رخصت کیجئے۔ شیخ نجدی، اس صورت میں بنی ہاشم سارے قبائل عرب کو جمع کر کے ان کو چھڑا لیں گے۔ تمام کفار بیشک بجا ہے دوسرا کافر میری رائے ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں) کو مکہ سے کہیں باہر بھیج دیا جائے۔ شیخ نجدی میں اس کے بھی مخالف ہوں۔ تمام کفار، جلد فرمائیں، شیخ نجدی یہ تو معلوم ہے کہ ان کی زبان میں کیا تاثیر ہے جو ان کی باتیں سُن لیتا ہے یا ان کی صورت دیکھ لیتا ہے انہیں کا ہو جاتا ہے اس صورت میں اگر لوگوں کو مسخر کر کے مکہ پر قبضہ کرلیں تو بہت ممکن ہے تمام کفار یا حکیم الامۃ الکفر یہ ہم تو آپ کو معمولی شخص سمجھے تھے لیکن فی الواقع ہماری امت کے لئے حکیم ہی نکلے، بالکل درست فرمایا۔ اب ہم لوگ تو رائے پیش کر نہیں سکتے،

آپ ہی کوئی رائے تجویز فرمائیں۔ شیخ نجدی (دل ہی دل میں) یہ لوگ میرے اصلی لقب کو جو خدا کی طرف سے عطا ہوئے ہیں یعنی لئیم الامۃ الابلیسیہ اور رجیم الامۃ النبویہ وہ تو چھوڑ ہی گئے خیر (کفار سے مخاطب ہو کر) ہاں صاحبو! میں رائے دینے کے قابل نہیں۔ آپ حضرات کے اصرار سے ایک رائے پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہر ہر قبیلہ سے مسلح جوان جمع ہو کر رات کے وقت ان دشمنوں کو قتل کریں یوں ہر قبیلہ پر الزام عائد ہوگا بنی ہاشم تمام قبائل سے لڑ نہیں سکیں گے ناچار خوں بہا پر راضی ہو جائیں گے اور تم سب مل کر ادا کر دینا۔ یوں کچھ کسی پر بار بھی نہ ہوگا تمام کفار، واہ واہ شیخ نجدی صاحب خوب رائے بتائی۔ دارالندوہ کی مجلس ختم ہوتی ہے۔ شیخ نجدی غائب ہو جاتا ہے اس کی رائے پر تعمیل شروع ہو جاتی ہے۔ بعثت اقدس کو تیرھواں سال ہے صفر کی اٹھائیسویں تاریخ ہے شب کے وقت کفار حرم سرائے نبوت کے گرد جمع ہیں اور بے ادبی پر مستعد ہیں مکہ میں کسی کی رفتار کی آہٹ سنائی نہیں دیتی اور لوگوں کے خراٹوں کی صدائیں آرہی ہیں اتنے میں اللہ جس کا مبارک وعدہ ہے۔

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ (سورۃ الصف: آیت 8)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا، پڑیا مانیں کافر۔

وہ اپنے حبیب نور منیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت کے لئے اپنا پیام بذریعہ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجتا ہے کہ بعد سلام کے آپ کا حافظ رب العزت جل جلالہ فرماتا ہے کہ اپنی چادر علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اوڑھا کر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ابوبکر کو ہمراہ لے کر مدینہ منورہ کو مشرف فرمائیے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بلا کر فرماتے ہیں آج کی شب تم میری چادر اوڑھ کر میرے بسترِ اقدس پر سو رہو۔ کفار تمہارا کچھ نہ کرسکیں گے یہاں کیا عذر تھا بلکہ مقامِ شکر ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس بستر پر جس پر بار ہا

وحی نازل ہوئی ہو سونا نصیب ہوتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے جاتے ہیں کفار کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ سورۃ یٰسین شریف فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ تک پڑھ کر کنکریوں پر دم فرما کر کفار کی طرف پھینکتے ہیں یہ کنکریاں تو ایک مٹھی بھر ہیں معلوم ہے کہ کس کے ہاتھ سے پھینکی گئی ہیں ہاں ان کا پھینکنے والا وہ ہاتھ ہے جس میں تمام عالم کی کنجیاں جنت کی کنجیاں نار کی کنجیاں نفع کی کنجیاں ہیں۔ ہاں ہاں! یہ وہ ہاتھ ہے جس کی طرف تمام عالم کی نگاہیں ہیں جس کا نام یَدُاللّٰہِ ہے جو جارحۂ قدرت الٰہیہ ہے یہ کنکریاں تمام کفار کی آنکھوں میں گھس کر اُن کو اندھا کر دیتی ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہ سلامت ان کے درمیان سے تشریف لے جاتے ہیں۔ شیخ نجدی کے چیلوں کو دکھائی نہیں دیتے ہیں اور بخیریت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کو مشرف فرماتے ہیں یہاں تو اسی روز کے منتظر ہی تھے فوراً جاں نثاری کو تیار ہو گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کندھوں پر سوار کر کے غارِ ثور تک لاتے ہیں اور حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مع اپنے یارِ غار ثور میں تشریف رکھتے ہیں۔ غار کے منہ پر ایک مکڑی آ کے جالا تن دیتی ہے اور ایک جوڑا جنگلی کبوتروں کا غار کے دہانے پر آ کر انڈے دے کر سینے لگتا ہے۔ اب اُدھر توجہ کیجئے، کفار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کرتے کرتے عاجز آ گئے ہیں یہاں تک کہ کاشانۂ نبوت میں ڈھیلے پھینکنا شروع کرتے ہیں کہ شاید حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے آئیں تمام ڈھیلے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے نازنیں مبارک بدن پر لگ رہے ہیں مگر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا یہ خیال کہ مبادا تیرے اُٹھنے اور باہر جانے سے کفار کو معلوم ہو جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما نہیں ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش کریں اور ممکن ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ابھی نہ پہنچے ہوں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے سپر بن گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ بڈھا

خرانٹ شیخ نجدی داڑھی ہلاتا آ جاتا ہے اور کہتا ہے ارے خرابی ہو تمہاری حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تو تمہیں میں سے تشریف لے گئے ہیں اور تم اندھوں کو نہ سوجھا۔ تمام کفار دیوار پر چڑھ کر کاشانۂ نبوت میں اترتے ہیں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ تمام کفار خائب و خاسر چلے آتے ہیں لوگوں کو تلاش میں بھیجتے ہیں۔ شیخ نجدی کہتا ہے کہ میرے پیچھے چلے آؤ۔ وہ سب اُس کے پیچھے چلتے ہیں یہاں تک کہ غار ثور کے منہ پر لا کھڑا کر دیتا ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کفار پہنچ گئے اگر اپنے پاؤں کو جھک کر دیکھیں تو ہم پر نظر پڑ جائے۔ جاں نثار کی تسلی کو ارشاد عالی ہوتا ہے۔

لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا. (سورۃ توبہ آیت 40)

ترجمہ کنزالایمان: غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

کفار آپس میں کہتے ہیں یہ غار تو پہلے سے ہم ایسا ہی دیکھتے تھے پھر اگر اس میں جاتے تو جالا ٹوٹ جاتا اور جنگلی کبوتر اُڑ جاتے۔ خائب و خاسر چلے جاتے ہیں۔
پیارے بھائیو! اللہ جو فرما چکا ہے۔

وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ○ (سورۃ الصف آیت:8)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا، پڑے بُرا مانیں کافر۔

اگرچہ شیخ نجدی کے اُمتیوں کو ناگوار ہو، وہ ظاہر فرما رہا ہے کہ دیکھو ہم اپنے نور منیر بشیر ونذیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدد تلواروں تیروں نیزوں بندوقوں توپوں سے نہیں کرتے بلکہ ایک مٹھی کنکریوں مکڑی کے جالے کبوتر کے انڈوں سے اُس کی حمایت کرتے ہیں۔

پیارے برادران گرامی! اب میں آپ کو مدینہ منورہ کی مبارک ہوا کھلا ہوں۔ ہجرت کا دوسرا سال ہے، شنبہ کی شب بارھویں یا تیرھویں تاریخ رمضان مبارک کی ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے عاشقوں جاں نثاروں کو مدینہ طیبہ سے لے کر باہر تشریف لے چلتے ہیں کچھ معلوم ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا ساز وسامان ولشکر لے کر برآمد ہوتے ہیں کل تین سو تیرہ آدمی ہمراہ رکاب اقدس ہیں ستر اونٹ اور دو یا تین گھوڑے ہیں چھ زرہیں آٹھ تلواریں دو دو تین تین آدمیوں میں ایک ایک اونٹ ہے باری باری سے لوگ سوار ہو رہے ہیں۔ یہ ہے جاہ وحشم ظاہری۔ ابی عتبہ کے کنوئیں پر مدینہ منورہ سے ایک میل کے فاصلے پر قیام فرماتے ہیں جاں نثاروں کو ملاحظہ فرماتے ہیں کہ کم ہیں بے سامان ہیں پیارے پیارے نرم و نازک دستِ کرم اپنے ناز اُٹھانے والے اپنے چاہنے والے کے حضور اُٹھا دیتے ہیں اور ان کے پیارے پیارے نازک ونرم لب ہائے مبارک جن کی دُعا کبھی رد نہ ہوئی۔ عرض کرتے ہیں اے خدا یہ پیادہ ہیں انہیں سوار کر دے، یہ بھوکے ہیں انہیں سیر کر دے اور برہنہ ہیں ان کو لباس پہنا دے اور فقیر ہیں ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔ کفار کے نو سو پچاس پہلوان آتے ہیں اور ان کے اسباب پر نظر کیجئے سو گھوڑے ہیں سات سو ستر اونٹ ہیں اور سوار پیادے سب زرہ پوش ہیں۔ گانے والی عورتیں بجانے کے ساز ساتھ ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میدانِ بدر میں تشریف لاتے ہیں جاں نثاروں کا امتحان لیا جا رہا ہے۔ ارشاد ہو رہا ہے آج تو مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے نکالے ہیں سب عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں کہ جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لڑائی کا حکم دیا تو سب نے بے ساختہ کہہ دیا۔

اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ۔ (سورۃ المائدہ آیت 24)

ترجمہ کنزالایمان: تو آپ جائیے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

بلکہ ہم یوں عرض کرتے ہیں:

اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ ٥

ترجمہ: آپ اور آپ کا رب مدد فرمائے ہم آپ کی مدد پر لڑیں گے۔

تبسم فرمایا جاتا ہے اور خرمنِ عصیاں پر بجلی گرا کر خاک سیاہ کر دیا جاتا ہے۔ جاں نثاروں کے دلوں کو صبر وسکون سے پُر کر دیا جاتا ہے خیر اب وہ وقت آ گیا ہے کہ شہداء کو حورانِ جنت دوڑ کر اپنی گود میں لے لیں جنت شہداء کے لئے سجائی گئی ہے۔ دوزخ ان کے مقتولین کفار کے واسطے بھڑکائی گئی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صف بندی فرما رہے ہیں مبارک ہاتھوں میں ایک لکڑی ہے سواد بن غزنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صف سے آگے کھڑے ہیں۔ اپنے مبارک ہاتھ سے وہ لکڑی سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ پر مارتے ہیں۔ (اس مارنے کا مزا اور سرور حضرت سواد ہی خوب جانتے ہوں گے) اور فرماتے ہیں اے سواد برابر ہو، سواد۔ یارسول اللہ! آپ نے ایک درد دینے والی ضرب مجھے ماری اور اللہ نے آپ کو حق، انصاف، عدل کے ساتھ بھیجا ہے مجھ کو قصاص دیا جائے (خدا کو معلوم ہے کہ اس درد کا مزا کیسا ہوگا) جامۂ اقدس سینۂ اقدس سے ہٹا دیا جاتا ہے اور حکم ہوتا ہے قصاص لے۔ سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا منہ سینۂ اقدس پر رکھ دیتے ہیں اور بوسہ لیتے ہیں۔ ارشادِ عالی ہوتا ہے یہ کیا کیا۔ سواد یہ آخر وقت ہے میں اسی وقت شہید ہوں گا۔ میں نے چاہا کہ آخر وقت میں میرا بدن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بدنِ اقدس سے ملے۔ عاشقِ جاں نثار کو دعا فرمائی جاتی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے یارِ غار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عریش میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ جنگ شروع ہوتی ہے۔ نورِ الٰہی کے بجھانے والوں کی کثرت ملاحظہ فرما کر اپنے چاہنے والے وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ فرمانے والے کی جناب میں روبقبلہ ہو کر عرض کرتے ہیں۔ اے خدا تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا کر۔ اے خدا اگر ان تھوڑے سے مسلمانوں کی مدد نہ کرے گا اور یہ شہید ہو جائیں گے تو روئے زمین پر تیرا پوجنے والا کوئی باقی نہ رہے گا۔ یہاں تک دعا میں مبالغہ فرمایا جاتا ہے کہ چادر مقدس گر پڑتی

ہے۔صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چادر اُٹھا کر دوشِ مبارک پر ڈال دیتے ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی بغل میں لے کر عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اب دعا کو موقوف فرمائیں۔ جو آپ نے طلب فرمایا ہے کافی ہے اور عنقریب اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا ہی فرماتا ہے۔ اتنے میں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو غنودگی آجاتی ہے لحظہ بھر کے بعد بیدار ہو کر تبسم فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ اے ابوبکر خدا کی نصرت آگئی یہ ہیں جبرئیل اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے اور ان کے اگلے دانتوں پر غبار پڑا ہوا۔ جنگ میں ایک ہوا تیز چلتی ہے اور جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہزار فرشتے ساتھ لے کر نورِ الٰہی کی حمایت کو آگئے ہیں پھر اسی طرح دوسری ہوا تیز چلتی ہے اور میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہزار فرشتے لے کر آتے ہیں پھر ایک اور ہوا ویسی ہی چلتی ہے اور اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آتے ہیں کفار کے سر جُدا ہو رہے ہیں اور مارنے والا نظر نہیں آتا۔ مسلمانو! کفار نورِ الٰہی کے بجھانے کو بڑے سازوسامان سے آتے ہیں کچھ کم ہزار آدمی جنگجو پہلوان اور چاہتے ہیں کہ نورِ الٰہی کو بجھا دیں لیکن خدائے برحق جس کا وعدہ صادقہ ہے۔

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ (سورۂ صف، آیت 8)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا، پڑے بُرا مانیں کافر۔

خدائے برحق اپنے نور کے اتمام کو تین ہزار فرشتے بھیج کر مدد فرماتا ہے اور کفار کے منہ جھلس جاتے ہیں ستر کفار قید اور ستر شرفائے قریش جہنم رسید ہوتے ہیں تمام مال واسباب اونٹ گھوڑے رسد غلہ مسلمانوں کی مِلک بنا دیا جاتا ہے یہ کیا ہے یہ اسی وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ کا جلوہ ہے اچھا اب ادھر ملاحظہ ہو۔ ہجرت کا گیارھواں سال ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافتِ راشدہ پر جلوہ افروز ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہری آنکھوں سے چھپے ہوئے دو تین مہینے ہوئے ہیں تمام قبائل عرب

میں ارتداد کی آگ ایسی لگی ہوئی ہے کہ الامان الحفیظ ایک طرف سجاح مدعیۂ پیغمبری ہے تو دوسری طرف یمامہ میں مسیلمہ کذاب مدعی نبوت تیسری طرف طلیحہ بن خویلد منکرِ زکوٰۃ غرض یہ کہ ہر چہار طرف بلائے ناگہاں پھیل گئی ہے اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح نورِ الٰہی کو بجھا دیں کہ وہ خدائے برحق جس کا وعدۂ حقہ ہے۔

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ (سورۃ الصف آیت 8)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے، بُرا مانیں کافر۔

وہ خدا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات پر مقرر فرماتا ہے کہ نورِ الٰہی کے بجھانے والوں کو اسی نور کے شرارے سے بھسم کردیں چنانچہ ویسا ہی ہوتا ہے اور تمام مرتدین یا توبہ کرتے ہیں یا جہنم میں مکان تیار کراتے ہیں۔ یہ کیا ہے یہ اسی وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ کا ایک جلوہ ہے اور آئیے ملاحظہ ہو کر فلسفۂ یونانیہ مسلمانوں میں شائع ہوتا ہے اس کی وجہ سے مذاہب باطلہ کا شیوع ہوتا ہے سینکڑوں مذاہب برساتی کیڑوں کی طرح نکل پڑتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نورِ الٰہی کو بجھا دیں کہ اللہ جو فرما چکا ہے۔

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ (سورۃ الصف آیت 8)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے، بُرا مانیں کافر۔

وہ اپنے بندوں متکلمین عظام کو نورِ الٰہی کی حمایت کے لئے کھڑا کر دیتا ہے کہ انہیں کا فلسفہ انہیں کے منہ پر پٹک دیتے ہیں اور سارے فلسفہ کو باطل کر کے دکھا دیتے ہیں یہ کیا ہے۔ یہ اسی وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ کا ایک جلوہ ہے اب آئیے میں آپ کو 491ھ سے 522ھ تک کا منظر دکھاتا ہوں تمام اقوام یورپ متفقہ قوت سے جمع ہو کر اسلام کے مقابل آئے ہیں اور بہت کچھ فتوحات بھی حاصل کی ہیں۔ اسلام میں تنزل آگیا عیسائی اقوام چاہتی ہیں کہ نورِ الٰہی بجھا دیں کہ لکا یک خدائے برتر و برحق فرما چکا ہے۔

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○

ترجمہ: اللہ تو اپنا نور کامل فرمائے گا اگرچہ کفار کو بُرا معلوم ہو۔

وہ سلطان عماد الدین زنگی کو اسلام کی خدمت پر مقرر فرماتا ہے تمام عیسائی اقوام کے دانتوں پر پسینہ آجاتا ہے اور تمام عیسائی اقوام مغلوب ہو جاتی ہیں۔ اسلام کا عروج ہوتا ہے یہ کیا ہے یہ اسی وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا ایک جلوہ ہے اور ملاحظہ ہو 606ھ ہے تاتاری وحشی قوم اسلام پر حملہ آور ہوتی ہے یہ لوگ ایسے سنگدل ہیں کہ ان کا بادشاہ چنگیز خاں یہ کہا کرتا ہے کہ دھوپ میں آدمیوں کے خونوں کی دھاریں اُڑتی ہوئی میرے دل کو نہایت اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ ان کو رسد کی ضرورت نہیں جہاں کہیں لڑائی ہوئی آدمیوں کا گوشت بھون بھون کر خود کھا گئے اور رانیں گھوڑوں کو ڈال دیتے ہیں وہ رانوں کو چبا جاتے ہیں۔ اللہ اکبر ایسا سخت حادثہ واقع ہوتا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی بنا کیونکر ہوئی اس کی تشریح کروں۔ مسلمانو! واقعہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک ارشاد تھا کہ اُتْرُکُوا التُّرْکَ مَا تَرَکُوْکُمْ۔ تاتاریوں سے چھیڑ مت کرو جب تک وہ تم سے مزاحم نہ ہوں۔ ان دنوں میں وسط ایشیا کا سلطان جلال الدین خوارزمی ہے چینی تجار کی آمدورفت اس کے ملک میں ہے۔ محمد خوارزم شاہ نے چند چینی تاجروں کو قید کر کے ان کا مال واسباب بیچ ڈالا۔ چنگیز خاں نے حکم بھیجا کہ ان کا مال ان کو دے کر چھوڑ دو۔ سلطان جلال الدین نے ان قاصدوں کو داڑھیاں منڈوا کر نکال دیا۔ اب کیا تھا بلائے ناگہانی کی طرح تاتاری ٹوٹ پڑے خوارزم شاہ تو کہیں غائب ہے نہیں معلوم کہ زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا ہے۔ تمام مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے بچے بوڑھے جوان عورتیں سب کو قتل کیا جا رہا ہے۔ سمرقند، ماھندرا رے ہمدان قزوین دربند شروان خفچاق روس خراساں فرغانہ اور ترمذ بخارا مرو نیشاپور خوارزم موصل سنجسار خلاط بغداد مقدس شام وغیرہ تمام بلاد اسلامیہ برباد کئے جا چکے ہیں۔ ہزار ہا اولیاء وعلماء وفضلاء شہید کئے گئے ہیں ٹڈی دل کی طرح تمام مقامات

پر غلبہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ تاتاری چاہتے ہیں کہ نورِ الٰہی کو بجھا دیں۔ آخر مصر پر حملہ کرتے ہیں۔ 658ھ کا زمانہ ہے 25 رمضان ہے جس مقام پر جالوت سے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لڑائی ہوئی تھی اور جالوت کو جہنم رسید کر دیا تھا اسی مقام پر خاندان مملوکان سے لڑائی ہوتی ہے کہ یکایک خدائے قدوس جو فرما چکا ہے۔

وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ (سورۃ القف آیت 8)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے، بُرا مانیں کافر۔

اگرچہ کفار اپنے غیظ میں جل جائیں وہ خدا خاندانِ مملوکیہ کو ان پر غلبہ دیتا ہے اور تاتاریوں کا قدم پیچھے ہٹتا ہے دمشق وغیرہ مسلمانوں کے قبضے میں آتا ہے اور آگے تشریف لے چلئے 663ھ ہے تاتاریوں کی فتوحات کامل ہو چکی ہیں اور چین سے لے کر مصر اور سندھ سے لے کر پولینڈ واقع روس تک اُن کے تسلط کا ڈنکا بجنے لگا۔ کسی کو چون وچرا کی طاقت نہیں ہے ہر وقت یہ خطرہ لگا رہتا ہے کہ دیکھیں کس وقت اسلام چھوڑنے پر مجبور کرتے ہیں۔ ناگاہ خدائے جبار جل جلالہٗ جس کا فرمان واجب الاذعان ہے

وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ (سورۃ القف آیت 8)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے، بُرا مانیں کافر۔

وہ خدا اس مایوسی کے عالم میں اپنی نور کی شعاعیں چاروں طرف پھیلانا شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ 703ھ آگیا ہے خدا بند (خربند) بن ارغد تخت نشین ہوتا ہے اور مسلمان ہو کر اسلام کو رواج دیتا ہے اور اس کا لقب غیاث الدین مقرر ہوتا ہے۔ تاتاری مسلمان ہونا شروع ہوتے ہیں اور تاتار میں اسلام شائع ہو رہا ہے یہ کیا ہے یہ اسی وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ کا ایک جلوہ ہے۔

اب میرے پیارے برادرانِ گرامی اس چودھویں صدی کا منظر ملاحظہ ہو فرقہ

دیوبند یہ خَذَلَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ اس بات کی کوشش میں ہے کہ نورِ الٰہی کو اپنے مونہوں سے بجھا دے خدا کو صاف لکھ دیا کہ معاذ اللہ اس کا جھوٹا ہونا درست ہو گیا اور اس کو صراحۃً جھوٹا کہنے والا مسلمان سُنی صالح ہے اس کو کوئی سخت لفظ نہ کہنا چاہیے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صراحۃً لکھ دیا کہ شیطان سے کم علم رکھتے ہیں ان کو اتنا ہی علم ہے جتنا ہر پاگل چوپائے کو ہوتا ہے انہوں نے اُردو زبان مدرسہ دیوبند سے سیکھی انہوں نے گنگوہی کے لئے روٹی پکائی۔ ان کا مرتبہ اتنا ہی ہے جتنا بڑے بھائی کا۔ ان کا ذکر میلاد اگرچہ بروایات صحیحہ ہو بدعت سیہ ہے کنہیا کے جنم کے مثل بلکہ اس سے بدتر ہے نماز میں ان کا خیال آنا بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے خدا کے آگے ان کا مرتبہ چوہڑے چمار بلکہ ذرے سے بھی کمتر ہے۔ یکا یک خدائے برتر و برحق جس کا ارشاد عالی ہے کہ:

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ (سورۃ الصف آیت 8)

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے، بُرا مانیں کافر۔

وہ اپنے نور کی حمایت کے لئے اپنے ایک خاص بندے کو کھڑا کر دیتا ہے جو ایک ہی حملہ میں ان کا قلع قمع فرما دیتا ہے۔ حرمین طیبین میں ان کی تذلیل و تکفیر ہوتی ہے تمام علمائے کرام حرمین شریفین اس کی مدد کرتے ہیں اس کو اپنا امام سردار مجدد مانتے ہیں اس سے اجازتیں حاصل کرتے ہیں اور دیوبندیوں کی نسبت نام بنام تحریر فرماتے ہیں کہ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جو ان دیوبندیوں کی ان باتوں پر مطلع ہو کر ان کو کافر ہونے ان کے عذاب دیئے جانے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے یہ کیا ہے۔ یہ اسی وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ کا ایک جلوہ ہے کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف طبع ہو چکی ہے مطبع اہل سنت بریلی ہے بہ قیمت 25 روپے مل سکتی ہے اس کی تعریف کیا ہو سکے ہاں ہاں! اس بندۂ برگزیدۂ خدا کا نام لیا جاتا ہے منکروں سے کہہ دو کہ اپنے کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں گھسیڑ لیں ورنہ ان کے کانوں کے پردے پھٹ

جائیں گے حاسدوں سے جتا دو کہ اندھے بہرے بن جاؤ ورنہ اُس کے مبارک نام کی ہیبت سے تمہارے کلیجے شق ہو جائیں گے وہ کون ہے ہاں ہاں! وہ وہ ہے جس کا نیزۂ قلم یادگار ذوالفقار اس کا ایک ایک جملہ صولتِ فاروقیہ کا پَرتَو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سچا عاشق۔ سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سچا نائب سلطان الہند خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سچا جانشین وہ دین وسنت کا حامی اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کر دینے والا کفر کے قلعوں کو ڈھا دینے والا حامل لوائے قادریت موصل بارگاہِ غوثیت صاحب حجت قاہرہ۔ آیتِ الٰہیہ باہرہ مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملتِ طاہرہ سیدنا و مرشدنا وملاذنا ومعاذنا وکنزنا وذخرنا لیومنا وغدانا اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مولوی حاجی قاری مفتی مولٰینا محمد احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومتع اللہ الاسلام والمسلمین برکاتہم۔ اللہ تعالیٰ اس کا بول بالا کرے اس کے اعداء کا منہ کالا کرے اس کے غلاموں کی نصرت غیب سے فرمائے۔ ہم کو اس کے مبارک قدموں پر قربان کر دے۔ قیامت کے دن ہمارا حشر اس کے گروہ میں کرے۔ اس کے پیچھے پیچھے ہم کو بھی جنت میں داخل کرے اس کی اولاد میں وہ چراغ روشن فرمائے جو عالم کو ہمیشہ روشن و تاباں کرتے رہیں اور نورِ الٰہی کے بجھانے والوں کی سرکوبی کرتے رہیں۔ آمین۔

قصیدہ مدحیہ در شان اقدس حضور پُر نور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ معروضہ فقیر سگ بارگہ بغداد عبید الرضا محمد حشمت علی خاں رضوی لکھنوی غفرلہٗ

اے سنیاں دا مقتدا یا سیدی احمد رضا
برکافراں تیر قضا یا سیدی احمد رضا

اے ہادیٔ راہ ہدیٰ یا سیدی احمد رضا
دے عارف ذات خدا یا سیدی احمد رضا

بر مصطفےٰ جانت فدا یا سیدی احمد رضا
اے عاشق غوث الوریٰ یا سیدی احمد رضا

صمصام حق شیرِ ہدیٰ یا سیدی احمد رضا
دے شیر شیرانِ خدا یا سیدی احمد رضا

مشکوٰۃِ نور کبریا یا سیدی احمد رضا
مرآۃ حسن مصطفےٰ یا سیدی احمد رضا

اندھوں کو بینا کردیا بہروں کو شنوا کردیا
دین نبی زندہ کیا یا سیدی احمد رضا

ہم کو ملا تجھ سے شہا واللہ حق کا راستہ
موصل الی الحق تو ہوا یا سیدی احمد رضا

تیری مبارک روشنی پھیلی ہوئی ہے چارسو
اے لمع شمع من رائے یا سیدی احمد رضا

جسنے اُٹھایا سر ترے آگے ہوا وہ سرنگوں
حامی ترا شیرِ خدا یا سیدی احمد رضا

کفار کوشش کررہے تھے دین کے اعدام کی
ان کو فنا تو نے کیا یا سیدی احمد رضا

شمشیر تیری اُٹھ گئی اعدائے دیں غارت ہوئے
اے یادگار مرتضےٰ یا سیدی احمد رضا

چکڑ الویت رفض و نیچر نجدیت مرزائیت
سب پر تو ہے برق فنا یا سیدی احمد رضا

بھاگے ترے آگے سے کیسے دم دبا کر سب خبیث
محشر نما حملہ ترا یا سیدی احمد رضا

یاسیدی یامرشدی یامالکی یاشافعی
اے دستگیر رہنما یا سیدی احمد رضا

اچھلی تھی ندوہ جھوم کر دیں کے مٹانے کو شہا
اس کو دیا تو نے مٹا یا سیدی احمد رضا

القاب ملتے ہیں مجدد سید وفرد و امام
کعبے سے تجھ کو برملا یا سیدی احمد رضا

کی تجھ سے بیعت عالمانِ کعبہ وطیبہ نے شاہ
یہ تیرا عزواعتلا یا سیدی احمد رضا

الدولۃ المکیہ سے ہے فضل تیرا آشکار
دس گھنٹے میں اسکو لکھا یا سیدی احمد رضا

یاد آتا ہے اللہ رویت سے ولی اللہ کی
فرماتے ہیں خیرالوری یا سیدی احمد رضا

جس وقت دیکھا تیرا جلوہ یاد اللہ آگیا
وہ ہے تری پیاری ادا یا سیدی احمد رضا

ہے عند ذکر الصالحین تنزل الرحمہ ضرور
رحمت ہوئی جب کہہ دیا یا سیدی احمد رضا

علم شریعت میں امام اعظم اپنے وقت کا
تو ہے نہیں اس میں خفا یا سیدی احمد رضا

فیض وعلوم معرفت میں یادگار غوث ہے
تو بیشک وبے امترا یا سیدی احمد رضا

شیر[1] ہدایت سے سُنے جتنے ترے فضل وکمال
دیکھا تجھے ان سے سوا یا سیدی احمد رضا

مسند نشین غوث ہے از فضل رب مصطفےٰ
کر قادری صدقہ عطا یا سیدی احمد رضا

اچھے میاں کے صدقے میں اچھا بُرے کو بھی تو کر
داتا ترا نوری بھلا یا سیدی احمد رضا

آل رسولِ احمدی کے صُدقے میں یامرشدی
بندہ مجھے اپنا بنا یا سیدی احمد رضا

صدقے میں نور اللہ کے تو نور سرتاپا بنا
دے ڈال صدقہ نور کا یا سیدی احمد رضا

تیرے مقدس ہاتھ میں میں نے دیا ہے اپنا ہاتھ
رکھ لاج اسکی سرا یا سیدی احمد رضا

جب جانکنی کا وقت ہو اور رہزنی شیطاں کرے
ایماں مرا اس سے بچا یا سیدی احمد رضا

لب پر خدا کی یاد ہو دِل مصطفےٰ آباد ہو
ہو قلب میں تیری ولا یا سیدی احمد رضا

روز قیامت لوگوں میں جب شور رستاخیز ہو
دامن میں لے اپنے چھپا یا سیدی احمد رضا

چل رے عبید کمترین آ بخشوادیں تجھ کو ہم
یوں حشر میں دینا ندا یا سیدی احمد رضا

اللہ فرمائے مدد تیری ہمیشہ غیب سے
اعدا ترے سب ہوں فنا یا سیدی احمد رضا

صدیق وفاروق وغنی حیدر رہیں تیرے حفیظ
سبطین حافظ دائما یا سیدی احمد رضا

اہلِ سُنن پر تیرا سایہ دائم وقائم رہے
منکر پہ ہو قہرِ خدا یا سیدی احمد رضا

باغِ رضا پھولا پھلا یارب رہے تاروزِ حشر
سب کی یہ ہے دل سے دُعا یا سیدی احمد رضا

احمد پہ ہو رب کی رضا احمد کی ہو تجھ پر رضا
اور ہمپہ ہو تیری رضا یا سیدی احمد رضا

تیرا عبید پُر خطا میں تو ہے عبدالمصطفےٰ
اور مصطفےٰ عبدِ خدا یا سیدی احمد رضا

---

[1] یعنی حضرت شیر بیشہ سنت سیف اللہ المسلول مولانا شاہ محمد ہدایت الرسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲۔

خیر تمام فرقۂ دیوبندیہ پر ہر جانب سے تھتکار پڑنے لگی ہر شخص علانیہ جیسا کہ حکم اسلام تھا، کافر مرتد کہنے لگا۔ اب اس کتاب کا جواب کس سے ہو سکے وہ تو الٰہی تلوار محمدی صمصام ہے ان کلماتِ ملعونہ سے توبہ شائع کریں یہ کس کو توفیق اس کا جواب دے۔ یہ کس میں ہمت ناچار جاہلوں کے چھلنے کو یہ کمتر گانٹھے تمام دیوبندی کنبہ اس بات پر آمادہ ہوا کہ کسی طرح ان قاہر ضربات سے کھوپڑی تو دم لے اس مقدس برحق فتوائے مبارکہ سے جان تو بچے لہٰذا یہ کید فریب کئے کہ چھپی چھپائی کتابوں سے منکر ہو جائیں کہ لو ہم نے یہ کہا ہی نہیں۔ ہماری کتابوں میں وہ عبارتیں ہیں ہی نہیں وہ تو ہمارے استاذ شفیق بڈھے ابلیس لعین نے ہمارے ہیولے میں گھس کر بک دیا تھا۔ اس کے لئے چند دغابازیاں کیں اول تو یہ کہ جب حسام الحرمین شریف کو منہ چڑانے پر آئے تو مصداق آنچہ آدم میکند بوزینہ ہم چند جعلی تصدیقیں بھی جی سے گڑھ لیں خوش قسمتی سے کچھ نام تو معلوم تھے لہٰذا بعض انہیں علمائے کرام کے نام لکھ لئے جو حسام الحرمین شریف کے مقرظ و مصدق ہیں اور بعض اُن کے جو دیوبند کے پڑھے ہوئے وہاں جا کر بسنے لگے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جنہوں نے اپنی تقریظ سے رجوع فرمائی۔ اُن کی تحریروں کو بھی داخل کر لیا کہیے یہ کون سی دیانت ہے ص 55 دیکھو کہ مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی نے اپنی تقریظ واپس کر لی مگر نقل موجود طرفہ یہ کہ واپسی کا اقرار بھی۔

چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد

تیسرے یہ کہ ہر شخص بداہۃً جانتا ہے کہ سوال کے موافق جواب ہوتا ہے فرض کیجئے کہ ابہٹہ کے کسی وہابی نے سنیوں کی مسجد سے چوری کی۔ زید عالم سُنی نے قطع ید کا فتویٰ دیا اس پر عمرو وہابی بکر سُنی کے پاس جا کر تقیہ کہے کہ انبہٹی صاحب پر چوری کی جھوٹی تہمت رکھی گئی ہے۔ زید کو معلوم تھا پھر بھی قطع ید کا فتویٰ دے دیا کہ بکر نہ کہے گا کہ انبہٹی بری کیا جائے اور زید کا فتویٰ غلط ہے یا فرض کیجئے ایک دیوبندی مہادیو کی

بندگی لنگ جلہری کی پوجا کرے اور کسی مفتی کے آگے جا کر یہ کہے کہ میں ایک اللہ کو مانتا اور نبی کو برحق جانتا اور شرک سے بیزار ہوں کیا وہ اسے مسلمان نہ کہہ دے گا مگر اس کا کہنا کیا کام آئے گا جبکہ اس دیوبندی کے گھر میں مہادیو اور بت رکھے ہیں اور وہ اب تک انہیں سجدہ اور ڈنڈوت کئے جاتا ہے تو بالفرض اگر علمائے حرمین شریفین کی واقعی تقریظیں بھی ہوتیں تو اُن کی کیا خطا آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ انبہٹی جی نے عبارات ملعونہ کی کایا پلٹ عقائد وہابیہ سے کان پر ہاتھ دھر لیتا یہاں تک کہ خود اپنے عقیدے والوں کو کافر مرتد خارج از اسلام لکھ دیتا غرض کتنے مکروفریب کئے ہیں اس کام کے انجام دینے کے لئے مہینوں طائفے بھر میں ڈھونڈھا گیا کہ کوئی ایسا جیوٹ منچلا نہ ملا کہ اپنے ہی عقیدے والوں کو کافر مرتد خارج از اسلام بکھانتا ہو۔ ناچار اپنا اگوا میاں انبہٹی جی کو بنایا کہ تم ابھی ٹانٹھے ہو۔ گنگوہی جی تو ہار بول گئے۔ تھانوی جی اپنے اساتذہ کو جاہل کہہ بھاگے دوسرے یہ کہ اُن کے سر پر حسام الحرمین ہی کا وہ زخم کاری ہے جس سے اب تک کھوپڑی سہلا رہے ہیں تمہاری کھوپڑ یہ شریفہ البتہ اس لائق ہے کہ دو چار ضربیں سہ سکو۔ اس وقت ایک تحریر پُر مکر و تزویر فقیر کے زیر مشق رد ہے جس کا نام التلبیسات لدفع التصدیقات ہے۔ یہ ایک مجمل عبارت ہے تفسیر یہ ہے التلبیسات الدیوبندیات الکاذبات الملعونات لدفع التصدیقات المکیات المدنیات الصادقات المصدوقات یعنی دیوبندیوں کی تمام تر مکاریاں عیاریاں حرمین طیبین کی ان تصدیقات مبارکہ کے مقابلہ میں جو اُن کے کفر پر ہوئیں اور اُس کا عرف المفند علی المہند اس عبارت میں دونوں صفتوں کے موصوف محذوف ہیں اصل یوں ہے الدیوبندی المفند علی حسام الحرمین المہند یعنی دیوبندی بڈھا خود اس تلوار کی دھار پر بیٹھتا ہے جو حرمین میں مصقل ہوئی اور دراصل ہندوستان کی بنی ہوئی ہے خیر الاسماء تنزل من السماء بات یہ ہے کہ فقیر نے اپنے بھولے بھائیوں کی آگاہی کے لئے اس کی مکاریاں، غداریاں

عیاریاں، کذابیاں، بے ایمانیاں کھولنے کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ فاقول وباللہ التوفیق۔

نمبر 1. تمام وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے امام اسمٰعیل دہلوی نے اپنی تقویت الایمان مطبع اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ 37 پر لکھا۔

کوئی کسی پیرو پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے تھان کو یا کسی کے چلے کو یا کسی کے مکان کو یا کسی کے تبرک کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہووے یا جانور چڑھائے یا ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جائے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھائے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے۔ رخصت ہوتے وقت اُلٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دے مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے مجاور بن کر بیٹھ رہے وہاں کے گردو پیش کے جنگل کا ادب کرے اور ایسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے اس کو اِشْرَاکُ فِی الْعِبَادَةِ کہتے ہیں یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ الٰہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ مشکلیں کھول دیتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

مسلمانو! یہ تقویت الایمان کی اصل عبارت ہے۔ اب ملاحظہ فرمایئے امام الوہابیہ نے اس ایک ہی عبارت میں مسلمانوں پر کس قدر شرک کے فتوے دیئے۔

(۱) جو شخص کسی نبی ولی کی سچی قبر کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو وہ مشرک۔

(۲) جو کسی نبی ولی کی قبر کی زیارت کے لئے دور سے سفر کر کے جائے وہ مشرک۔

(۳) جو کسی نبی ولی کی قبر پر روشنی کرے وہ مشرک۔

(۴) جو کسی ولی کے مزار پر غلاف ڈالے وہ مشرک۔

(۵) جو کسی نبی ولی کے مزار پر چادر چڑھائے وہ مشرک۔

(۶) جو کسی نبی ولی کے مزار سے رخصت ہوتے وقت اُلٹے پاؤں ادب کے لئے مزار کو بغیر پیٹھ کئے ہوئے چلے وہ مشرک۔

(۷) جو کسی نبی ولی کی قبر کو بوسہ دے وہ مشرک۔

(۸) جو کسی نبی ولی کی قبر کو مورچھل جھلے وہ مشرک۔

(۹) جو کسی نبی ولی کی قبر پر شامیانہ کھڑا کرے وہ مشرک۔

(۱۰) جو کسی نبی ولی کی درگاہ کی چوکھٹ کو بوسہ دے وہ مشرک۔

(۱۱) جو کسی نبی ولی کی قبر پر ہاتھ باندھ کر کچھ عرض کرے وہ مشرک۔

(۱۲) جو کسی نبی ولی کی قبر پر کسی قسم کی کوئی مراد مانگے وہ مشرک۔

(۱۳) جو کسی نبی ولی کے مزار کی خدمت کے لئے مجاور بن کر وہاں رہے وہ مشرک۔

(۱۴) جو کسی نبی ولی کے مزار کے اردگرد کے جنگل کا ادب کرے وہ مشرک۔

(۱۵) پھر صاف صاف کہا کہ اگر انبیائے کرام و اولیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بندہ خدا کی مخلوق سمجھا اور یہ جان کر کہ ان کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ان کے ساتھ یہ معاملہ کرے وہ بھی مشرک۔

(۱۶) پھر اس گستاخ بے ادب کی سرکشی دیکھئے انبیاء و اولیاء خدا کے محبوبوں کے ساتھ بھوت پری کو ملاتا ہے۔

خیر ان تمام باتوں پر قیامتِ کبریٰ تو رسالۂ مبارکہ کشف ضلال دیوبند میں دیکھئے۔

یہاں تو یہ گزارش کہ امام الوہابیہ نے صاف صاف کسی نبی کی سچی قبر کی زیارت کرنے کے لئے دور سے سفر کر کے جانے والے کو مشرک کہا تو معلوم ہوا کہ سارے کے سارے وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کا یہی دھرم ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت کرنے کے لئے سفر کر کے مدینہ طیبہ

حاضر ہونا شرک ہے۔

اب انبہٹی جی کی التلبیسات لدفع التصدیقات معروف المہند میں سخت ناپاک تلبیسیں دیکھیے چلا جمال گڑھا کیا فرماتے ہو شدرحال (یعنی دور سے سفر کرنے) میں سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لئے پھر اس کا جواب گڑھا کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین ہماری جان آپ پر قربان اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کہ قریب ہے گوشدرِ حال (یعنی دور سے سفر کرنے) میں سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لئے پھر اس کا جواب گڑھا کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین ہماری جان آپ پر قربان اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گوشدرِحال اور بذلِ جان و مال (یعنی سفر کرنے اور جان و مال کے خرچ کرنے) سے نصیب ہوا اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اس کے چند سطر بعد لکھا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینۂ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت کرنی چاہیے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی جانب سو یہ قول مردود ہے پھر چند سطر بعد لکھا اسی مبحث میں ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدرالدین قدس سرہ کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہے۔ جس میں مولانا نے وہابیہ اوران کے موافقین پر قیامت ڈھادی۔ دیکھیے انبہٹی جی نے اس مسئلہ میں کس قدر فریب کئے:

(۱) تقویت الایمان کی اصل عبارت نہیں پیش کی۔

(۲) امام الوہابیہ نے جس بات کو شرک لکھا اُسے اعلیٰ درجہ کی قربت (عبادت)

(۳) نہایت ثواب۔

(۴) جنت کے درجے حاصل ہونے کا سبب بلکہ واجب کے قریب لکھا۔

(۵) صاف صاف وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین کے امام کے قول کو مردود لکھا۔

(۶) مفتی صدرالدین صاحب دہلوی جنہوں نے امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کا رد کیا انہیں اپنے گروہ کا عالم اور اپنا شیخ المشائخ لکھا۔

مسلمانو! دیکھو اسی المہند پر تمام دیوبندیوں اور مرتضیٰ حسن دربھنگی ایڈیٹر النجم کاکوروی محمد حسین راندیری احمد بزرگ ڈابھیلی غلام نبی تاراپوری حسین احمد اجودھیا[۱] باشی شبیر احمد دیوبندی اشرف علی تھانوی خلیل احمد انبہٹی کو بڑا ناز ہے۔ ہر موقع پر اسی کو اچھل اچھل کر بڑے فخر سے پیش کیا کرتے ہیں کہ دیکھو ہمارے پاس بھی المہند ہے جو حرمین شریفین کا فتاویٰ ہے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اس کے پہلے ہی سوال کے جواب میں کیسی ناپاک سات مکاریاں کی گئی ہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

انبہٹی جی اگر بات کے پکے ہوتے تو یوں جواب دیتے کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے پیشوایانِ وہابیہ کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر انور کی زیارت کے لئے سفر کر کے مدینہ طیبہ جانا شرک ہے۔ دیکھو ہمارا نیا قرآن تقویت الایمان اہلحدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ 37۔

مگر وہ جانتے تھے کہ اگر اصل وہابی دھرم ظاہر کر دیا تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے کفر کے فتوے لگیں گے لہٰذا یوں تقیہ کی ٹھہرائی الا لعنۃ اللہ علی الکذبین۔

نمبر **2**. مسلمانوں میں محبوبانِ خدا سے توسل واستعانت کے چار طریقے ہیں۔

(۱) انہیں واسطہ فیوضِ باری وجارحۂ قدرت الٰہی جان کر اُن سے مدد مانگنا ان سے اپنی حاجتیں طلب کرنا ان سے فریاد کرنا۔

(۲) ان کی قبر سے دور انہیں پکارنا اور کہنا کہ آپ خدا کے پیارے ہیں خدا سے

۱۔ امیرانورشاہ کشمیری۔۱۲

دعا کیجئے کہ وہ ہماری حاجت پوری کردے۔

(۳) ان کی قبر کے پاس حاضر ہو کر عرض کرنا کہ آپ اللہ عزوجل کے محبوب ہیں خدا سے عرض کیجئے کہ ہماری مراد برلائے۔

(۴) اللہ عزوجل سے عرض کرنا کہ تو اپنے فلاں پیارے بندے کے طفیل میری حاجت پوری کردے۔

اب ملاحظہ ہو فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور ص 141 پر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں۔

صاحب قبر سے کہے کہ تم میرا کام کردو۔ یہ شرک ہے خواہ قبر کے پاس کہے خواہ قبر سے دور کہے۔ دیکھئے گنگوہی جی نے پہلی قسم کی استعانت وتوسل کو شرک بتایا۔
تقویت الایمان مطبوعہ اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ 57 پر امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں۔

جو بعضے لوگ اگلے بزرگوں کو دور دور سے پکارتے ہیں اور اتنا ہی کہتے ہیں کہ یا حضرت تم اللہ کی جناب میں دعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت روا کرے اور پھر یوں سمجھتے ہیں کہ ہم نے کچھ شرک نہیں کیا اس واسطے کہ ان سے حاجت نہیں مانگی بلکہ دعا کروائی ہے سو یہ بات غلط ہے۔ اس واسطے کہ گو اس مانگنے کی راہ سے شرک ثابت نہیں ہوتا بلکہ پکارنے کی راہ سے ثابت ہوتا ہے۔

دیکھئے امام الوہابیہ نے توسل واستعانت کی دوسری قسم کو شرک ٹھہرایا۔

اُسی فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 141 پر گنگوہی جی لکھتے ہیں۔

قبر کے پاس جا کر کہے کہ اے فلاں تم میرے واسطے دعا کرو کہ حق تعالیٰ میرا کام کردے اس میں اختلاف علماء کا ہے مجوز سماع موتی اس کے جواز کے مقر ہیں اور مانعین سماع منع کرتے ہیں سو اس کا فیصلہ اب کرنا محال ہے۔

دیکھئے توسل واستعانت کی تیسری قسم کو گنگوہی جی نے مختلف فیہ بتایا صاف کہہ دیا کہ اس کا فیصلہ کرنا اب محال ہے یعنی توسل واستعانت کی اس تیسری قسم کو جائز بھی نہیں کہہ سکتے اور ناجائز بھی نہیں کہہ سکتے توسل کے قابل یہ تیسری صورت بھی وہابی دھرم میں نہیں رہی اسی تقویت الایمان مطبع اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ 43 پر امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے۔

یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

ہر مسلمان جانتا ہے کہ اللہ عزوجل کی ساری مخلوقات میں سب سے بڑے مخلوق انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں تو امام الوہابیہ نے اس عبارت میں منہ بھر کر انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ عزوجل کے دربار میں کسی چمار کے وسیلہ سے دعا کرنا ضرور ناجائز اور خدائے قدوس جل جلالہ کی بے ادبی ہے جب وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے نزدیک معاذ اللہ انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام خدا کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں تو معلوم ہوا کہ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے دعا کرنا ضرور ناجائز اور اللہ عزوجل کی توہین و بے ادبی اور کفر ہے تو معلوم ہوا کہ دیوبندی دھرم میں توسل کی چوتھی صورت بھی ناجائز بلکہ کفر ہے۔

اب ملاحظہ ہو انبہٹی جی المہند کے تیسرے اور چوتھے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں۔

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء صلحا اولیاء شہدا صدیقین کا توسل جائز ہے ان کی حیات میں ہو یا بعد وفات بایں طور کہ کہے یااللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت برآری چاہتا ہوں۔

(۱) دیکھئے یہاں بھی تقویت الایمان وفتاویٰ رشیدیہ کی اصل عبارتیں جن سے وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین کے اصلی دھرم کا پتہ چلتا تھا پیش نہیں کی۔

(۲) اپنا اور اپنے پیشواؤں کا عقیدہ اس کے خلاف بتایا۔

بے چارے جانتے تھے کہ اصل مذہب پیش کر دیا تو پھر وہی قسمت کا کفر گلے پڑے گا لہٰذا تقیہ پر عمل رہا **الا لعنة الله علی الکذبین۔**

نمبر 3. اسی تقویت الایمان صفحہ 112 پر حدیث لکھی۔

اَرَأَیْتَ لَوْمَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ لَافَقَالَ لَاتَفْعَلُوْا

پھر اس کا ترجمہ بھی خود ہی لکھا بھلا خیال تو کرو جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو۔

امام الوہابیہ کا مقصود تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہے وہ حدیث سے کیونکر حاصل ہو سکتا لہٰذا فوراً کفر کاف لکھ کر پیوند لگا دیا۔

یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں اب کوئی وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں سے پوچھے کہ تمہارے امام نے جو یہ ناپاک فقرہ لکھا یہ حدیث کے کون سے لفظ کا مطلب ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ جہنم میں بھی پہنچ کر نہیں بتا سکتے۔

مسلمانو! مٹی میں ملنے کے کیا معنے ہوتے ہیں یہی کہ کسی چیز کے اجزا متفرق ہو کر خاک کے ذروں میں اس طرح مل جائیں کہ تمیز دشوار ہو چاندی کا برادہ خاک میں مل جائے تو بے شک کہیں گے کہ چاندی مٹی میں مل گئی کوئی شخص اپنا خزانہ زمین میں دفن کر دے اس کو کوئی نہیں کہے گا کہ اس کا خزانہ مٹی میں مل گیا تو معاذ اللہ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مر گئے بلکہ معاذ اللہ جسم اقدس بھی ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں مل گیا۔ (معاذ اللہ)

الا لعنة الله علی الظلمین

اب المہند کی عیاری ملاحظہ ہو انبہٹی جی پانچویں سوال کے جواب میں لکھتے ہیں ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلّف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہدا کے ساتھ برزخی نہیں ہے۔

جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو دیکھئے اس جواب میں بھی وہی مکاریاں کی ہیں کہ:

(۱) اصل عبارت تقویت الایمان نہیں پیش کی۔

(۲) اپنا اور اپنے پیشواؤں کا عقیدہ تقویت الایمان کے خلاف ظاہر کیا۔

انبہٹی جی اگر اپنے عقیدۂ کفریہ کو ظاہر کرنے سے نہ ڈرتے تو اس سوال کا صاف صاف جواب تقویت الایمان کے مطابق یوں لکھتے:

کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے دیوبندی مولویوں کے نزدیک (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے (معاذ اللہ) دیکھو ہمارے دھرم کی کتاب تقویت الایمان صفحہ 112 پھر ہم بھی دیکھیں کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ سے ان کو کیسے فتویٰ ملتے مگر بے چارے جانتے تھے کہ یہاں اپنے دھرم کو ظاہر کرتے ہی سر پر قہر آجائے گا لہٰذا تقیہ اختیار کیا **الا لعنة الله علی الکذبین۔**

نمبر 4. دیوبندیوں کے حکیم الامۃ وہابیوں کے مجدد الملۃ جناب مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی اپنی (کتاب) حفظ الایمان ناشر قدیمی کتب خانہ کراچی صفحہ 8 پر لکھتے ہیں۔

یہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک میں گفتگو تھی جس میں آپ نہایت قوی حیات برزخیہ کے ساتھ ساتھ تشریف رکھتے ہیں۔

(۱) دیکھئے تھانوی جی نے یہاں کھلے لفظوں میں وہابی دھرم کے عقیدے کا اظہار

کر دیا کہ قبر انور میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات برزخیہ ہے۔

(۲) مگر انبہٹی جی نے علمائے حرمین کے سامنے اس عقیدے کو چھپایا اور صاف لکھ دیا۔

(۳) کہ آپ کی حیات دنیا کی سی ہے برزخی نہیں ہے یہی کہ

لعنۃ اللہ علی الکذبین۔

نمبر 5. اسی تقویت الایمان کی ایک عبارت پہلے گزر چکی ہے جس میں کسی نبی ولی کے مزار کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کو امام الوہابیہ نے شرک لکھا اور اسی تقویت الایمان مطبع اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ 84 پر امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے لکھا۔

ادب سے کھڑا ہونا اور اس کو پکارنا اور اس کا نام جپنا انہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ صاحب نے خاص اپنی تعظیم کے لئے ٹھہرائے ہیں اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ تمام وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں:

(۱) کسی نبی ولی کے سامنے ادب سے کھڑا ہونا شرک۔

(۲) کسی نبی ولی کو پکارنے والا مشرک۔

(۳) کسی نبی ولی کا بار بار نام لینے والا مشرک۔

اب المہند میں انبہٹی جی کی عیاریاں دیکھئے چھٹے سوال کے جواب کے آخر میں لکھتے ہیں۔

اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرۂ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے۔ دیکھئے کہ:

(۱) اصل عبارت تقویت الایمان پیش نہیں کی۔

(۲) تقویت الایمان میں جسے شرک لکھا گیا ہے اسے المہند میں اولیٰ اور بہتر لکھا۔

(۳) اسی شرک کو معتبر بتایا۔

(۴) اسی شرک پر اپنا اور اپنے پیشواؤں کا عمل بتایا۔

(۵) پھر پہلے تقویت الایمان کی جو عبارت گزری اس میں کسی نبی ولی کے مزار کے سامنے ہاتھ باندھ کر التجا یعنی دعا کرنے کو بھی امام الوہابیہ نے شرک لکھا۔

یہاں انبہٹی جی لکھتے ہیں۔

(۶) یہی حکم دعا مانگنے کا ہے یعنی روضۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منہ کر کے دعا بھی مانگنی چاہیے۔

(۷) اس میں بھی تقویت الایمان کی عبارت پیش نہیں کی۔

(۸) جسے وہاں شرک لکھا گیا انبہٹی جی کہتے ہیں وہی کرنا چاہیے۔

مسلمانو! یہ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام کا خوف ہے جو انبہٹی جی سے ان کہی کہلوا رہا ہے ورنہ اگر ڈر نہ ہوتا تو اپنا دھرم کیوں چھپاتے صاف صاف لکھتے۔

کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مولویان دیوبندیوں کے نزدیک روضۂ اقدس کی طرف ادب سے کھڑا ہونا اور دعا مانگنا دونوں شرک ہیں۔ دیکھو ہماری دھرم پستک (کتاب) تقویت الایمان صفحہ 37۔ افسوس خدا سے ڈر کر توبہ تو نہ کریں مگر بندوں سے ڈر کر اپنا مذہب چھپائیں جھوٹ بولیں۔ الا لعنۃ اللہ علی الکذبین۔

نمبر 6. ابھی تقویت الایمان کی عبارت گزری جس میں خدا کے سوا کسی دوسرے کے نام جپنے کو امام الوہابیہ نے شرک لکھا نام جپنے کے معنی یہی تو ہیں کہ کسی کا نام متبرک سمجھ کر بار بار لیا جائے اور بکثرت درود شریف پڑھنے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام جپنا ہی تو ہے پھر دلائل الخیرات شریف میں درود شریف ہی تو بھرے ہوئے ہیں تو دلائل الخیرات کے پڑھنے میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام جپنا ہے تو وہابیوں

دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں بکثرت درود شریف پڑھنا اور دلائل الخیرات پڑھنا دونوں شرک ہیں۔

اب دیکھئے المہند کے ساتویں سوال کے جواب میں انبہٹی جی لکھتے ہیں۔

ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر وثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے۔

(۱) دیکھئے انبہٹی جی نے کس قدر عیاری کی اصل عبارت تقویت الایمان نہیں لکھی:

(۲) جو بات تقویت الایمان سے شرک ثابت ہوتی ہے یعنی درود شریف کثرت سے پڑھنا یا دلائل الخیرات کا ورد رکھنا اسی شرک کو مستحب کہا۔

(۳) اسی شرک کو موجب اجر کہا

(۴) اسی شرک کو ثواب کہا۔

(۴) اسی شرک کو طاعت کہا۔

ہم تو جب جانتے کہ انبہٹی جی مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علماء سے اپنا اصلی مذہب نہ چھپاتے اور صاف صاف لکھتے۔

کہ بکثرت درود شریف پڑھنے اور دلائل الخیرات کا ورد رکھنے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام جپنا پڑتا ہے لہٰذا ہمارے نزدیک اور دیوبندی مولویوں کے نزدیک شرک ہے دیکھو ہمارے امام اسمٰعیل دہلوی کی (کتاب) تقویت الایمان صفحہ 37 مگر انبہٹی جی ایسے نادان نہیں تھے ساری پارٹی نے انہیں عیاری مکاری چالاکی بے باکی میں فرسٹ نمبر دیکھ کر اس کام کے لئے مقرر کیا تھا اس لئے جو کچھ مکاری عیاری انہوں نے برتی آپ لوگوں نے دیکھ لی۔

الا لعنة اله علی الکذبین۔

نمبر 7. انبہٹی جی اسی سوال کے جواب میں آگے چل کر لکھتے ہیں۔

خود ہمارے شیخ مولانا گنگوہی اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدوں کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل الخیرات کا ورد رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل الخیرات کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدوں کو اجازت دیتے تھے۔

اللہ اکبر اس مکاری کی کچھ حد بھی ہے کسی طرح دھوکے دے کر کفر کا فتویٰ اکابر طائفہ کی پشت پر سے اُٹھ جائے خواہ تقویت الایمانی دھرم پر گنگوہی اور حاجی امداد اللہ دونوں کے دونوں ڈبل مشرک ثابت ہو جائیں ابھی اوپر ثابت ہو چکا کہ وہابی دھرم میں اور تقویت الایمانی فتویٰ سے دلائل الخیرات شریف کا پڑھنا شرک ہے اور انبہٹی جی علماء حرمین شریفین کو دھوکے دینے کے لئے کہتے ہیں کہ گنگوہی جی اور ان کے پیر جی حاجی امداد دونوں دلائل الخیرات خود بھی پڑھتے تھے اور دوسروں کو اس کی اجازت بھی دیتے تھے دلائل الخیرات کا پڑھنا ایک شرک اور اس کی اجازت دینا دوسرا شرک تو تقویت الایمانی فتویٰ سے حاجی امداد اللہ صاحب ڈبل مشرک ہوئے اور گنگوہی جی دو ڈبل مشرک ہوئے اور تھانوی و انبہٹی دونوں تین ڈبل مشرک ہوئے لعنة اللہ علی الکذبین۔

نمبر 8. تقویت الایمان مطبع اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ 39 پر ہے
نام جپنا انہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ صاحب نے خاص اپنی تعظیم کے لئے ٹھہرائے ہیں اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے۔

تو دلائل الخیرات اور درود شریف تو الگ رہا اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہابی دھرم میں اور تمام وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین کے نزدیک کلمہ طیبہ:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ورد کرنا اور کلمہ طیبہ کو وظیفہ کے طور پر پڑھنا شرک ہے کیونکہ اس میں بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام جپنا ہے۔ اس پر کوئی وہابی دیوبندی غیر مقلد اگر چیخ پڑے اور اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لئے یوں کہے کہ کلمۂ طیبہ کے وظیفہ میں اللہ کا نام بھی ہے لہٰذا شرک نہیں تو اس کا راستہ بھی امام الوہابیہ پہلے ہی بند کر گیا ہے کہ شرک تو اسی کو کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے ساتھ دوسرے کو ملایا جائے۔ جو بات خاص دوسرے ہی کے لئے ہو اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو وہ ہرگز شرک نہیں مثال کے طور پر سنو! اگر کوئی وہابی دیوبندی غیر مقلد اللہ عزوجل کی عبادت سے بالکل ہی منکر ہو جائے اور کسی مہادیو کی پوجا کرنے لگے تو وہ کافر مرتد یقیناً ہو گا مگر مشرک نہیں کیونکہ وہ خدا کی عبادت کا تو سرے سے انکار کرتا ہے اکیلے مہادیو کو اپنا معبود جانتا ہے تو معلوم ہوا کہ شرک وہی ہے جس میں خدا کے ساتھ دوسرے کو ملایا جائے خود امام الوہابیہ اسی تقویت الایمان مطبع اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ 37 پر لکھتا ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں بڑا بے پرواہوں ساجھیوں میں ساجھے سے جو کوئی کرے کچھ کام کہ ساجھی کر دے اس میں میرے ساتھ کسی اور کو سو میں چھوڑ دیتا ہوں اس کو اور اس کے ساجھے کو اور میں اس سے بیزار ہوں۔

تو معلوم ہوا کہ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں کلمۂ طیبہ کا ورد کرنا ضرور شرک ہے ہم تو جب جانتے کہ انبہٹی جی اپنا دھرم نہ چھپاتے تقیہ سے کام نہ لیتے اور وہابی دھرم کے مطابق اس سوال کا صاف صاف جواب یوں دیتے:

کہ اے حرمین شریفین کے علمائے کرام آپ لوگ بکثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات پڑھنے کو ہم سے کیا پوچھتے ہیں سنئے جناب ہمارے دھرم میں اور ہمارے دیوبندی مولویوں کے دھرم میں کلمۂ طیبہ کا ورد کرنا بھی شرک ہے کہ کلمۂ طیبہ کے ورد

میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام بھی جپنا پڑے گا اور ہمارے تقویت الایمانی دھرم میں دوسرے کا نام جپنا شرک ہے۔

پھر دیکھئے کہ حرمین شریفین سے کیسا کرا فتویٰ لگتا کہ انبہٹی جی کا سر شریف بھی ہمیشہ یاد رکھتا مگر بیچارے انبہٹی جی یہ سب کچھ جانتے تھے اسی لئے مجبوراً تقیۃ سے کام لیا الا لعنة الله على الكذبين۔

نمبر 9. تقویت الایمان مطبع اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ 36 پر ہے۔

عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا اور جلانا روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا فتح و شکست دینی اقبال و ادبار دینا مرادیں پوری کرنا حاجتیں بر لانی بلائیں ٹالنی دستگیری کرنی برے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اور اولیاء کی پیر وشہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور اس کو مصیبت کے وقت پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اس کو اشراک فی التصرف کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

یہ تو امام الوہابیہ کا ادب ہے کہ ہر جگہ انبیائے کرام و اولیائے عظام علی سیدہم علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھوت پری کو ملاتا ہے مگر اس عبارت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں خدا کے سوا کسی دوسرے کے لئے خدا کا حکم اور اس کی دی ہوئی قدرت سے:

(۱) عالم میں تصرف کرنے۔ (۲) اپنا حکم جاری کرنے (۳) مارنے
(۴) زندہ کرنے (۵) روزی میں برکت دینے
(۶) روزی کم کردینے (۷) تندرستی اور شفا دینے (۸) بیمار کردینے
(۹) فتح دینے (۱۰) شکست دینے (۱۱) خوش نصیبی
(۱۲) بدبختی دینے (۱۳) مراد پوری کرنے
(۱۴) حاجت برلانے (۱۵) بلا ٹالنے (۱۶) مشکل میں مدد کرنے
(۱۷) فریاد سننے (۱۸) فریاد کو پہنچنے کی قدرت ماننا
(۱۹) ان کی نذرونیاز کرنا (۲۰) انہیں پکارنا یہ سب شرک ہے

(۱۲) اور جو شخص کسی نبی ولی کے لئے خدا کے حکم سے اس کی دی ہوئی قدرت سے ان باتوں میں سے کسی ایک کام کی قدرت مانے وہ وہابی دھرم میں مشرک ہے۔

اب ملاحظہ ہو دلائل الخیرات شریف میں تقویت الایمانی مشرکوں کیسے بھاری پہاڑ بھرے ہوئے ہیں مثال کے طور پر ملاحظہ ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں یہ نام بھی لکھے:

(۱) اَحِیْدُ یعنی اپنی امت کو نار دوزخ سے بچانے والے۔
(۲) مُحْیِیٌ یعنی زندہ کرنے والے۔
(۳) مُنْجِیٌ یعنی بلا ومصیبت سے بچانے والے۔
(۴) نَاصِرٌ یعنی مدد کرنے والے۔
(۵) غَوْثٌ یعنی فریاد کو پہنچنے والے۔
(۶) عَفُوٌّ یعنی گناہوں کو معاف کرنے والے۔
(۷) وَلِیٌّ یعنی مددگار۔
(۸) غِیَاثٌ یعنی دوہائی سن کر مدد فرمانے والے۔

(۹) مُخْتَارٌ یعنی اللہ کی طرف سے اس کی نعمتوں اس کے خزانوں پر اختیار رکھنے والے کہ جس کو جو نعمت چاہیں عطا فرمائیں جس کو چاہیں نہ دیں۔
(۱۰) شَفِیْعٌ یعنی شفاعت کرنے والے۔
(۱۱) مُھَیْمِنٌ یعنی نگہبان۔
(۱۲) قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ یعنی روشن پیشانی والے مسلمانوں کو جنت میں کھینچ لے جانے والے۔
(۱۳) وَکِیْلٌ یعنی بگڑی بنانے والے۔
(۱۴) کَفِیْلٌ اپنی امت کی نگہبانی وحفاظت وبخشش کا ذمہ لینے والے۔
(۱۵) کَافِیٌ یعنی دونوں جہاں میں کافی ہر مراد کو پورا کرنے والے۔
(۱۶) مُکْتَفِیٌ یعنی دنیا وآخرت میں کافی ہر دکھ اور مصیبت میں کام آنے والے
(۱۷) شَافِیٌ یعنی تندرستی اور شفا دینے والے۔
(۱۸) فَاتِحٌ یعنی خیر وبرکت ونعمت کا دروازہ کھولنے والے۔
(۱۹) مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ یعنی جنت کی کنجی کے بغیر حضور کے جنت نہیں مل سکتی۔
(۲۰) مُصَحِّحُ الْحَسَنَاتِ یعنی نیکیوں کو صحیح اور قبول ہونے کے قابل بنانے والے۔
(۲۱) مُقِیْلُ الْعَثَرَاتِ یعنی گناہوں کو معاف کردینے والے۔
(۲۲) صَفُوْحٌ عَنِ الزَّلَّاتِ یعنی امت کے گناہوں سے درگزر فرمانے والے۔
(۲۳) صَاحِبُ الشَّفَاعَۃِ یعنی شفاعت کے مالک۔
(۲۴) خَطِیْبُ الْاُمَمِ یعنی اللہ کی جناب میں تمام امتوں کی طرف سے وکالت کر کے ان کو عذاب قیامت سے چھڑانے والے۔
(۲۵) کَاشِفُ الْکُرَبِ یعنی تکلیف اور مصیبت کو دور کردینے والے۔
(۲۶) رَافِعُ الرُّتَبِ یعنی اپنی امت کے درجے بڑھانے والے۔

(۲۷) صَاحِبُ الْفَرَجِ یعنی مشکلوں کے کھول دینے والے۔

اسی دلائل الخیرات شریف حزب ثانی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و
کے یہ مبارک نام بھی ہیں۔

(۲۸) شَفِیْعُ الْاُمَّةِ یعنی امت کی شفاعت فرمانے والے۔

(۲۹) کَاشِفُ الْغُمَّةِ یعنی غم اور رنج کو کھو دینے والے۔

(۳۰) مُوْلِی النِّعْمَةِ یعنی نعمتوں کے عطا فرمانے والے۔

(۳۱) مُؤْتِی الرَّحْمَةِ یعنی رحمت دینے والے۔

اسی دلائل الخیرات شریف حزب سادس میں تین بار ہے۔

(۳۲) یَانِعَمَ الرَّسُوْلُ الطَّاهِرُ یعنی اے پیارے پاکیزہ رسول۔

یہ نمونے کے طور پر چونتیس تقویت الایمانی شرک ہم نے دکھا دیئے ہیں
دلائل الخیرات شریف کے آخر کے اشعار ہیں۔

یَارَحْمَةَ اللّٰهِ اِنِّیْ خَائِفٌ وَّجِلٌ وَلَیْسَ یَانِعْمَةَ اللّٰهِ اِنِّیْ مُفْلِسٌ عَانِیْ یِسْوٰی
لِیْ عَمَلٌ اَلْقَی الْعَلِیْمَ بِهٖ فَکُنْ اَمَانِیْ مُحَبَّتُکَ الْعُظْمٰی وَاِیْمَانِیْ
مِنْ شَرِّ الْحَیٰوةِ وَمِنْ الْحَیٰوةِ شَرِّ الْمَمَاتِ وَمِنْ اِحْرَاقِ جُثْمَانِیْ
وَکُنْ غُنَایَ الَّذِیْ مَابَعْدَهٗ فَلَسٌ وَکُنْ فَکَاکِیْ مِنْ اَغْلَالِ عِصْیَانِیْ

(۳۵) یعنی اے خدا کی رحمت میں بہت ڈرتا ہوں اور خوف کرتا ہوں اے خدا کی
نعمت میں محتاج اور مصیبت میں ہوں اور میرا کوئی کام ایسا نہیں جس کو لے کر
خدا کے حضور حاضر ہوں سوا اس کے کہ مجھے حضور کے ساتھ بڑی محبت اور
حضور پر ایمان ہے۔

(۳۷) تو حضور مجھے زندگی کی مصیبت۔

(۳۸) موت کی تکلیف۔

(۳۹) جہنم میں جلنے سے بچا لیجئے۔

(۴۰) مجھے ایسا دولت مند کر دیجئے کہ پھر میں کبھی محتاج نہ ہوں

(۴۱) مجھے گناہ کے طوق سے چھڑا دیجئے۔

چونتیس پہلے کے اور سات یہ کل (41) اکتالیس تقویت الایمانی شرک
ہوئے اور پھر یہ بھی نمونہ کے طور پر مشتے از خروارے ہیں تو جس کتاب میں اس قدر
تقویت الایمانی شرک بھرے ہو اس کا پڑھنا وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم
میں سینکڑوں شرکوں کے برابر پچاسوں ڈبل سے بھی بڑھ کر ڈبل شرک ہوگا انبہٹی جی
اگر سچائی کا شمہ بھی دکھاتے اپنے دھرم کے مطابق اس سوال کا جواب دیتے:

کہ دلائل الخیرات میں سیکڑوں ڈبل شرک بھرے ہیں اس لئے ہمارے امام
کی کتاب تقویت الایمان کے حکم سے ہمارے نزدیک اور ہمارے دیوبندی پیشواؤں
کے نزدیک دلائل الخیرات کا پڑھنے والا ابوجہل کے برابر مشرک ہے۔

تنبیہ: میں نے شفیع اور شفیع الامۃ اور صاحب الشفاعۃ وغیرہ کو بھی تقویت الایمانی
شرکوں میں شمار کیا اس پر کوئی وہابی دیوبندی غیر مقلد شاید چیخ پڑے کہ امام الوہابیہ نے
شفاعت ماننے کو کہاں شرک لکھا ہے لہٰذا اس کا ثبوت بھی سن لیجئے امام الوہابیہ تقویت
الایمان مطبع اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ نمبر 33,32 پر لکھتا ہے۔

پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے
بلکہ اسی کا بندہ اور اسی کا مخلوق سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں
کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی
سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و
مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔

اسی مضمون میں چند سطر بعد لکھتا ہے۔

اس بات میں اولیا و انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچ

فرق نہیں یعنی جس سے جو کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جائے گا خواہ انبیاء اولیا

سے خواہ پیروں و شہیدوں سے خواہ بھوت و پری سے۔

یہ تو اس گستاخ کی عادت ہے کہ ہر جگہ انبیاء و اولیاء علیٰ سیدہم وعلیہم الصلو

والثناء کے ساتھ اپنے بڑوں یعنی جن و شیطان بھوت و پری کو ملاتا ہے۔

مگر یہ بات اس عبارت سے بالکل ظاہر ہے کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین

وائمہ مجتہدین وعلمائے و اولیائے کاملین بلکہ تمام مسلمات و مسلمین و مومنات و مومنین

اولین و آخرین جو ہمیشہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا شفیع مانتے اپنی

کتابوں میں لکھتے چلے آئے اور ہمیشہ مانتے رہیں گے وہ سب کے سب تقویت

الایمانی دھرم میں ابوجہل کے برابر مشرک ہیں۔

بے دینوں پر خدا کی پھٹکار کہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

شان میں گستاخی اور توہین کرنے والوں پر شریعت طاہرہ کے حکم سے علمائے اہل سنت

کافر مرتد ہونے کا فتویٰ دیں اس کا تو رونا روئیں کہ ساری دنیا کو کافر کہہ دیا گویا گنتی

کے چار پانچ دیوبندیوں کا ہی نام ساری دنیا میں اور خود اپنے ناپاک گریبانوں میں

اپنے نجس سروں کو ڈال کر اپنی خباثت نہیں سوجھتے کہ تمام امت مرحومہ تمام مسلمین و

مومنین اولین و آخرین کو ابوجہل ملعون کے برابر مشرک و کافر کہتے ہیں الالعنة الله

علی الظلمین۔

خیر تو کہنا یہ ہے کہ انبہٹی جی نے اس سوال کے جواب میں دجالیت کذابیت

سے کام لیا اور اپنا دھرم ظاہر نہ کیا الالعنة الله علی الکذبین۔

نمبر 10. امام الوہابیہ تقویت الایمان اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ نمبر

26 پر کہتا ہے۔

اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کو اصل رکھئے اور اس کی سند پکڑیئے

اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دیجئے اور جو قصہ بزرگوں کا یا کلام مولویوں کا اس کے مطابق

ہو سو قبول کیجئے اور جو موافق نہ ہو اس کی سند نہ پکڑیئے اور جو رسم اس کے موافق نہ ہو

اس کو چھوڑ دیجئے اور یہ جو عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ ورسول کا کلام سمجھنا بہت

مشکل ہے اس کو بڑا علم چاہیے ہم کو وہ طاقت کہاں کہ ان کا کلام سمجھیں اور اس راہ پر

چلنا بڑے بزرگوں کا کام ہے سو ہماری کیا طاقت ہے کہ اس کے موافق چلیں بلکہ ہم کو

یہی باتیں کفایت کرتی ہیں سو یہ بات غلط ہے اس واسطے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے

کہ قرآن مجید میں باتیں بہت صاف درج ہیں ان کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں۔

صفحہ 26 پر لکھتا ہے۔

اللہ و رسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہیں چاہیے کہ پیغمبر تو نادانوں کے راہ

بتانے کو اور جاہلوں کے سمجھانے کو اور بے علموں کو علم سکھانے کو آئے تھے۔

صفحہ نمبر 27 پر کہتا ہے۔

جو کوئی بہت جاہل ہے اس کو اللہ ورسول کے کلام سمجھنے میں زیادہ رغبت چاہیے۔

اسی صفحہ پر لکھتا ہے۔

ہر خاص و عام کو چاہیے کہ اللہ و رسول ہی کے کلام کو تحقیق کریں اور اسی کو

سمجھیں اور اسی پر چلیں۔

مسلمان ان عبارتوں کو ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اول تو ہر گنوار سے گنوار جاہل سے جاہل گیدی کو قرآن وحدیث کے معانی ونکات سمجھنے کے قابل بتایا۔

(۲) پھر اللہ عزوجل پر افترا بھی جڑ دیا کہ قرآن مجید میں باتیں بہت صاف وصریح ہیں ان کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں۔

کیا ہے دم کسی وہابی دیوبندی غیر مقلد میں کہ بتا سکے کہ اللہ عزوجل نے یہ کہاں فرمایا ہے یہ کون سی آیت کا ترجمہ ہے۔

(۳) پھر قرآن پاک صراحۃً جھٹلا دیا کہ اللہ ورسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہیں چاہیے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ○

(سورہ عنکبوت آیت:43)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔

اب نہیں معلوم وہابیہ دیوبندیہ غیر مقلدین اللہ عزوجل کو سچا کہتے ہیں یا اسمٰعیل دہلوی کو ہمیں تو یہی توقع ہے کہ ان سے اللہ چھوٹ جائے تو پرواہ نہیں مگر امام الوہابیہ کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(۱) اہل اسلام ملاحظہ فرمائیں ان عبارتوں میں امام الوہابیہ نے صاف صاف مسلمانوں کو اماموں کی تقلید سے توڑا۔

(۲) ہر جاہل اجہل کو حکم دیا ہے کہ تم خود قرآن وحدیث سے احکام سمجھو۔

(۳) ہر جاہل اجہل جو کچھ قرآن وحدیث سے سمجھے اسی پر عمل کرے۔

(۴) بلکہ صاف صاف کہا کہ جو شخص بہت زیادہ جاہل ہو وہ اپنی سمجھ کے مطابق بہت زیادہ مسئلے قرآن وحدیث سے نکالے۔

(۵) بلکہ جاہل گیدی کو حکم دے رہا ہے کہ مولویوں کی نہ سنو۔

(۶) بلکہ کلام الٰہی کو خود سمجھو اور اس کے ذریعہ سے اپنی سمجھ کے مطابق مولویوں یعنی ائمہ مجتہدین امام اعظم ابوحنیفہ و امام شافعی و امام مالک و امام احمد بن محمد

بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال کو پرکھو ان کی جانچ پڑتال کرو اگر تمہاری سمجھ میں وہ قرآن وحدیث کے مطابق معلوم ہوں تو مانو ورنہ پھینک دو۔

کیوں بھائیو کیا غیر مقلدی کے سر پر سینگ ہوتے ہیں دیکھو صاف صاف ہر جاہل اجہل کو اماموں کی تقلید سے منع کیا اور خود قرآن وحدیث سے مسائل سمجھنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ تقویت الایمانی دھرم میں اماموں کی تقلید ناجائز ہے۔

اسی تقویت الایمان کے دوسرے حصہ تذکیر الاخوان صفحہ 165 پر لکھا

مسلمانوں کو چاہیے کہ جب تک مسئلہ قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو تب تک مجتہد کی پیروی وتقلید نہ کرے اور تحقیق کی فکر میں رہے اور کوشش کرے محض تقلید ہی پر خاطر جمع کر کے نہ بیٹھ رہے۔

اسی تذکیر الاخوان کے صفحہ 165 پر لکھا۔

جیسے خدا کے حکم کو ماننا ویسے ہی اور کسی مولوی درویش کا حکم ماننا شرک ہے۔

دیکھئے صاف تقلید کو شرک لکھا۔

اب ملاحظہ ہو انبہٹی جی نے آٹھویں نویں دسویں سوال کا جواب المہند میں لکھا۔

جواب: اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑے اور اپنے نفس وہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد اور زندقہ کے گڑھے میں جا گرتا ہے اللہ پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو۔

اس جواب میں انبہٹی جی نے کس قدر بے ایمانیاں کی ہیں۔

(۱) تقویت الایمان

(۲) تذکیر الاخوان کی اصل عبارتیں جن میں تقلید کو شرک اور ناجائز لکھا ہے وہ نہیں پیش کیں۔

(۳) جس بات کو تقویت الایمان و تذکیر الاخوان میں ناجائز و شرک لکھا۔ اسے ضروری بتایا۔

(۴) بلکہ اسے واجب کہا

(۵) پھر اسی تقویت الایمانی شرک کو چھوڑنے کا انجام ملحد ہو جانا بتایا۔

(۶) زندیق ہو جانا بتایا۔

(۷) پھر کہا اللہ پناہ میں رکھے یعنی اسی تقویت الایمانی شرک میں مبتلا رکھے۔

(۸) پھر اسی تقویت الایمانی شرک پر موت مانگی۔

(۹) پھر تقویت الایمانی دھرم میں جو لوگ مشرک ہیں۔
انہیں کے گروہ میں حشر کی دعا کی۔

اب نہیں معلوم المہند کے فتویٰ سے امام الوہابیہ ملحد وزندیق تھا یا تذکیر الاخوان کے حکم سے انبہٹی تھانوی گنگوہی نانوتوی جو اپنے آپ کو مقلد بتاتے ہیں یہ لوگ مشرک ہیں دیکھیں اب وہابیہ دونوں میں سے کس کا فتویٰ مانتے ہیں۔ انبہٹی جی اگر بہادر ہوتے تو اپنا تقویت الایمانی دھرم ہرگز نہ چھپاتے اور صاف صاف ان تینوں سوالوں کا جواب یوں لکھتے۔

کہ بیشک ہمارے اور ہمارے دیوبندی پیشواؤں کے دھرم میں ضرور اماموں کی تقلید شرک ہے تو ہم اور اکابر طائفہ کیوں اپنے آپ کو مقلد کہتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا تقیہ ہے اگر ہم کھلے غیر مقلد بن جائیں تو حنفیوں میں ہماری دال نہ گلے اور کسی کو ہم اسلام سے برگشتہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکیں اس لئے حنفیوں کو دھوکے دینے کے لئے ہم اپنے آپ کو حنفی ظاہر کرتے ہیں

ورنہ اصل بات یہ ہے کہ ہم غیر مقلدوں کو بھی برا نہیں جانتے ہیں بلکہ وہ بھی ہمارے جگری بھائی ہیں دیکھو ہمارے دھرم گرو گنگوہی جی کا فتاویٰ گنگوہیہ[1] صفحہ 77۔

عقائد میں سب متحد مقلد غیر مقلد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔

دیکھو ہمارے اور غیر مقلدوں کے عقائد بالکل ایک ہی ہیں۔

مگر انبہٹی جی کو معلوم تھا کہ اگر تقویت الایمانی دھرم کے مطابق صاف جواب لکھ دیں تو گمراہی و بدمذہبی کے فتوے حرمین شریفین سے ملیں گے اور مقصود تو یہ تھا کہ کسی طرح دھوکے اور فریب سے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے کچھ فتوے اپنی موافقت میں حاصل کئے جائیں مجبوراً یوں جھوٹ اور فریب سے کام لیا۔ الا لعنۃ اللہ علی الکذبین۔

نمبر 11. اسی تقویت الایمان مع تذکیر الاخوان ناشر میر محمد کتب خانہ کراچی صفحہ نمبر 740 پر وہابیوں دیوبندیوں کا امام اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے۔

تم اپنے دین میں نئی نئی رسم اور نئے نئے عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی معتزلی ہووے کوئی خارجی بنے اور کوئی رافضی اور کوئی ناصبی اور کوئی جبری اور کوئی قدری اور کوئی مرجئی کہلائے اور کوئی سر پر بال رکھ کر اور چار ابرو کا صفایا دے کر فقیری جتائے پھر اُن میں کوئی قادری کوئی سہروردی کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے حکم یہی ہے کہ سب مل کر قرآن و حدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو اور یہود و نصاریٰ کی طرح کئی فرقے مت ہو جاؤ اور نئی نئی باتیں نکال کر تفرقہ اور پھوٹ مت ڈالو اور اس واسطے کہ قیامت کے بعضے لوگ سرخرو اور بعضے سیاہ رو ہوں گے تو ان روسیاہوں سے کہا جائے گا کہ تم پہلے مسلمان ہوئے اور اللہ کی کتاب قرآن کے ماننے کا تم نے اقرار کیا پھر دین میں نئی نئی باتیں رسمیں نکالی اور بدعات یہ جاری کیں تو اس سے اللہ کی کتاب کے موافق عمل کرنا چھوٹ گیا پھر ان نئی رسموں

[1] فتاوی گنگوہیہ، فتاویٰ رشیدیہ کو ہی کہا جاتا ہے۔

کے جاری ہونے سے ان کی محبت دل میں پڑ گئی اور چھوٹنا ان کا مشکل پڑ گیا تو قرآن میں جو اس کے خلاف ہے اس حکم سے دل میں انکار آ گیا اس انکار کا مزہ چکھو اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص نئی نئی باتیں بدعتیں نکالے اور بدعت کے کام کرے تو اللہ صاحب کے نزدیک قرآن کا منکر ٹھہر جاتا ہے اور روز قیامت کو روسیاہ اُٹھے گا پھر اس پر عذاب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا۔ مزا چکھ ان بدعتوں کا۔

پیارے بھائیو! ذرا اس ناپاک عبارت کو دیکھو اس بے ایمان خبیث نے تمام قادریوں چشتیوں سہروردیوں نقشبندیوں کو کیسی کیسی جی بھر کر گندی گالیاں دی ہیں۔

(۱) قادریوں چشتیوں سہروردیوں نقشبندیوں ں کو معتزلہ خوارج روافض نواصب جبریہ قدریہ مُرجیہ جیسے بدمذہبوں گمراہوں کے مثل ٹھہرایا۔

(۲) انہیں یہود ونصاریٰ کے کافر فرقوں کی طرح بتایا۔

(۳) انہیں قرآن وحدیث کے خلاف کہا۔

(۴) انہیں بدعتی کہا اور خالی بدعتی نہیں۔

(۵) بلکہ معاذ اللہ بدعات کفریہ جاری کرنے والا پھر کہا۔

(۶) قیامت کے دن ان کے منہ کالے ہوں گے۔

(۷) وہ جہنم میں جائیں گے۔

(۸) ان پر عذاب ہوگا۔

(۹) ان سے کہا جائے گا کہ اپنی بدعتوں کا مزا چکھو۔

(۱۰) حتیٰ کہ منہ بھر انہیں اللہ کے نزدیک قرآن کا منکر یعنی کافر کہہ دیا۔

یہ دس گالیاں ہیں جو امام الوہابیہ نے اس ایک ہی عبارت میں چاروں سلسلوں کے اولیائے کرام ومشائخ عظام کو دی ہیں خیر اس کی اُس ذریت شیطان سے کیا شکایت جو خود اللہ ورسول جلا جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں سُنا رہا ہے۔

مگر اب ملاحظہ فرمائیے کہ انبہٹی جی المہند میں گیارہویں سوال کا جواب دیتے ہیں۔

ہمارے نزدیک **مستحب** ہے کہ: انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو۔

چند سطر بعد لکھا۔

بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شاغل اور ارشاد وتلقین کے درپے رہے ہیں۔

(۱) دیکھئے انبہٹی جی نے تذکیر الاخوان کی اصل عبارت نہیں پیش کی۔

(۲) جواب وہ لکھا جو بالکل تذکیر الاخوان کے خلاف ہے۔

(۳) بلکہ جو بات تذکیر الاخوان میں کفر تھی وہی المہند میں مستحب ہوگئی۔

اگر تذکیر الاخوان سچی ہے تو انبہٹی جی اور ان کے دیوبندی مشائخ ضرور جہنمی اور کافر ہوں گے اور قیامت کے روز ان سب کے منہ کالے ہوں گے اور اگر جھوٹی ہے تو امام الوہابیہ کا منہ انشاء اللہ تعالیٰ عزوجل کالا ہوگا اور اس کو امام مان کر تمام وہابیوں دیوبندیوں کے منہ کالے ہوں گے اس سوال کا جواب بھی تقویت الایمانی دھرم کے مطابق یوں تھا۔

کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے دیوبندی پیشواؤں کے نزدیک قادریہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندیہ وغیرہ کسی سلسلہ میں بیعت کرنے والا قرآن کا منکر بدعتی دوزخی ہے قیامت کے دن اس کا منہ کالا ہوگا رہا یہ سوال کہ جب ہم لوگ بیعت کو کفر جانتے ہیں تو ہم خود کیوں چشتی صابری نقشبندی بنتے ہیں تو اس کا جواب وہی ہے کہ اس طرح بیچارے عوام مسلمین ہمارے فریب میں آسانی سے آ جاتے ہیں اور تقیہ ہمارے دھرم کا اصل اصیل ہے۔ مگر انبہٹی بیچارے کو معلوم تھا کہ یہاں بغیر تقیہ کے کام نہیں چل سکتا

مجبوراً عیاری کذابی سے کام لیا۔ الالعنة الله علی الکاذبین۔

نمبر 12. امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان مطبع اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ 79 پر لکھا۔

مشکل کے وقت پکارنا اللہ ہی کا حق ہے اور نفع اور نقصان کی امید رکھنی اس سے چاہیے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا شرک ہے۔

مطبع اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ 79 پر لکھا۔

ان سے کچھ دین و دنیا کے فائدے کی توقع رکھنی یہ سب شرک کی باتیں ہیں ان سے بچنا چاہیے کیونکہ یہ معاملہ خالق ہی سے کیا چاہیے کسی مخلوق کی یہ شان نہیں کہ اس سے یہ معاملہ کیجئے۔

ان عبارتوں میں کیسا صاف صاف بکا کہ جو کسی نبی ولی سے دین یا دنیا میں کچھ بھی فائدے کی امید رکھے وہ مشرک ہے ہم تمام مسلمانوں کا تو یہ ایمان ہے کہ ہم پر اولیائے کرام وعلمائے عظام وصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے بے شمار احسانات ہیں اور ان سے ہمیں دین کے بے حد فائدے پہنچے ہیں اور سب سے بڑھ کر حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے تو ہمیں اس قدر دین و دنیا کی نعمتیں ملی ہیں جن کا شمار خدا ہی جانتا ہے بلکہ دین و دنیا کی جس قدر نعمتیں ہم کو اور تمام اولین وآخرین کو ملیں اور ملتی ہیں اور ابدالآباد تک ملیں گی وہ سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کے صدقہ میں ملیں اور ملتی ہیں اور ملیں گی۔ مگر امام الوہابیہ کے ناپاک دھرم میں ایسا سمجھنے والے سب مشرک ہیں۔

اب انبیٹھی جی کی لیجئے المہند کے گیارھویں سوال کے جواب کے آخر میں لکھتے ہیں۔

مشائخ سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا تو بے شک صحیح ہے دیکھئے اس جواب میں کس قدر بے ایمانی کی ہے۔

(۱) اصل عبارت تقویت الایمان کی نہیں لکھی۔

(۲) جس بات کو تقویت الایمان میں شرک لکھا اسی بات کو انبیٹھی نے علمائے حرمین کے ڈر سے صحیح بتایا۔

اب نہیں معلوم اسمٰعیل دہلوی کے فتوے سے وہابیہ دیوبندیہ انبیٹھی جی اور المہند پر دستخط کرنے والوں کو مشرک کہیں گے یا انبیٹھی جی کے حکم سے اسمٰعیل دہلوی کو مسلمانوں پر شرک کا حکم لگانے کے سبب کافر کہیں گے مگر ہے یہ کہ جھوٹے پر خدا کی پھٹکار الالعنة الله علی الکذبین۔

نمبر 13. دیوبندی دھرم کے ایک بڑے گرو مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے فتاویٰ گنگوہیہ مطبوعہ مکتبۂ رحمانیہ لاہور صفحہ 297 پر لکھتے ہیں۔

محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔

دیکھئے نجدی ملعون کے عقائد کو عمدہ بتایا:

نجدی بے ایمان اور اس کے مقتدیوں کو اچھا کہا بلکہ صاف لکھ دیا کہ عقائد سب کے متحد ہیں یعنی گنگوہی اور اس کے چیلوں کے بالکل وہی عقائد ہیں جو نجدی خبیث اور اس کے چیلوں کے ہیں۔ کیا اس سے صاف ثابت نہیں ہوا کہ گنگوہی اور اس کے چیلے سارے کے سارے دیوبندیہ وہابیہ سب نجدی ہیں۔

اب دیکھئے انبیٹھی جی المہند میں بارھویں سوال کا جواب لکھتے ہیں۔

جواب: ہمارے نزدیک ان کا (یعنی نجدی اور ان کے چیلوں کا) وہی حکم ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی

کی تھی تاویل سے آگے چل کر ردالمختار علامہ شامی سے نقل کیا جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے پھر لکھا عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلۂ مشائخ میں نہیں ہے۔

اس جواب میں انبہٹی جی کی مکاریاں عیاریاں ملاحظہ ہوں۔

(۱) فتاویٰ گنگوہیہ کی اصل عبارت نہیں پیش کی۔

(۲) نجدیوں کو خارجی بتایا صاف انکار کیا کہ ہمارے سلسلہ میں کوئی شخص نجدی کا ہم عقیدہ نہیں ہے۔

بھلا اس بے ایمانی کا کچھ ٹھکانا ہے کیا کوئی شخص کسی دھرم کو بھی بتا سکتا ہے جس میں جھوٹ کا اس قدر استعمال کیا جاتا ہو۔ الالعنة الله علی الکذبین۔

نمبر 16. اسمٰعیل دہلوی نے ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی 1297ھ صفحہ 36,35 پر لکھا۔

تنزیہ اوتعالیٰ از زمان ومکان وجہت واثبات رویت بلاجہت ومحاذات (الیٰ قولہ) ہمہ اوجمیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ بے شمارد انتہی ملخصاً یعنی اللہ عزوجل کو زمان ومکان وجہت سے پاک ماننا اور اس کا دیدار بغیر کیف ومحاذات کے ماننا سب بدعت وگمراہی ہے۔ اگر ان اعتقادوں والا ان باتوں کو دینی عقیدوں میں سے جانے۔

دیکھئے اس ناپاک عبارت میں اسمٰعیل دہلوی نے تمام ائمہ کرام اور پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی وگمراہ بتایا۔

اب انبہٹی جی کی بے ایمانی ملاحظہ ہو المہند میں تیرھویں اور چودھویں سوال کے جواب میں لکھتے ہیں۔

جہت ومکان کا اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت ومکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ وعالی ہے ملاحظہ ہو۔

(۱) ایضاح الحق کی اصل عبارت نہیں پیش کی۔

(۲) اپنا عقیدہ وہ بتایا جو وہابی دھرم کے خلاف ہے۔

کیونکہ ایضاح الحق کی عبارت سے ثابت ہوا کہ وہابی دھرم میں خدا زمان و مکان وجہت میں گھرا ہوا ہے۔

اب اس بے ایمانی کا کچھ ٹھکانا ہے۔

الا لعنة الله علی الکذبین۔

نمبر 15. اور آپ سُن چکے کہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان صفحہ 43 پر ہر مخلوق کو بڑا ہو یا چھوٹا جس میں انبیاء ومرسلین سب شامل ہیں خدا کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل بتایا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا کے نزدیک چمار کی جس قدر عزت ہے معاذ اللہ انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عزت اس سے بھی کم ہے۔

الالعنة الله علی الظلمین۔

جس سے ثابت ہوا کہ معاذ اللہ وہابیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں چمار کا مرتبہ انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر ہے۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ٥ (سورۃ شعراء آیت 227)

ترجمہ کنزالایمان: اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

پندرھویں سوال کے جواب میں لکھتے ہیں۔

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا ومولانا وحبیبنا وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں اور اللہ تعالیٰ سے قرب ومنزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب

بھی نہیں ہو سکتا۔

دیکھئے کس طرح اپنے ناپاک عقیدے کو چھپایا۔

(۱) تقویت الایمان کی عبارت پیش نہیں کی۔

(۲) اپنا عقیدہ اس کے خلاف ظاہر کیا۔

انبہٹی جی بے چارے تقیہ کے لئے مجبور تھے اگر صاف صاف وہابی دھرم ظاہر کر دیتے تو خدا چاہتا مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ میں ایسی خدمت کی جاتی کہ انبہٹی بے چارے عمر بھر یاد رکھتے۔

الا لعنة الله علی الکذبین۔

نمبر 16. اسمٰعیل دہلوی تقویت الایمان مطبع اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ 66 پر لکھتا ہے۔

اس کے دربار میں ان کا (یعنی انبیاء وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کا) تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے وہ سب رعب میں آ کر بے حواس ہو جاتے ہیں اور ادب و دہشت کے مارے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے اور جب اس بات کی آپس میں تحقیق کر لیتے ہیں سوائے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کے کچھ نہیں کہہ سکتے۔

اور یہی اسمٰعیل دہلوی اپنے جاہل پیر سید احمد بریلوی صراط مستقیم بلیغ ضیائی 1285ھ صفحہ 175 پر لکھتا ہے

تا ایں کہ روزے حضرت جل علا دست راست ایشان رابدست قدرت خاص گرفتہ چیزے را ز امور قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود پیش روے حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں دوادہ ام و چیز ہائے دیگر خواہم داد۔

یعنی یہاں تک کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے پیر جی کا داہنا ہاتھ اپنے خاص

دستِ قدرت میں لے کر عالم قدس کی چند چیزیں جو بہت اعلیٰ درجہ کی اور نفیس تھیں پیر جی کے سامنے پیش کر کے فرمایا کہ تجھ کو ایسی چیزیں میں نے دی ہیں اور دوسری چیزیں بھی دوں گا۔

اللہ اکبر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تو اللہ کے دربار میں یہ حالت کہ مارے دہشت کے بے حواس ہو جائیں اور پیر جی سے ایسا یارانہ کہ ہاتھ میں ہاتھ لے کر باتیں ہوں۔ ان دونوں عبارتوں سے معلوم ہوا کہ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کے دھرم میں اللہ کے یہاں اسمٰعیل دہلوی کے پیر جی کا معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مرتبہ ہے۔

انبہٹی جی نے یہ دونوں عبارتیں بھی نہیں پیش کیں جس سے اُن کا بھرم کھلتا اور دیوبندی دھرم کا پتہ چلتا مجبوراً ڈر کے مارے تقیہ اور جھوٹ سے کام لیا۔

الا لعنة الله علی الکذبین۔

نمبر 17. دور کیوں جایئے خود انہیں انبہٹی جی کی لیجیے براہین قاطعہ صفحہ 26 پر لکھتے ہیں ایک صالح فخر عالم (علیہ السلام) کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔

دیکھئے انبہٹی جی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اردو زبان نہیں آتی تھی جب دیوبندی مولویوں سے معاملہ ہوا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اردو آ گئی اس خواب کو لکھ کر فرماتے ہیں۔

اس سے اس مدرسہ کا مرتبہ معلوم ہوا۔

یعنی بھلا بتاؤ تو وہ کون سا مدرسہ ہے جس کے مولویوں سے رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے علم حاصل کیا ہو۔

دیکھو دیوبندی مولویوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اردو زبان کا علم حاصل ہوا تو معاذ اللہ اردو زبان میں دیوبندی مُلّے استاذ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شاگرد ٹھہرے پھر کس منہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام مخلوق میں سب سے افضل کہا جاتا ہے مگر یہ کہ وہابیوں کے تقیہ نے رافضیوں کے تقیہ کو بھی مات کر دیا۔

فلعنة الله على المنافقين۔

نمبر 18. دیوبندی دھرم کے ایک بڑے گرو مولوی قاسم نانوتوی نے اپنی تحذیر الناس صفحہ 41 پر لکھا۔

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم (ہم مسلمان لکھتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

دیکھو اس عبارت میں کیسی کھلی تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء یعنی سب سے پچھلا ہونا اہل فہم یعنی سمجھدار لوگوں کے نزدیک صحیح نہیں۔

یہی نانوتوی جی اسی تحذیر الناس کے صفحہ 65 پر لکھتے ہیں۔

بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو تو پھر بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

یہی نانوتوی جی اسی تحذیر الناس کے صفحہ 85 پر لکھتے ہیں۔

بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جب بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

ملاحظہ ہو نانوتوی جی نے ان تینوں عبارتوں میں سے ہر ایک میں کس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے پچھلے نبی ہونے کو جاہلوں کا خیال بتایا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بلکہ حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نئے نبی ہونے کو جائز بتایا۔

یہی وہ ناپاک ملعون عبارتیں ہیں جنہیں مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام کے سامنے پیش کیا گیا اور انہیں خبیث عبارتوں کے سبب اُن حضرات کرام نے بالاتفاق فتویٰ دیا کہ نانوتوی کافر مرتد ہے اور جو شخص اُس کے ان کفروں پر مطلع ہونے کے بعد بھی اُس کو کافر نہ کہے بلکہ جو اس کے کافر مرتد ہونے میں شک کرے وہ خود بھی کافر مرتد ہے ان عبارتوں پر مفصل بحث رسالہ مبارکہ لطمہ شیر برنجدی زادہ راندیر میں ہو چکی ہے ساری المہند دیکھ جایئے کہیں ان عبارتوں کا پتہ نہیں پائے گا انبہٹی جی نے یہ تینوں عبارتیں اپنی جیب نہانی میں غائب کر لیں نانوتوی جی کے یہ کفر تینوں انبہٹی جی نگل گئے ساری المہند میں کہیں ان تینوں میں سے کسی ایک کا ذکر اپنی زبان پر نہیں لائے اور (علمائے) حرمین شریفین کے سامنے ان عبارتوں میں سے ایک بھی پیش کرنے کی ہمت نہیں کر سکے المہند کے سولھویں سوال کے جواب میں لکھتے ہیں۔

جو کچھ مولانا (نانوتوی) نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے اُس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت میں دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ سب کی نبوت کے خاتم ہیں اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار ذات جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں۔ بالذات کیونکہ ہر وہ شئے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے۔ اس پر جو بالذات ہو اس

سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جب کہ آپ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی بالعرض اس لئے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ کی نبوت کے واسطہ سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل ویگانہ اور دائرہ نبوت ورسالت کے مرکز اور عقد نبوت کے واسطہ ہیں پس آپ خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی اور زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اس لئے کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور غایت رفعت اور انتہا درجہ کا شرف وفضل اسی وقت ثابت ہوگا جبکہ آپ کی خاتمیت ذات وزمانہ دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپ کی سیادت ورفعت نہ مرتبۂ کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت وفضل کلی کا شرف حاصل ہوگا۔

مسلمانو! آپ ملاحظہ فرماؤ۔

(۱) نانوتوی جی صراحۃً تحذیر الناس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے پچھلے نبی ہونے کو جاہلوں کا خیال اور سمجھ دار لوگوں کے نزدیک اسے غلط ٹھہرائیں اور انبیٹھی جی اس کا حاصل یہ نکالیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ذات وزمانہ دونوں اعتبار سے خاتم النبیین ہیں۔

(۲) نانوتوی کھلم کھلا ختم زمانی کو باطل بتائے اور انبیٹھی جی اس پر افترا گڑھیں کہ اس نے تو ختم زمانی وختم ذاتی دونوں کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ثابت کیا ہے۔ **الا لعنة الله علی المفترین۔**

جواب: اسی جواب میں لکھا ہمارا اور ہمارے مشائخ کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے سردار وآقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور اسی جواب میں لکھا ہے حاشا کہ ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیونکہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔

ملاحظہ ہو انبیٹھی جی نے نانوتوی کے کفر پر پردہ ڈالنے کے لئے کس قدر فریب کئے۔

(۱) اپنا عقیدہ تحذیر الناس کے خلاف بتایا۔

(۲) تحذیر الناس کی اصل کفری عبارتیں پیش نہیں کیں۔

(۳) ایک نئی عبارت لکھی کہ یہ تحذیر الناس کی عبارت کا خلاصہ ہے۔ حالانکہ وہ عبارت تحذیر الناس میں بالکل نہیں۔

(۴) بلکہ خود تحذیر الناس کی عبارت انبیٹھی جی کی پیش کی ہوئی عبارت سے بالکل خلاف ہے۔

نانوتوی کہتا ہے۔

کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ کے اعتبار سے خاتم النبیین ہونا جاہلوں کا خیال ہے۔

انبیٹھی جی کہتے ہیں

(۵) کہ اُس نے ذات وزمانہ دونوں اعتبار سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ثابت کیا ہے۔

(۶) بلکہ جو اصل کفر تحذیر الناس میں تھا اس سے صاف انکار کر دیا کہ ہم میں سے کسی نے ایسا نہیں لکھا۔

(۷) بلکہ حد بھر کی مکاری یہ کہ خود تحذیر الناس ہی کے مضمون پر صاف صاف کافر ہونے کا فتویٰ دے دیا کہ جو اُس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔

وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ط (ال عمران آیت 54)

ترجمہ کنزالایمان: اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے اُن کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی۔

نمبر 18. امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان مطبع اہل حدیث اکادمی

کشمیری بازار لاہور صفحہ 111 پر لکھا۔

انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے ۔ اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کو چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء انبیاء امام زادہ پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اُن کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو اُن کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم اُن کے چھوٹے ہیں۔

پیارے بھائیو! ملاحظہ فرماؤ۔ اس عبارت میں کس طرح صاف صاف امام الوہابیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بڑا بھائی بتایا اور صاف صاف کہا کہ اُن کی اتنی ہی تعظیم کرنی چاہیے جتنی چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی تعظیم کرتا ہے۔

مسلمانو! یہ ہے وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں کا ناپاک دھرم۔

الا لعنته اللہ علی الظلمین۔

انبہٹی جی المہند میں سترھویں سوال کا جواب لکھتے ہیں۔

ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گذشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہٗ واہیہ کا خلاف مصرّح ہے۔

دیکھئے امام الوہابیہ کے اس کفر کو اسلام بنانے کے لئے کتنے فریب کئے:

(۱) تقویت الایمان کی اصل عبارت پیش نہیں کی۔

(۲) اُس تقویت الایمانی عقیدہ سے صاف انکار کر دیا۔

(۳) اُس تقویت الایمانی عقیدہ کو خرافات لکھا۔

(۴) بلکہ ایسی خرافات بتایا جو کسی ضعیف الایمان یعنی کمزور ایمان والے کی زبان سے بھی نہیں نکل سکے۔

(۵) بلکہ یہاں تک لکھ دیا کہ دیوبندیوں کے تمام اگلے پیشواؤں نے اس عقیدہ کا رد لکھا ہے۔

(۶) اس تقویت الایمانی عقیدہ کو عقیدہ واہیہ یعنی خراب عقیدہ بتایا۔

(۷) بلکہ اس تقویت الایمانی عقیدہ پر کفر کا فتویٰ کہ جو ایسا عقیدہ رکھے وہ دائرہ ایمان سے خارج یعنی کافر ہے۔

بھلا اس کذابی کی کچھ حد ہے۔

الا لعنۃ اللہ علی الکذبین۔

نمبر 19. خود انہیں انبہٹی جی اور ان کے گروگنگوہی جی دونوں نے براہین قاطعہ صفحہ 55 دارالاشاعت کراچی پر لکھا۔

شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

یعنی شیطان کے لئے تمام روئے زمین کا علم نص یعنی آیت یا حدیث سے ثابت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تمام روئے زمین کا علم ثابت ہونے میں کوئی آیت یا حدیث نہیں ۔ بلکہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تمام روئے زمین کا علم مانے وہ مشرک ہے۔

ملاحظہ ہو یہ وہی ناپاک ملعون عبارت ہے جس پر علمائے حرمین طیبین نے کفر وارتداد کا فتویٰ دیا ہے پوری عبارت مفصل بحث کے ساتھ رسالہ مبارکہ لطمہ شیر بر نجدی زادہ راندیر میں گزر چکی ہے یہی عبارت علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش کی

گئی تھی ساری المہند پر نظر کر جایئے کہیں اس ملعون عبارت کا پتہ نہیں ۔

المہند میں انبھٹی جی انیسواں جواب لکھتے ہیں۔

جواب: نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم حکم واسرار کے متعلق مطلقاً تمام مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اعلم (یعنی زیادہ جاننے والا) ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اُس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جاسکتا ہے ہاں کسی جزئی حادثۂ حقیرہ کا حضرت کو اس لئے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اُس کی جانب توجہ نہیں فرمائی۔ آپ کے اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان پیدا نہیں کر سکتا جبکہ ثابت ہو چکا کہ آپ اُن شریف علوم میں جو آپ کے منصب اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی شدت التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے اُس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل وکمال کا مدار نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ کسی ایسے بچہ کو جسے کسی جزئی کی اطلاع ہوگئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں بچہ کا علم اُس متبحر ومحقق مولوی سے زیادہ ہے جس کو جملہ علوم وفنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں اور ہم ہدہد کا سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ پیش آنے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں کہ مجھے وہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں اور کتب حدیث وتفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں۔ نیز حکما کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون وجالینوس وغیرہ بڑے طبیب ہیں جن کو دواؤں کی کیفیت اور حالات کا بہت زیادہ علم ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور مزے اور کیفیت سے زیادہ واقف ہیں تو افلاطون وجالینوس کا ان ردی

حالات سے ناواقف ہونا اس کے علم ہونے کو مضر نہیں اور کوئی عقلمند بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر راضی نہ ہوگا کہ کیڑوں کا علم افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ ان کا نجاست کے احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے مبتدعین سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تمام شریف تر اور اعلیٰ واسفل علوم ثابت کرتے اور یوں کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ساری مخلوق سے افضل ہیں تو ضرور سب کے ہی علوم جزئی ہوں یا کلی آپ کو معلوم ہوں گے اور ہم نے بغیر کسی معتبر نص کے محض اس فاسد قیاس کی بنا پر اس علم کلی وجزئی کے ثبوت کا انکار کیا ذرا غور تو فرمایئے ہر مسلمان کو شیطان پر فضل وشرف حاصل ہے پس اس قیاس کی بنا پر لازم آئے گا کہ ہر امتی بھی شیطان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو اور لازم آئے گا کہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر ہو اُس واقعہ کی جسے ہدہد نے جانا اور افلاطون وجالینوس واقف ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا ہے۔

یہ پاگلوں کی بکواس وہی ہے جو راہذریری جی نے پنچیر ضلالت میں لکھی اور بحمدہٖ تعالیٰ ہم رسالہ مبارکہ لطمۂ شیر برنجدی زادہ راند پر میں اس کا مفصل رد کر چکے ہیں ملاحظہ فرمایئے۔

ساری براہین قاطعہ میں نہیں پایا جاتا اور حد بھر کی بے ایمانی یہ کہ صاف لکھ دیا کہ یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا ہے۔

اب ملاحظہ ہو انبھٹی جی نے اپنے اور اپنے دھرم گرو گنگوہی کے اس کفر ملعون پر پردہ ڈالنے کے لئے کتنے فریب کئے۔

(۱) براہین قاطعہ کی اصل کفری عبارت سے صاف صاف انکار کر دیا کہ یہ مضمون ہماری کسی کتاب میں نہیں۔

(۲) ایک نئی عبارت گڑھی جس کے الفاظ یا معانی کسی کا وجود براہین قاطعہ میں نہیں۔

(۳) اور اُسے براہین قاطعہ کی عبارت کا خلاصہ بتایا۔

(۴) اپنا عقیدہ براہین قاطعہ کے خلاف لکھا۔

(۵) بلکہ جو شخص براہین قاطعہ کی عبارت کے موافق عقیدہ رکھے اُس پر صاف صاف کفر کا فتویٰ دے دیا۔

(۶) بلکہ یہاں تک لکھ دیا کہ تمام دیوبندی مولویوں نے ایسا عقیدہ رکھنے والے پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ **الا لعنة الله علی الدجالین۔**

نمبر 20. تھانوی اشرف علی نے حفظ الایمان مع بسط البنان ناشر قدیمی کتب خانہ کراچی صفحہ نمبر 13 پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں اور چار پاؤں کے علم غیب کے مثل بتایا جس پر حرمین طیبین سے کافر مرتد ہونے کا فتویٰ پایا۔ اصل عبارت اگرچہ لطمۂ شیر میں گزر چکی ہے مگر ہم اُسے پھر یہاں ذکر کئے دیتے ہیں۔ تھانوی نے لکھا:

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمر و بکر ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔

اس مقام پر انبہٹی جی کی بے ایمانی دیکھنے سے پہلے حکم اور اطلاق کا فرق سمجھ لینا ضروری ہے۔

اس چیز کے لئے کسی بات کا ثابت ہونا اس کو حکم کہتے ہیں اور ایک چیز کے لئے کسی لفظ کا بولنا اُسے اطلاق کہتے ہیں۔
حکم اور اطلاق کبھی دونوں جمع ہوتے ہیں اور کبھی حکم صحیح ثابت ہوتا ہے مگر

اطلاق درست نہیں ہوتا مثلاً ہر مسلمان جانتا ہے کہ حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عزت اور جلالت یعنی بزرگی ضرور ثابت ہے جو شخص حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عزت اور جلالت کا انکار کرے وہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے۔

مگر یوں بولنا محمد عزوجل یہ جائز نہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر عزت و جلالت کا حکم تو صحیح ہے مگر عزوجل کا اطلاق درست نہیں یا ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جس قدر انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ہے اُتنی کسی دوسری مخلوق پر نہیں اس کا منکر بھی کافر ہے مگر یوں کہنا کہ سیدنا آدم صفی اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یا سیدنا ابراہیم خلیل اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یا سیدنا موسیٰ کلیم اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ ہرگز درست نہیں حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر (رحمت) کا حکم صحیح ہے مگر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اطلاق درست نہیں یا مثلاً زَارِعٌ کے معنی ہیں کھیتی کا اُگانے والا وہی ایک اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ جل جلالہٗ ہے اسی لئے قرآن عظیم میں:

نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ٥ (سورۃ الواقعہ آیت: 64)

فرمایا گیا۔

ترجمہ کنزالایمان: ہم بنانے والے ہیں۔

مگر ہم اللہ عزوجل کو زارع نہیں کہہ سکتے تو ذاتِ الٰہی پر زارع کا حکم صحیح ہے مگر اطلاق درست نہی اسی طرح شریعت میں صدہا نظیر مل سکتی ہیں جن میں حکم صحیح ہے مگر شریعت طاہرہ نے مصلحتاً اطلاق کو منع فرما دیا ہے۔

اسی طرح اس مسئلہ کو سمجھئے کہ بیشک حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر علم غیب کا حکم ضرور ضرور یقیناً قطعاً صحیح اور حق ہے بیشک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کے رب عزوجل نے وہ علم غیب عطا فرمایا کہ سارا ما کان وما یکون سب ان کے سامنے ایسا ہے جیسا سمندروں کے سامنے ایک قطرہ یا دفتروں کے آگے ایک

نقطہ مگر حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عالم الغیب کہنا بہتر نہیں اس لئے کہ شریعت مطہرہ میں یہ لفظ اللہ عزوجل کی ذاتِ پاک کے لئے وارد ہوا ہے ہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اسی معنی کا دوسرا لفظ کہنا بالکل جائز ہے جیسے:

عَالِمُ الْاَسْرَارِ وَالْخَفَایَا

ترجمہ: بھیدوں اور چھپی باتوں کو جاننے والے۔

یَا مُطَّلَعٌ عَلَی الْغُیُوْبِ

ترجمہ: غیبوں پر اطلاع رکھنے والے

یَاعَالِمَ مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ

ترجمہ: روزِ اول سے روزِ آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہوگا سب کے جاننے والے تو حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر علم غیب کا حکم صحیح اور حق ہے مگر عالم الغیب کا اطلاق نہیں۔

اب ملاحظہ ہو تھانوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے علمِ غیب ثابت ہونے سے مطلقاً منکر ہے۔ کہتا ہے کہ:

کل غیبوں کا علم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ثابت ہونا تو عقلی و نقلی دلیلوں سے باطل ہے

اور بعض علم غیب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مانتا ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ:

اس میں حضور کا کیا کمال ہے ایسا علم غیب تو بچوں پاگلوں جانوروں چار پاؤں کو بھی ہوتا ہے۔

نبی کے علم غیب اور غیر نبی یعنی بچوں پاگلوں جانوروں چار پاؤں کے علم غیب میں کیا فرق ہے۔

یہی وہ عبارت ملعونہ ہے جس پر حرمین طیبین سے تھانوی کو کافر مرتد ہونے کا فتویٰ ملا۔ اب انبہٹی جی کی دغا بازی ملاحظہ ہو ساری المہند پڑھ جایئے کہیں یہ کفری عبارت اس میں نہیں پایئے گا۔ المہند میں بیسویں سوال کا جواب لکھا۔

جواب: میں کہتا ہوں کہ یہ بھی مبتدعین کا ایک افترا اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنی بدلے اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا خدا انہیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں۔

پھر اپنی اندرونی جیب سے بالکل ایک نئی عبارت نکال کر دکھائی جو دنیا بھر کی کسی نئی یا پُرانی حفظ الایمان میں نہیں۔

کہ حضرت کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اُسی سے دریافت کرتے ہیں کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر ہر فرد یا بعض غیب کوئی غیب کیوں نہ ہو پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید وعمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ دوسرے کو نہیں تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ مذکورہ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھے اور اگر سائل نے اس کو مان لیا تو یہ اطلاق کمالاتِ نبوت میں سے نہ رہا کیونکہ سب شریک ہو گئے اور اگر اس کو نہ مانے تو وجہ فرق پوچھی جائے گی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو سکے گی۔

تحذیر الناس و براہین قاطعہ کی عبارتوں میں انبہٹی جی نے اتنی ہی بے ایمانی کی تھی کہ نئی عبارتیں لکھ کر کہہ دیا کہ یہ تحذیر الناس اور براہین قاطعہ کی عبارتوں کے خلاصے ہیں جس سے ایک سمجھدار سمجھ سکتا تھا کہ یہ اصل کفری عبارتیں نہیں ہیں مگر یہاں تو انبہٹی جی کی مکاری وعیاری کے جوبن اُبھار پر ہیں۔ اوپر کی گڑھی ہوئی عبارت لکھ

کر صاف صاف بک دیا مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا خدا تم پر رحم فرمائے ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ بدعقیدوں کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤ گے۔ یعنی یہ عبارت بعینہا اسی طرح حفظ الایمان میں ہے۔

الا لعنة الله علی الکاذبین۔

تعجب ہے شرموں کے پیشوا بے حیاؤں کے امام کو خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خوف تو کیوں ہوتا مگر بندوں سے بھی شرم نہ آئی کہ عرب کے علما بے چارے اردو نہیں جانتے ان کے حضور تو جھوٹی قسمیں کھا کھا کر جو کچھ عبارتیں پیش کر دیں وہ سمجھے کہ ان کی کتابوں میں یہی عبارتیں ہوں گی مگر یہ نہ سوچا کہ اگر ہندوستان میں کسی مسلمان نے پوچھ لیا کہ حفظ الایمان میں یہ عبارت کہاں ہے تو یہ کس گھر سے دکھائے گا اور پوچھنے والا اس کی بے حیائی پر کتنے ہزار بار تھوکے گا۔

یہ بھی ملاحظہ ہو کہ تھانوی تو حفظ الایمان میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر علم غیب کے حکم ہی کو غلط و باطل بتا رہا ہے اور انبہٹی جی کہتے ہیں کہ حفظ الایمان میں لفظ عالم الغیب کے اطلاق کو منع کیا ہے۔ حفظ الایمان میں تو یوں ہے۔

کہ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے یعنی بعض علمِ غیب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کچھ تخصیص نہیں۔

اور انبہٹی جی حفظ الایمان کی عبارت یوں بتاتے ہیں۔

کہ اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تخصیص نہ رہی۔

جس کا مطلب یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایسا علم غیب مانا جائے جو حضور کے ساتھ خاص ہو اور بعض علم غیب ماننے میں حضور کی تخصیص نہیں رہتی۔

حفظ الایمان کی عبارت تو یہ ہے کہ ”ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و

مجنوں بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے“۔

”یعنی جیسا علم غیب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچہ ہر پاگل ہر جانور ہر چارپایہ کو بھی ہے“۔

اور المہند میں حفظ الایمان کی عبارت یوں لکھی ہے۔

کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید وعمرو بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپایوں کو بھی حاصل ہے۔

دیکھئے: وہ ایسا کا لفظ جس سے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں چارپاؤں جانوروں کے علم سے تشبیہ دی تھی اسے انبہٹی جی کیسا صاف نگل گئے حفظ الایمان کی عبارت تو یوں ہے۔

پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہوسکتا ہے۔

جس کا صاف صاف مطلب یہ ہوا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت بھی ہو تو اس میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کمال کیا ہے بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کو بھی ایسا علم غیب ہوتا ہے۔

اور انبہٹی جی المہند میں حفظ الایمان کی عبارت یوں نقل کرتے ہیں۔

اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ مذکورۂ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھے اور اگر سائل نے اس کو مان لیا تو یہ اطلاق کمالاتِ نبوت میں سے نہ رہا کیونکہ سب شریک ہوگئے۔

تھانوی تو علم غیب کے ثبوت ہی کو کمالاتِ نبوت میں نہیں مانتا اور انبہٹی جی اس کے سر پر تھوپتے ہیں کہ وہ لفظ عالم الغیب کے اطلاق کو نبوت کا کمال نہیں مانتا۔

حفظ الایمان کی عبارت تو یہ ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ یعنی اگر زید یوں کہے کہ میں بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے لئے علم غیب نہیں مانتا میں تو صرف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے علم غیب مانتا ہوں تو تھانوی کہتا ہے کہ نبی میں اور بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں میں کیا فرق ہے۔ جیسا علم نبی کو ہے ایسا علم تو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کو بھی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تو علم غیب مانا جائے اور بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے لئے علم غیب نہ مانا جائے۔

اور انبہٹی جی تھانوی کا قول یوں نقل کرتے ہیں۔

اور اس کو نہ مانے تو وجہ فرق پوچھی جائے گی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو سکے گی۔

اس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ اگر زید بعض غیب کے جاننے کے سبب سے لفظ عالم الغیب کے اطلاق کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جائز رکھے اور بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں پر لفظ عالم الغیب کے اطلاق کو جائز نہ مانے تو پوچھا جائے گا کہ فرق کی وجہ کیا ہے۔ بھلا اس خباثت کا کچھ ٹھکانا ہے تھانوی شروع سے آخر تک علم غیب پر بحث کرتا ہے۔

انبہٹی جی اُس کی عبارت کو پیش نہیں کرتے اپنی طرف سے ایک نئی عبارت گڑھتے ہیں اور اس میں ساری بحث لفظ عالم الغیب کے اطلاق پر رکھتے ہیں اور چوری کے ساتھ سینہ زوری یہ کہ اُسے تھانوی کی عبارت بھی بتاتے ہیں۔ میں بھی یہاں پر مجبوراً المہند کی زبان میں کہتا ہوں کہ یہ بھی دجالوں کی دجالی اور کذابوں کی کذابی ہے کہ تھانوی کی عبارت بدلی اور حفظ الایمان کی عبارت کے خلاف ظاہر کی خدا انہیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں۔

مسلمانو! خدا تم پر رحم فرمائے ذرا المہند ملاحظہ تو فرماؤ انبہٹی جی کے جھوٹ کا کہیں

پتہ بھی حفظ الایمان میں نہ پاؤ گے۔ تھانوی تو صراحتہً حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم کی طرح لکھتا ہے اور انبہٹی جی لفظ عالم الغیب کے اطلاق پر بحث کرتے ہیں اور اُس عبارت کا تھانوی پر بہتان باندھتے ہیں جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار۔ انبہٹی جی نے اسی جواب کے آخر میں لکھا۔

ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو زید و بکر و بہائم ومجانین (یعنی جانوروں پاگلوں) کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے اور حاشا کہ مولانا (تھانوی) دام مجدہ ایسی واہیات منہ سے نکالیں۔

اب ملاحظہ ہو انبہٹی جی نے تھانوی کے اس ملعون کفر پر پردہ ڈالنے کے لئے کیا کیا فریب کئے۔

(۱) صاف انکار کیا کہ یہ مضمون حفظ الایمان میں نہیں۔

(۲) حفظ الایمان میں اس مضمون کے ہونے کو جھوٹ کہا۔

(۳) اور افترا بتایا

(۴) ایک بالکل نئی عبارت جو دنیا بھر کی کسی حفظ الایمان میں نہیں گڑھ کر لکھی اور اُسے تھانوی کا کلام بتایا۔

(۵) حفظ الایمان کی اصل کفری عبارت پیش نہیں کی۔

(۶) پھر جو نئی عبارت گڑھی اس میں علم غیب کے حکم کو لفظ عالم الغیب کا اطلاق بتایا

(۷) اور تخصیص کے انکار کو اقرار اور تخصیص کی طلب بتایا۔

(۸) ایسا کے لفظ کو جو تشبیہ کے لئے تھا بالکل ہضم کر لیا۔

(۹) تھانوی نے جو لکھا کہ علم غیب نبوت کے کمالات میں سے نہیں۔

(۱۰) اُسے یوں بتایا کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق کمالات نبوت میں سے نہیں۔ جو مضمون حفظ الایمان میں ہے اُسے واہیات بتایا۔

(۱۱) حتی کہ جو شخص حفظ الایمان کے موافق سمجھے یا کہے اُس پر کفر کا فتویٰ دیا۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؀ (سورۃ بقرہ آیت 9)

ترجمہ کنزالایمان: فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔

امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان مطبع اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ نمبر 118 پر لکھا۔

فرمایا کہ مجھ کو مبالغہ خوش نہیں آتا سو میرا نام محمد ہے نہ اللہ نہ خالق نہ رزاق اور سب آدمیوں کی طرح اپنے باپ ہی سے پیدا ہوا ہوں اور بندہ ہی ہونا میرا فخر ہے مگر اور سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہی ہے کہ اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل۔

• ہاں ہاں کیا ہے دم تھانوی انبہٹی یا کسی وہابی دیوبندی غیر مقلدین میں کہ بتا سکے کہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کہاں فرمایا ہے۔ یہ کون سی حدیث ہے کس کتاب میں ہے کون سے راویوں نے اس کو روایت کیا ہے اور جب کچھ نہ بتا سکیں اور ہرگز نہیں بتا سکتے تو ذرا آنکھ کھول کر اپنے امام کی بے ایمانی دیکھیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اسے یہاں تک مجبور کرتی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مراتب جلیلہ کو گھٹانے اور فضائل جمیلہ کو مٹانے کے لئے جھوٹی حدیثیں گڑھ لیا کرتا ہے۔ الا لعنة الله علیه الظلمین۔

نمبر 23. اسی تقویت الایمان مطبع اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور صفحہ 58 پر لکھتا ہے۔

انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب سے بڑا بنایا ہے سو ان میں بڑائی ہی ہوتی ہے

کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور بُرے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھاتے ہیں۔

یہ بھی وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا فرق اتنا ہے کہ اس عبارت میں اپنے جی سے حضور اُقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کو مٹایا اور اوپر کی عبارت میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر افترا جڑ دیا کہ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا فرمایا۔

مسلمانو! ملاحظہ فرماؤ۔ امام الوہابیہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں صرف اتنی بڑائی مانی کہ اللہ کی راہ بتاتے اور بھلے بُرے کاموں سے واقف ہیں تو معلوم ہوا کہ وہابی دھرم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس کے سوا اور کسی قسم کی فضیلت ثابت نہیں تو اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام فضائل اور ظاہر و باطن کے تمام کمالات و (خوبیاں) محاسن اور معجزات سب سے انکار ہو گیا بلکہ رسالت بھی اُڑ گئی کیونکہ راہ بتانا اور بھلے بُرے کاموں سے واقف ہونا خاص رسول کی شان نہیں۔

خود امام الوہابیہ نے اسی عبارت میں اولیاء کے لئے بھی مانا تو وہابی دھرم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ صرف اتنا ہے جتنا ایک ہدایت کرنے والے عالم کا جو وہابیہ خود اپنے امام الوہابیہ و گنگوہی و نانوتوی کے لئے مانتے ہیں کہ وہ اللہ کی راہ بتاتے اور بھلے بُرے کاموں سے واقف تھے۔

نمبر 29. یہ سب کچھ تو ہوا مگر مسلمان بھائیو! آپ حضرات نے ملاحظہ فرمایا کہ ان دونوں عبارتوں سے صاف صاف ثابت ہوا کہ وہابی دیوبندی دھرم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام بندوں سے صرف یہی بڑائی اور امتیاز حاصل ہے کہ اللہ عزوجل کے احکام شرعیہ سے واقف ہیں اور دوسروں کو بتاتے ہیں اور اس کے علاوہ ذات و صفات الٰہیہ و افعال ربانیہ و اسرارِ مخفیہ و رموز خفیہ و حکمتہائے الٰہیہ وغیرہ کسی بات

کا علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دیو بندی وہابی دھرم نہیں مانتا کیونکہ تقویت الایمانی دھرم میں احکام جاننے کے سوا اور کوئی بڑائی یا امتیاز تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل نہیں۔

اب انبہٹی جی کی بے ایمانی دیکھئے التلبیسات یعنی المہند میں اٹھارہواں سوال گڑھا کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف احکامِ شرعیہ کا علم ہے یا آپ کو حق تعالیٰ شانہٗ کی ذات وصفات وافعال اور مخفی اسرار وحکمتہائے الٰہیہ کے اس قدر علوم عطا ہوئے ہیں جن کے پاس تک مخلوق میں کوئی کیوں نہ ہو نہیں پہنچ سکتا۔ انبہٹی جی اگر سچے ہوتے تو صاف صاف جواب دیتے کہ ہاں ہاں ہمارے وہابی دھرم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صرف اتنی ہی بڑائی حاصل ہے کہ احکام شرعیہ سے واقف ہیں اور وہی لوگوں کو بتاتے ہیں اس کے سوا کسی علم کی بڑائی اُنہیں حاصل نہیں۔

دیکھو ہمارے دھرم گرو کی پستک تقویت الایمان۔ مگر انبہٹی جی جانتے تھے کہ یہ ہندوستان نہیں جہاں ہر قسم کے کفر بکنے کی آزادی ہے۔ یہ تو اللہ عزوجل کا گھر مکہ معظمہ اور اُس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا آستانہ مدینہ طیبہ ہے یہاں اسلامی حکومت بھی باقی ہے لہٰذا اگر یہاں اپنے کفر کا اظہار کر دیں گے تو قتل یا قید کا حکم ہو جائے گا لہٰذا اپنے اصلی عقیدہ کو چھپا کر یوں جواب لکھا۔

ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو ذات وصفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ اور حکم نظریہ اور حقیقتہائے حقہ واسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی اُن کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی اور بیشک آپ کو اولین وآخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے۔

ملاحظہ ہو: انبہٹی جی نے تقویت الایمان کی اصل عبارتیں نہیں لکھیں اور اپنا

عقیدہ اس کے خلاف بتایا۔

مسلمانو! خدا کے لئے انصاف سے بتاؤ اگر انبہٹی جی کا فی الواقع یہی عقیدہ ہوتا تو تقویت الایمان سے کیا بیزاری نہیں کرتے مگر نہیں یہ سب جھوٹ اور فریب ہے۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ٥ (سورۃ شعراء، آیت 227)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

نمبر 25. وہابی دھرم کے بہت بڑے گرو رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ گنگوہیہ کے صفحہ 257 پر لکھا۔

عقد مجلس مولود اگرچہ اُس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو (مگر) اہتمام و تداعی اُس میں بھی موجود ہے لہٰذا اس زمانہ میں درست نہیں۔

اسی فتاویٰ گنگوہیہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور کے صفحہ نمبر 273 پر لکھا۔

محفل میلاد میں جس میں روایاتِ صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف وگزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

الجواب ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے اسی کے صفحہ نمبر 172 پر لکھا۔

انعقاد مجلس میلاد بدونِ قیام بروایات صحیح درست ہے یا نہیں۔

الجواب: انعقاد مجلسِ میلاد ہر حال ناجائز ہے تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔

اسی فتاویٰ گنگوہیہ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور کے صفحہ نمبر 175 پر لکھا۔

جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شیرنی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود

درست نہیں۔

انہیں گنگوہی جی کا ایک فتوی انہیں انبہٹی جی نے براہین قاطعہ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی صفحہ 152 پر نقل کیا اُس کے آخر میں گنگوہی بھی لکھتے ہیں۔

یہ مجلس میلاد ہمارے زمانہ کی بدعت ومنکر ہے اور شرعاً کوئی صورتِ جواز اس کی نہیں ہوسکتی۔

پیارے سُنی بھائیو! ان پانچوں عبارتوں میں گنگوہی جی نے کس طرح منہ بھر کر مجلسِ میلادشریف کو ناجائز وممنوع ومنکر وبدعت بتایا۔

(۱) صاف کہا کہ جس مجلس میلاد میں کوئی نامشروع ناجائز بات نہ ہووہ بھی ناجائز ہے۔

(۲) صاف کہا کہ جس مجلس میں صرف صحیح روایتیں پڑھی جائیں اور کسی قسم کا کوئی لاف وگزاف نہ ہووہ بھی ناجائز ہے۔

(۳) صاف کہا کہ ہر حال میں مجلس میلاد ناجائز ہے۔

(۴) صاف کہا کہ جس مجلس میلاد میں صرف قرآن عظیم کی آیات کریمہ پڑھی جائیں وہ بھی ناجائز ہے۔

(۵) صاف کہا کہ کوئی مجلس میلاد کسی طرح سے بھی ہرگز جائز نہیں۔

(۶) صاف کہا مجلس میلاد بدعت اور منکر یعنی گناہ ہے اور شرعاً کسی صورت سے جائز نہیں ہوسکتی یہ تو وہابی دھرم کا اصلی عقیدہ آپ نے سُن لیا اب انبہٹی جی کی دجالی دیکھیے۔

التلبیسات یعنی المہند میں اکیسواں سوال گڑھا کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ولادت شرعاً قبیح اور بدعت سئیہ حرام ہے یا کچھ اور اگر انبہٹی جی سچے ہوتے تو اس کا جواب یوں دیتے کہ ہاں ہمارے وہابی مذہب دیوبندی دھرم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ولادت ضرورت قبیح

اور بدعت سئیہ اور حرام ہے دیکھو ہمارے دھرم گرو رشید احمد گنگوہی کے فتوے مگر وہ ملک ہندوستان نہ تھا مکۂ معظمہ ومدینہ طیبہ کے علماء سے معاملہ پڑا تھا لہٰذا اپنے دھرم کو صاف نگل گئے اور اس سے بچ کر نکل گئے۔ اس سوال کا جواب یوں لکھا حاشا ہم تو کیا کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح وبدعتِ سئیہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے اُن کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکرِ ولاست شریفہ ہو یا آپ کے بول وبراز نشست وبرخاست اور بیداری وخواب کا تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور ہے اور ہمارے مشائخ کے فتاوٰی میں مسطور ہے۔

اس کے چند سطر بعد لکھا۔

ہم ذکرِ ولادتِ شریفہ کے منکر نہیں بلکہ اُن ناجائز امور کے منکر ہیں جو اس کے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کی مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے چراغوں کے روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو شامل نہ ہو اس پر طعن وتکفیر ہوتی ہے اس کے علاوہ اور منکراتِ شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلسِ میلاد خالی ہو پس اگر کوئی مجلسِ مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادتِ شریفہ ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قول شنیع کا کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہوسکتا ہے۔

پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے ملحد دجالوں کا افترا ہے خدا اُن کو رسوا وملعون کرے خشکی وتری اور نرم وسخت زمین میں۔

پہلے تو انبہٹی جی کی کذابیاں ملاحظہ ہوں کہتا ہے کہ:

ہندوستان میں میلاد شریف کی مجلسوں میں یہ باتیں ضرور ہوتی ہیں موضوع اور واہیات روایتوں کا پڑھا جانا مردوں عورتوں کا ساتھ مل کر بیٹھنا چراغوں اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی مجلسِ میلاد کو واجب سمجھنا جو اُس میں نہ آئے اُس پر طعن کرنا اُسے کافر کہنا پھر کہتا ہے کہ شاید ہی کوئی مجلس میلاد ان ناجائز باتوں سے خالی ہوتی ہو۔

بے شک ہندوستان میں بعض مجلسیں ضرور ایسی ہوتی ہیں جن میں موضوع روایتیں بیان ہوتی ہیں مگر بحمدہ تعالیٰ بہت سی مجلسیں ایسی ہوتی ہیں جن میں علماء ذکرِ ولادت شریف کرتے ہیں اُن میں ہرگز کوئی موضوع روایت بیان نہیں ہوتی بلکہ بعض میلاد خواں ایسے بھی ہیں خود عالم نہیں مگر علمائے کرام کی لکھی ہوئی کتابوں سے بیان کرتے ہیں اور وہ بھی کوئی موضوع روایت نہیں بیان کرتے پھر انبہٹی جی کا یہ کیسا کھلا جھوٹ ہے کہ اکثر مجلسوں میں موضوع روایات بیان ہوتی ہیں۔

پھر ہندوستان میں جس قدر مجالس میلاد ہوتی ہیں کسی میں مردوں کے ساتھ عورتیں مل کر نہیں بیٹھتی ہیں بلکہ عورتوں کی نشست مردوں سے بالکل علیحدہ ہوتی ہے۔

انبہٹی جی کو ایسا کھلا جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آئی کہ مجلس میلاد میں عورتوں مردوں کا اختلاط ہوتا ہے۔

ہاں شاید دیوبند یا گنگوہ یا تھانہ بھون یا انبہٹہ میں ایسا ہوتا ہو کہ گنگوہی و تھانوی وانبہٹی کے لیکچر سننے کے لئے تمام دیوبندی مرد اور ان کی ماں بہنیں بہو بیٹیاں، بیویاں سب ساتھ مل کر بیٹھتی ہوں اُسی کو دیکھ کر انبہٹی جی نے اٹکل دوڑائی کہ مجلس میلاد میں ایسا ہی ہوتا ہے۔

روشنی میں بھی فضول خرچ نہیں ہوتا بلکہ آدمیوں کی کثرت کے اندازہ سے روشنی بھی کی جاتی ہے۔

اسی لئے جہاں آدمی زیادہ ہوتے ہیں اُسی مجلس میں روشنی بھی زائد ہوتی ہے اور جہاں کم وہاں تھوڑی یہ بھی بالکل جھوٹ ہے کہ میلاد شریف کو واجب سمجھتے ہیں کوئی جاہل (سے) جاہل مسلمان بھی مجلسِ میلاد شریف کو واجب نہیں سمجھتا کتنے بیچارے غریب مسلمان ہیں جو کبھی میلاد شریف نہیں کرتے اور کبھی اُن کے دل میں خیال بھی نہیں آتا کہ ہم سے ایک واجب قضا ہو رہا ہے۔

ہاں مجلس میلاد کو مستحب و مستحسن و بہتر وثواب ضرور جانتے ہیں۔

یہ بھی سپید جھوٹ ہے کہ جو شخص مجلس میلاد میں شریک نہ ہو اُسے طعنہ دیتے کافر کہتے ہیں۔

ہر شہر میں کس قدر مجالس طیبہ ہوتی ہیں پھر سینکڑوں بلکہ ہزاروں وہ سنی مسلمان ہوتے ہیں جو مجبوی یا معذوری یا سستی و کاہلی سے نہیں شریک ہوتے انہیں کون طعنے دیتا ہے انہیں کون کافر کہتا ہے ہاں جو شخص محفل میلاد کو بدعت و حرام کہے اُس پر ضرور طعن کرتے ہیں کہ وہ خدا کے حلال بلکہ نیک کام کو حرام ٹھہراتا ہے اور چونکہ اُس کے منکر وہابیہ ہی ہیں اور وہابیہ اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے کافر ہیں لہٰذا اُنہیں کافر بھی کہتے ہیں مگر اس لئے نہیں کہ وہ مجلس میلاد میں شامل نہیں ہوئے بلکہ اس لئے کہ عقائد کفریہ رکھتے ہیں۔

انبہٹی جی نے علمائے حرمین شریفین کے سامنے ایسے کھلے جھوٹ اس لئے بولے کہ وہ حضرات بھی ہندوستان کی مجالس میلاد کو ناجائز وحرام لکھ دیں ان تمام باتوں سے قطع نظر کر کے اصل مقصود پر آیئے۔

(۱) انبہٹی جی نے گنگوہی کی ان پانچوں عبارتوں کو علمائے حرمین کے سامنے نہیں پیش کیا جن سے اصل وہابی دیوبندی دھرم کھلتا۔

(۲) اپنا عقیدہ گنگوہی فتوؤں کے خلاف لکھا۔

(۳) گنگوہی کے قول کو شنیع کہا۔

(۴) جس بات کو گنگوہی نے بدعت اور منکر اور ناجائز لکھا اُسے انبیٹھی نے نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب لکھا۔

(۵) بلکہ صاف صاف گنگوہی کے قول پر کفر کا فتویٰ دے دیا کہ کوئی "مسلمان" ایسا نہیں کہہ سکتا جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ جو ایسا کہے وہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے۔

پھر گنگوہی کی عبارتیں اوپر آپ سُن چکے کہ جس مجلس میں کوئی ناجائز بات نہ ہو جس مجلس میں کوئی موضوع روایت بیان نہ کی جائے جس مجلس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے وہ بھی ناجائز وحرام وبدعت ہے۔

اور انبیٹھی جی نے دیوبندی دھرم کا عقیدہ یہ بتایا کہ مجلس میلاد (میں) اگر ناجائز بات نہ ہو موضوع روایت بیان نہ ہو فضول خرچی نہ ہو عورتوں مردوں کا اختلاط نہ ہو وہ مجلس جائز اور مستحب ہے۔

اب نہیں معلوم وہابیہ دیوبندیہ گنگوہی وانبیٹھی دونوں میں کس کو جھوٹا کہیں گے۔

الا لعنة الله علی الکذبین

میں بھی المہند ہی کی مہذب زبان میں کہوں کہ یہ کذابی مکاری عیاری دجالی ملحد دجال مفتریوں کا کام ہے خدا اُن کو رسوا کرے اور اُن پر لعنت کرے خشکی وتری میں نرم اور سخت زمین میں آمین۔

وہابی دھرم کے گُرو رشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ صفحہ 152 پر لکھا۔

یہ وجہ ہے کہ روح پاک علیہ السلام کی عالم ارواح سے عالم شہادت میں تشریف لائی اس کی تعظیم کو قیام ہے تو یہ بھی محض حماقت ہے کیونکہ اس وجہ سے قیام کرنا وقت وقوع ولادت شریفہ کے ہونا چاہیے اب ہر روز کون سی ولادت مکرر ہوتی ہے

پس یہ ہر روز اعادۂ ولادت کا تو مثلِ ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے ہے کہ نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکتِ قبیحہ قابل لوم وحرام وفسق ہے بلکہ یہ لوگ اُس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تو تاریخِ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں۔

پیارے مسلمانو! للہ انصاف سے دیکھو گنگوہی نے کس طرح سے منہ بھر کر محفل میلاد شریف کو کنہیا کے جنم کا سوانگ بلکہ معاذ اللہ اس سے بدتر کہا اور چونکہ محفل میلاد کو کنہیا کا جنم بنانے کا کوئی موقع نہ تھا اس لئے محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت نے اُسے مجبور کیا کہ اس نے اپنے جی سے ایک نئی صورت گڑھی جس کا کہیں دنیا میں کوئی وجود نہیں اور اُسے فرض کر کے ایسی ناپاک گالی بک دی۔

ہاں ہاں! انبیٹھی جی ہوش وحواس درست کر کے سنو! تذکرۃ الرشید میں کئی جگہ گنگوہی کو بے نظیر اور بے مثل کہا گیا ہے اس پر اگر کوئی شخص گنگوہی جی سے سیکھ کر یوں کہے کہ یہ وجہ ہے کہ گنگوہی جی کے پیچھے پاخانہ پھرنے کا ایک سوراخ تھا اس لئے انہیں بے نظیر کہا جاتا ہے تو یہ بھی محض حماقت ہے کیونکہ اس وجہ سے تو ہر ایک جانور کو بھی بے نظیر کہنا چاہیے کیونکہ چمگادڑ کے سوا ہر ایک جانور کے پیچھے بھی پاخانہ پھرنے کا سوراخ ہوتا ہے کیا پاخانہ کا سوراخ صرف گنگوہی جی کے پیچھے ہے جس کی وجہ سے بے نظیر کہلانے کے مستحق ہوئے۔

بولو! انبیٹھی جی! جو شخص یوں کہے اس نے تمہارے پیر کی توہین و بے ادبی کی یا نہیں۔

اگر کی اور ضرور کی تو کیوں جو وجہ اُس نے بے نظیر کہنے کی فرض کی ہے اُس کی بنا پر تو بے شک تمام جانور بھی بے نظیر ثابت ہوتے ہیں۔

مگر نہیں نہیں تم ضرور کہو گے کہ گنگوہی جی کو اس وجہ سے ہرگز بے نظیر نہیں کہا جاتا بلکہ گنگوہی جی میں خوبیاں ایسی تھیں جن کی وجہ سے انہیں بے نظیر کہا جاتا ہے اس شخص کا مقصود ہی یہ تھا کہ گنگوہی جی کو گالی دے اس لئے اس نے اپنے جی سے بے نظیر کہنے کی یہ وجہ گڑھی اور گنگوہی جی کے پیچھے کے سوراخ کو ذکر کر دیا اور ہم بھی کہیں گے کہ اس نے بہت بے ہودہ پن کیا مگر ساتھ ہی یہ بھی کہیں گے کہ محفلِ میلاد شریف میں دنیا بھر کا کوئی مسلمان اس لئے قیام نہیں کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسی وقت پیدا ہوئے بلکہ ذکرِ ولادت مقدسہ کی تعظیم کے لئے یا دنیا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیدا ہونا سُن کر اس کی خوشی میں یا اس لئے کہ ذکر ولادت اقدس کے وقت مجلس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حضور خاص ہوتا ہے قیام کیا جاتا ہے۔

مگر گنگوہی کو مقصود ہی یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی جائے۔ اس لئے انہوں نے یہ وجہ محض اپنے جی سے گڑھی اور کہہ دیا کہ اگر مسلمان یوں سمجھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اب پیدا ہوئے اُس کی تعظیم کے لئے قیام کرتے ہیں تو یہ کنہیا کے جنم کے سوانگ کے مثل بلکہ اس سے بدتر ہے۔ **والعیاذ باللہ تعالیٰ۔**

بولو بولو انبہٹی جی! جس طرح اُس شخص نے گنگوہی جی کو گالی دی اُسی طرح گنگوہی نے ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی یا نہیں۔

بولو وی ....

اور ضروری فرق اتنا ہے کہ گنگوہی کو گالی دینے والا آپ لوگوں میں بے ادب بے تہذیب بیہودہ کہلائے گا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینے والا مسلمانوں میں کافر مرتد کا خطاب پائے گا۔

مسلمان بھائیو! یہ تو آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ گنگوہی جی کا اصل مقصود معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مجلسِ میلاد کو کنہیا کا جنم کہنا تھا

صاف طور پر کہنے کا موقع نہ ملا تو ایک فرضی صورت خود اپنے جی سے گڑھ کر کہہ دیا۔

اب انبہٹی جی کی دجالی ملاحظہ ہو۔

سوال: المہند میں بائیسواں سوال گڑھا۔

کیا تم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت کی ولادت کا ذکر کنہیا کے جنم اُسٹمی کی طرح ہے یا نہیں۔

پھر اس کا جواب لکھا۔

جواب: یہ بھی بدعتی دجالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت کا ذکر محبوب تر اور افضل ترین مستحب ہے پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہوسکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکرِ ولادت شریفہ فعلِ کفار کے مشابہ ہے۔

پھر گنگوہی کی عبارت کا خلاصہ اور اس کی اصل عبارت جو ہم نقل کر چکے لکھ کر کہا۔

پس اے صاحبانِ عقول غور فرمایئے شیخ قدس سرہٗ (یعنی گنگوہی) نے تو ہندی جاہلوں کے اس جھوٹے عقیدہ پر انکار فرمایا ہے جو ایسے واہیات فاسد خیالات کی بنا پر قیام کرتے ہیں اس میں کہیں بھی مجلس ذکرِ ولادت شریفہ کو ہندو یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں ولیکن ظالم لوگ اہل حق پر افترا کرتے اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

ملاحظہ فرمایئے! پہلے تو مجلسِ میلاد کو محبوب تر اور افضل ترین مستحب کہا حالانکہ سابق میں گزرا کہ گنگوہی دھرم میں مجلس میلاد شریف ہر طرح ناجائز و بدعت سیئہ حرام ہے اور وہابی دھرم میں اس کے جائز ہونے کی کوئی صورت نہیں۔

ابھی سُن چکے کہ گنگوہی نے ضرور مجلس میلاد کو کنہیا کا جنم کہا انبہٹی جی نے

اُس پر کفر کا حکم لگا دیا کہ کسی مسلمان کی طرف ایسا گمان نہیں ہو سکتا۔

جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ جو شخص ایسا کہے وہ ہرگز مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے۔

پھر اتنا ناپاک ملعون جھوٹ اللہ ورسول (عزوجل) (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے گھر میں بولا کہ ہندوستان کے جاہل مسلمان یہی سمجھ کر قیام کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسی وقت پیدا ہوئے۔

انبیٹھی جی! آپ کا وطن انبیٹھہ حماقت میں مشہور ہے اگر وہاں کے احمق لوگ ایسا سمجھتے ہوں تو ہم نہیں کہہ سکتے مگر الحمد للہ! ہم سنیوں کا ایک ایک بچہ بھی آپ کے بڑے بڑے مولویوں سے زیادہ سمجھ رکھتا ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ کوئی بے پڑھا مسلمان بھی ایسا خیال نہیں رکھتا۔

مسلمانو! دیکھو کفر سے پاک ہونے کی سچی تدبیر تو یہ ہے وہ تو دیوبندیوں کو نصیب نہیں مگر جھوٹ بول کر علمائے حرمین شریفین کو دھوکے دینا انہیں آسان ہے کہ کفر بکتے رہیں اور کوئی انہیں کافر نہ کہے۔

الا لعنة الله على الجاحدين

نمبر 27. باوجودیکہ انبیٹھی جی نے ایسا ناپاک ملعون جھوٹ بول کر علمائے حرمین شریفین کو دھوکہ دیا پھر بھی بعض علماء اُن کی اس کیادی پر واقف ہو گئے اور انہوں نے اپنی تقریظ میں المہند کی اس مکاری کا رد فرما دیا۔

جسے دزدِ دلاور بکف چراغ۔ انبیٹھی جی نے نقل بھی کر دیا چنانچہ صفحہ 75 پر شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تقریظ میں ہے بائیسویں سوال کا یہ:

مسئلہ: کہ جو شخص معتقد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کے عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانے کا پس کبھی خواص میں سے کسی بزرگ کے لئے کسی خاص وقت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر فتوح کے

تشریف لانے میں کچھ استبعاد نہیں۔

کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا بر سرِ غلط بھی نہ سمجھا جائے گا۔

کیونکہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذنِ خداوندی کون (یعنی عالم) میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں۔

مگر نہ بایں معنی کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نفع ونقصان کے مالک ہیں

اس کے تین سطر بعد لکھا اب رہا پیدائش کے از سرِ نو ہونے کا عقیدہ سو کسی پوری عقل والے سے اس کا احتمال بھی نہی ہوتا۔

صفحہ 77 پر شیخ سلیم بشری کی تقریظ میں ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کا انکار اور اس کے کرنے والے پر مجوس یا روافض سے مشابہت دے کر تشنیع مناسب نہیں معلوم ہوتی۔

کیونکہ بہت ائمہ نے قیام مذکور کو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت وعظمت کی شان کے ارادہ سے مستحسن سمجھا ہے۔

اور یہ ایسا فعل ہے جس کی ذات میں کوئی خرابی نہیں۔

ان دونوں عبارتوں سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(۱) محفل میلاد شریف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا تشریف لانا جائز ہے۔

(۲) جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجلسِ میلاد مبارک میں تشریف لاتے ہیں وہ حق پر ہے۔

(۳) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات سے۔

(۴) خود نفع نقصان کے مالک نہیں مگر خدا کے حکم سے تمام عالم میں جو چاہتے ہیں

تصرف فرماتے ہیں۔

(۵) بہت سے اماموں نے مجلس میلاد شریف میں قیام کو مستحسن سمجھا ہے۔

(۶) یہ قیام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت شان وجلالت کے لئے کیا جاتا ہے۔

(۷) مجلس میلاد مبارک کے قیام میں کسی قسم کی کوئی خرابی نہیں۔

پیارے بھائیو! ملاحظہ فرماؤ! یہ کھلا رد ہے یا تقریظ وتصدیق تائید مکر سے یہ کہ خدا کسی کو بے حیا نہ کرے۔ آمین۔

نمبر 28. لطمۂ شیر برنجدی زادۂ راندیر میں اچھی طرح دکھا دیا گیا ہے کہ گنگوہی جی نے یقیناً اللہ عزوجل کو جھوٹا لکھا اور اس کے جھوٹ بولنے کا فتویٰ دیا۔ دربھنگی جی کی عبارت بھی دکھا دی تھی کہ وہ بھی یہی مانتے ہیں کہ خدا معاذ اللہ جھوٹا ہے اس وقت گنگوہی وانبہٹی کی براہین قاطعہ لیجئے۔ دارالاشاعت کراچی صفحہ 6 پر لکھتے ہیں۔

امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں۔

چنانچہ درمختار میں ہے۔

هَلْ يَجُوزُ الْخُلْفُ فِي الْوَعِيْدِ فَظَاهِرُ مَافِي الْمَوَاقِفِ وَالْمَقَاصِدِ اَنَّ الْاَشَاعِرَةَ قَائِلُوْنَ بِجَوَازِهِ لِاَنَّهُ لَا يُعَدُّ نَقْصًا بَلْ جُوْدًا وَّكَرَمًا

ہاں انبہٹی جی ہم سے اس عبارت کا مطلب سنو!

کسی جرم پر اس کی سزا مقرر کرنا اس کو وعید کہتے ہیں خلف وعید اس سزا کے معاف کر دینے کا نام ہے۔

کوئی عقلمند آدمی خُلفِ وعید کو کذب یعنی جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔

کذب عیب ہے اور خلف وعید کرم ہے عرب میں ایک مثل مشہور ہے۔

الکریم اذا وعد وفا واذا اوعد عفا

ترجمہ: کریم جب کسی بات کا وعدہ کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے اور جب کوئی سزا مقرر کرتا ہے تو اسے معاف کر دیتا ہے۔

تو معلوم ہوا کہ خلف وعید جھوٹ نہیں بلکہ عفو ومغفرت ہے اب بھی نہ سمجھے ہو تو مثال سے سمجھاؤں۔

ایک بادشاہ اعلان کر دے کہ جو شخص سرکاری ٹیکس نہ ادا کرے گا اُسے سال بھر کی سزا ہوگی پھر ایک شخص ایسا ہی حاضر ہو جس نے ٹیکس نہ ادا کیا ہو بادشاہ اس پر ترس کھا کر اُسے چھوڑ دے اور سزا نہ دے تو کیا اُس بادشاہ کو جھوٹا کہا جائے گا کیا اس کا قانون جھوٹا ہو جائے گا ہرگز نہیں بادشاہ بھی سچا اُس کا قانون بھی سچا اور اس چھوڑ دینے کو عیب نہیں کہیں گے بلکہ مہربانی اور کرم اور بخشش بولیں گے بادشاہ کو جھوٹا نہیں کہیں گے بلکہ اُسے رحمدل مہربان کریم کہا جائے گا۔

اب سنو ردالمختار کی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ خُلفِ وعید ہوسکتا ہے تو مواقف اور مقاصد کی عبارتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اشاعرہ اس بات کے قائل ہیں کہ خلف اللہ تعالیٰ کی وعید میں ہوسکتا ہے اور دلیل یہ ہے کہ وعید کا خلاف کوئی نقصان نہیں بلکہ جود و کرم یعنی بخشش اور مہربانی ہے تو معلوم ہوا کہ اشاعرہ ضرور وعید الٰہی میں خلف ممکن مانتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا کذب ممکن نہیں مانتے کیونکہ کذب اور جھوٹ نقصان اور عیب ہے اور اشاعرہ صاف کہہ رہے ہیں کہ خلف وعید کوئی نقصان نہیں بلکہ جود وکرم ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اشاعرہ خلف وعید کو کذب ہی نہیں مانتے مگر گنگوہی وانبہٹی نے اس عبارت سے امکان کذب یعنی اپنے خدا کا جھوٹ ممکن ہوتا ثابت کیا ہے۔

اور ظاہر ہے کہ اس عبارت میں کہیں کذب کا لفظ نہیں تو ضرور ہے کہ گنگوہی

وانبہٹی خلف وعید ہی کو کذب مانتے ہیں۔

اور یہ بھی اسی عبارت میں ہے کہ خلف وعید جودوکرم ہے اور اللہ تعالیٰ کا جودو کرم صرف ممکن ہی نہیں بلکہ یقیناً واقع ہے تو اب یہاں چند مقدمے ہیں۔ گنگوہی وانبہٹی کے نزدیک خلف وعید کذب ہے اور خلف وعید جودوکرم ہے اور جودوکرم ضرور واقع ہے تو ثابت ہوا کہ گنگوہی وانبہٹی کے دھرم میں اُن کا خدا یقیناً جھوٹا ہے اُس کا جھوٹ صرف ممکن ہی نہیں بلکہ واقع ہے اسی براہین قاطعہ کے صفحہ 7 پر لکھا۔

کہ امکان کذب کہ خلف وعید کی فرع ہے جو قدما (یعنی اگلے اماموں) میں مختلف فیہ ہوچکا ہے۔ اُس پر (مصنف انوار ساطعہ) طعن کرتا ہے۔

پیارے مسلمانو! دیکھو اس عبارت کا مطلب بھی وہی ہوا کہ خلف وعید کے لئے کذب لازم ہے یعنی گنگوہی وانبہٹی کے نزدیک بغیر کذب کے خلف وعید واقع نہیں ہو سکتا اور ابھی سُن چکے کہ خلف وعید یقیناً واقع ہے تو گنگوہی وانبہٹی دھرم میں اگلے زمانہ کے اماموں میں اختلاف ہو چکا ہے کہ خدا سچا ہے یا جھوٹا کسی نے کہا خدا سچا ہے کسی نے کہا جھوٹا ہے اور اس مسئلہ پر طعن کرنے والا اگلے اماموں پر طعن کرنے والا ہے سراسر وہی مضمون ہے جو گنگوہی فتوے میں ہے پھر نہیں معلوم ع نمودار چیزیں چھپانے سے حاصل کیا ہے۔

خیر اب انبہٹی جی کی دجالی کذابی ملاحظہ ہو۔ المہند میں تیئسواں سوال گڑھا۔

کیا گنگوہی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے یا یہ اُن پر بہتان ہے اور اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب کہتا ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے پھر اس کا جواب لکھا۔

گنگوہی کی طرف مبتدعین نے جو یہ منسوب کیا ہے یہ بالکل آپ پر جھوٹ

بولا گیا ہے اور منجملہ انہیں جھوٹ بہتانوں کے ہے جن کی بندش جھوٹے دجالوں نے کی ہے پس خدا اُن کو ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں جناب گنگوہی اس زندقہ والحاد سے بری ہیں اور اُن کی تکذیب خود وہ فتویٰ کر رہا ہے جو فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ 254 پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔

اس کے بعد وہ فتویٰ نقل کیا ہے جس کی بحث ہم رسالہ لطمۂ شیر برنجدی زادۂ راندیر میں کر چکے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے:

(۱) انبہٹی جی نے گنگوہی فتویٰ نہیں پیش کیا۔

(۲) اس بات کو بالکل جھوٹ کہا۔

(۳) اُسے بہتان بتایا۔

(۴) خود براہین قاطعہ کی عبارت بھی نہیں پیش کی جس سے وہی مضمون ثابت ہوتا ہے۔

(۵) مرتضٰی حسن دربھنگی کی اسکات المعتدی کی عبارت جسے ہم لطمۂ شیر برنجدی زادۂ راندیر میں پیش کر چکے اُسے بھی نہیں پیش کیا۔

(۶) بلکہ جو مضمون اُس فتوائے گنگوہی اور اسکات المعتدی میں ہے جو خود براہین قاطعہ سے ثابت ہوتا ہے۔ اُس پر عقیدہ رکھنے والے بلکہ ویسا کہنے والے پر زندیق۔

(۷) ملحد ہونے کا فتویٰ دیا۔

پیارے بھولے مسلمانو! ذرا اپنی اپنی مسلمانی کو ان دجالوں کے حلقہ فریب میں پھنس جانے سے بچاؤ۔

دیکھو! تمہاری مسلمانی کو جڑ سے صاف کر دینے کیلئے کیسی کذابیاں کی جا رہی ہیں۔

اس کے بعد انبہٹی جی فرماتے ہیں یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اُس کے پاس مولانا کے فتوے کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا (گنگوہی) پر

بہتان باندھنے کو یہ جعل ہے جس کو گڑھ کر اپنے پاس رکھا لیا ہے اور ایسے جھوٹ اور جعل اُسے آسان ہیں کیونکہ وہ اس میں استاذوں کا استاذ ہے اور زمانہ کے لوگ اُس کے چیلے کیوں کر تحریف وتلبیس ودجل ومکر کی اُس کی عادت ہے اکثر مہریں بنالیتا ہے مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں۔ اس لئے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائے ہوئے ہے علمائے امت کو کافر کہتا رہتا ہے جس طرح کہ محمد (بن) عبدالوہاب کے چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے خدا اُس کو بھی انہیں کی طرح رسوا کرے۔

پیارے مسلمانو! ملاحظہ فرماؤ یہ دیوبندی دھرم کے ایک پیشوا کا مہذب کلام ہے یہ انبیٹھی جی کی تہذیب ہے وہ سوال کا جواب نہیں دے سکتے جب تک حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو تین گالیاں نہ دے لیں اور وہ جوش تعصب میں اہل سنت کے امام کو گالیاں دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں اس ناپاک عبارت کو دیکھئے ایک ایک فقرہ میں دو دو تین تین اور چار چار گالیاں بھری ہوئی ہیں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بغیر گالیاں دیئے ہوئے انبیٹھی جی جواب نہیں دے سکتے تھے مگر اُن کے دھرم کی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا جواب صاف ہے جس گروہ کا دن رات کا شغل ہی ہو کہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دی جائیں وہ اگر امام اہل سنت مجدد دین وملت حضور پُر نور مرشدِ برحق سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دے تو کیا جائے شکایت ہے گالیاں بکنا دیوبندیوں کے لئے نمک سلیمانی ہے کہ جب تک وہ اہلسنت کے پیشواؤں کو گالیاں نہ دیتے ہوں گے۔ ان کا کھانا بھی ہضم نہ ہوتا ہوگا آخر ابلیس کی فرزندی دجال کی قائم مقامی ابوجہل کی نیابت کچھ آسان ہے یہ تو دیوبندیوں ہی کا جگر گردہ ہے کہ ان سب کی غلامی پورے طور پر بجالاتے ہیں۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝ (سورۃ ابراہیم آیت: 42)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہرگز اللہ کو بےخبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے انہیں ڈھیل دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لئے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔

نمبر 29. اس عبارت میں انبیٹھی جی نے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت جو گالیاں بکی ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) بہتان باندھنے والا۔ (۲) جعل گڑھنے والا۔
(۳) ایسے جھوٹ (۴) اور جعل اُسے آسان ہیں
(۵) وہ جھوٹوں (۶) جعل گڑھنے والوں کے استاذوں کا استاذ ہے
(۷) زمانہ کے جھوٹ۔ (۸) جعل گڑھنے والے اُس کے چیلے ہیں۔
(۹) محرف (۱۰) ملبس (۱۱) دجال (۱۲) مکار
(۱۳) جھوٹی مہریں بنانے والا (۱۴) مرزا قادیانی کے برابر
(۱۵) علمائے امت کو کافر کہنے والا (۱۶) محمد بن عبدالوہاب نجدی کے چیلوں کی طرح مسلمانوں کو کافر کہنے والا۔ (۱۷) خدا اس کو رسوا کرے

ملاحظہ فرمایئے: سترہ گالیاں ہیں جو اسی عبارت میں انبیٹھی نے دی ہیں کوئی انبیٹھی جی سے پوچھے کہ جس گنگوہی فتوے کے نام سے آپ کو اس قدر غصہ آیا ہے اس کی وجہ سے آپ نے اس قدر گالیاں بک ڈالی ہیں اُس فتوے کے جعلی ہونے کا ثبوت آپ نے کیا پیش کیا تو صاف کھل جائے گا کہ گالیوں کے سوا انبیٹھی جی کے پاس کچھ جواب نہ تھا وہ گالیاں دینے پر مجبور تھے کیونکہ اُن کے پاس گنگوہی فتوے کے جعلی ہونے کا کوئی ثبوت نہ تھا اور اُن کا مقصود المہند میں صرف یہی تھا کہ حرمین شریفین کے علمائے کرام کو دھوکے دیئے جائیں اگر گنگوہی فتوے کے جعلی ہونے کے ثبوت میں کوئی دلیل پیش کرنے کے بدلے گالیاں بھی نہ بکتے تو مکاری پوری نہ ہوتی۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الدَّجَّالِيْنَ.

نمبر 30. دیوبندی دھرم کے ایک بڑے پرچارک محمود حسن دیوبندی اپنی کتاب جہد المقل مطبوع بلالی پریس ساڈھورہ کے صفحہ 3 پر امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی یکروزی (یک روزہ ص 17 فاروقی کتب خانہ ملتان) کی عبارت نقل کرتے ہیں۔

اگر مراداز محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست پس لا تسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد۔

یعنی اگر محال سے مراد محال بالذات ہے جو قدرت خداوندی میں داخل نہیں ہے تو ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ بولنا محال بالذات ہے جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ خدا کا جھوٹ بولنا ضرور ممکن بالذات ہے۔

پھر لکھتے ہیں۔

والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد

یعنی اگر خدا کا جھوٹ بولنا ممکن نہ ہو تو لازم آئے گا کہ انسان کی قدرت خدا کی قدرت سے زیادہ ہو جائے کیونکہ انسان کا جھوٹ بولنا ممکن ہے خدا اگر جھوٹ نہ بول سکے تو بندہ کی قدرت خدا کی قدرت سے بڑھ جائے گی۔

اس ناپاک عبارت کا رد کامل تو سُبحٰنَ السُّبُّوح شریف میں ملاحظہ ہو۔

یہاں اس عبارت کے لکھنے سے صرف اتنا مقصود کہ وہابیوں دیوبندیوں کے دھرم میں خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ اس کا جھوٹ بولنا ممکن ہے اور اس سے پہلے براہین گنگوہی وانبہٹی کی عبارت گزری اس میں بھی خدا کے جھوٹ بولنے کو ممکن لکھا ہے۔

اب انبہٹی جی کی عیاری ملاحظہ ہو۔

المہند میں چوبیسواں سوال گڑھا۔

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کلام مین وقوع کذب ممکن ہے یا کیا بات ہے وہابی دھرم کے مطابق تو اس کا جواب یہی تھا کہ ہاں بے شک ہم اور ہمارے

بڑے سب اس کا یقین رکھتے ہیں کہ بے شک خدا کے کلام میں جھوٹ ممکن ہے۔ دیکھو ہمارے دھرم گرو اسمٰعیل دہلوی کی یکروزی اور ہماری براہین قاطعہ مگر انبہٹی جی نے اس کا جواب یوں لکھا۔

کہ ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے اُس کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں۔ اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم بھی کرے وہ کافر ملحد زندیق ہے کہ اُس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔

دیکھئے: انبہٹی نے: (۱) براہین قاطعہ (۲) یکروزی کسی کی عبارت نہیں پیش کی اپنا عقیدہ اُن کتابوں کے خلاف بتایا (۳) بلکہ براہین ویکروزی وجہد المقل کی عبارتوں پر کفر (۴) ملحد (۵) زندیق ہونے کا فتویٰ دیا (۶) صاف کہا کہ اُس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں اور اس میں انبہٹی جی بے چارے مجبور ہیں کفر کو اسلام بنانا ایسا ہی مشکل کام ہے جس میں مکروفریب جھوٹ، دغا دجالی، کذابی کے بغیر کام چل ہی نہیں سکتا۔

فلعنة الله علی الکفرین

نمبر 31. المہند میں پچیسواں سوال گڑھا۔

کیا تم نے اپنی کسی تصنیف میں اشاعرہ کی طرف امکانِ کذب منسوب کیا ہے اور اگر کیا ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب پر تمہارے پاس معتبر علماء کی کیا سند ہے واقعی امر ہمیں بتاؤ۔

پھر اس کے جواب میں لکھا۔

اگر وعدہ خبر وغیرہ کا خلافِ قدرت ماننے سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا

جائے تو وہ بھی تو بالذات محال نہیں بلکہ سفلہ اور ظلم کی طرح ذاتاً مقدور اور عقلاً و شرعاً ممتنع ہے۔

اس عبارت کا بھی وہی صاف مطلب ہوا کہ وہابی دھرم میں خدا جھوٹ بھی بول سکتا ہے، بے عقلی کی باتیں بھی کر سکتا ہے مگر کرے گا نہیں یہ سب ناپاکیاں خدا کے لئے ممکن ہیں مگر واقع نہیں ہوں گی۔

یہاں تو ناظرین تعجب کریں گے کہ اس سوال میں تو انبہٹی جی نے علمائے حرمین کے سامنے اپنا دھرم صاف صاف ظاہر کر دیا مگر نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ علمائے حرمین شریفین کے سامنے جب یہ رسالہ پیش کیا گیا تھا اُس وقت یہ جواب اس طرح نہیں لکھا تھا جب وہاں سے بکمال دجالی و کذابی چند مہریں حاصل کر لیں تو ہندوستان میں آ کر اُس کی عبارت کو اس طرح بدل کر چھاپ دیا۔

میں بعونہٖ تعالیٰ یہ بات بغیر ثبوت کے نہیں کہتا۔ میرے پاس بحمدہٖ تعالیٰ اس کے روشن ثبوت ہیں۔ جن کے سننے کے بعد ہر باانصاف میرے اس قول کی تصدیق پر مجبور ہوگا۔

پہلا ثبوت: یہ ہے کہ انبہٹی جی ابھی چوبیسویں سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ کے کلام میں وقوع کذب ممکن ماننے والے کو کافر ملحد زندیق لکھ چکے ہیں اور اس کی وجہ صرف علمائے حرمین شریفین کا خوف اور اُن کا رعب تھا۔

پھر یہ بات کس طرح سمجھ میں آ سکتی ہے کہ جس بات کو ابھی ابھی کفر و الحاد و زندقہ کہہ چکے ہیں اُسی کا خود اقرار کر لیں اگر یہی عبارت اصل جواب میں ہوتی تو کیا علمائے حرمین شریفین نہ فرماتے کہ تو کیسا بے وقوف ہے جس بات کو کفر و الحاد و زندقہ کہتا ہے اُسی کا خود اقرار کرتا ہے اور اپنے منہ خود ہی کافر ملحد زندیق بنتا ہے۔

تو ثابت ہوا کہ یہ عبارت ہرگز اصل رسالہ میں نہ تھی بعد میں بڑھائی گئی ہے۔

دوسرا ثبوت: یہ ہے کہ المہند کے آخر میں مفتی برزنجی کے رسالہ کا خلاصہ لکھا اُس میں یہ عبارت موجود ہے۔

خلاصہ ان جوابات کا جن کو شیخ خلیل احمد نے ذکر کیا ہے مذکورۂ علمائے کرام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی میں اللہ تعالیٰ کے وعد اور وعید اور سچی خبر کا خلاف کرنا حق تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے جو اُن سے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف کا وقوع ہرگز نہ ہوگا۔

دیکھئے! برزنجی صاحب انبہٹی جی کے کلام کا خلاصہ نقل کر رہے ہیں اُس میں کہیں امکان کذب کا نام نہیں صرف خلفِ وعد و خلف وعید خلف خبر کا ذکر ہے اور ان تینوں باتوں کو بالذات ممکن اور محال بالغیر لکھا ہے۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ جس بات کا خدا نے وعدہ فرمالیا یا جس امر کی خدا نے خبر دی اُس کے خلاف کرنا بالذات تو ممکن ہے مگر ایسا ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ اگر اُس کے خلاف ہو تو خدا کے کلام کا جھوٹا ہونا لازم آئے گا اور جھوٹ بولنا خدا کے لئے محال بالذات ہے اس لئے خدا کے وعدہ اور اس کی خبر کے خلاف بھی نہیں ہو سکتا۔

جس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر وعدہ اور خبر پر نظر نہ کی جائے تو اس کا خلاف بھی ممکن ہے اپنی ذات میں محال نہیں ہاں محال بالغیر ہے یعنی اگر ایسا واقع ہو جائے تو اس کے سوا ایک اور بات ماننی پڑے گی یعنی خدا کے وعدہ اور خبر کا جھوٹا ہونا لازم آئے گا اور یہ محال بالذات ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ انبہٹی جی نے ہرگز اصل رسالہ میں کذب باری کو ممکن نہیں لکھا تھا ورنہ علامہ برزنجی ضرور اس کا ذکر کرتے یہ عبارت انبہٹی جی نے بعد بڑھائی ہے۔

تیسرا ثبوت: یہ ہے کہ یہی مفتی برزنجی اپنی اسی تحریر میں نصیحت کرتے ہیں کہ اگرچہ

خلفِ وعدہ و خلفِ وعید و خلفِ خبر تینوں ممکن بالذات اور محال بالغیر ہیں مگر اس مسئلہ کو عوام تو عوام خواص بھی نہیں سمجھیں گے۔

وہ لکھتے ہیں: اس لئے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبر اور وعید کے خلاف کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے اور واقعی اس سے لازم آیا اُس کلامِ لفظی میں جو اللہ کی جانب منسوب ہے کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اس کو پھیرا اس کے تمام لوگوں میں تو عوام کے ذہن فوراً اسی طرف جائیں گے کہ یہ لوگ کلامِ خداوندی میں کذب کے جواز کے قائل ہیں پس یا تو جس طرح ان کی سمجھ میں آیا ہے اُسی کو قبول کر کے مان لیں گے پس کفر والحاد میں پڑیں گے اور یا اس کو قبول نہ کریں گے اور پوری طرح انکار کریں گے اور اس کے قائل پر طعن و تشنیع کریں گے اور ان کو کفر والحاد کی طرف نسبت کریں گے اور یہ دونوں باتیں دین میں فسادِ عظیم ہیں۔

دیکھئے: اس عبارت سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ برزنجی صاحب امکان کذب کو کفر والحاد کہتے ہیں۔

تو اگر انبہٹی جی نے اصل المہند میں امکان کذب کا اقرار لکھا ہوتا تو برزنجی صاحب کیا فوراً فتویٰ نہ دیتے کہ خود اللہ عزوجل کے جھوٹ بولنے کو ممکن کہہ رہا ہے تو خود کافر و ملحد ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ عبارت اصل رسالہ میں نہیں تھی بعد میں بڑھائی گئی ہے۔

چوتھا ثبوت: یہ ہے کہ اسی المہند میں شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تقریظ چھپائی اُس میں یہ عبارت ہے۔

جب یہ مسئلہ اشاعرہ اور ماتریدیہ کے درمیان دائر ہے تو مذہب حق ہوا۔

اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہوا کہ پچیسویں جواب میں انبہٹی نے جس مسئلہ پر بحث کی ہے وہ اشاعرہ و ماتریدیہ کے درمیان مختلف فیہ ہے اشاعرہ اُسے ممکن

کہتے ہیں اور ماتریدیہ اُسے محال مانتے ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اشاعرہ و ماتریدیہ کا کس مسئلہ میں اختلاف ہے کذب کے ممکن و محال ہونے میں یا خلفِ وعید کے ممکن و محال ہونے میں تو یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ اللہ عزوجل کا معاذ اللہ جھوٹ بولنا اشاعرہ و ماتریدیہ دونوں کے نزدیک بالاتفاق محال ہے۔

ہاں خلفِ وعید کو اشاعرہ ممکن کہتے ہیں اور ماتریدیہ اسے بھی محال مانتے ہیں۔ جس مواقف میں ہے۔

لَایُعَدُّ الْخُلْفُ فِی الْوَعِیْدِ نَقْصًا۔

ترجمہ: خلف وعید کوئی عیب نہیں گنا جاتا۔

اُسی مواقف میں ہے۔

اِنَّهٗ تَعَالٰی یَمْتَنِعُ عَلَیْهِ الْکِذْبُ اِتِّفَاقًا .

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا اشاعرہ و ماتریدیہ سب کے نزدیک بالاتفاق محال ہے۔

جس شرح طوالع میں ہے۔

اَلْخُلْفُ فِی الْوَعِیْدِ حَسَنٌ۔

ترجمہ: خلف وعید عیب نہیں بلکہ خوبی ہے۔

اسی میں ہے۔

اَلْکِذْبُ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مُحَالٌ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے (جس طرح) علامہ جلال الدین دوانی نے شرح عقائد میں لکھا۔

ذَهَبَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اِلٰی اَنَّ الْخُلْفَ فِی الْوَعِیْدِ جَائِزٌ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی لَا فِی الْوَعْدِ وَبِهٰذَا وَرَدَتِ السُّنَّةُ

ترجمہ: بعض علما اس طرف گئے کہ وعید میں خلف اللہ پر جائز ہے وعدہ میں نہیں۔

اور یہی مضمون حدیث میں آیا۔

وہی علامہ جلال فرما چکے۔

اَلْکِذْبُ عَلَیْہِ تعالیٰ مُحَالٌ لَاتَشْمَلُہُ الْقُدْرَۃُ

اللہ تعالیٰ کا کذب محال ہے قدرتِ الٰہی میں داخل نہیں۔

جس (طرح) شرح مقاصد میں ہے۔

اِنَّ الْمُتَاَخِرِیْنَ مِنْھُمْ یُجَوِّزُوْنَ اَلْخُلْفَ فِی الْوَعِیْدِ .

پچھلے زمانہ کے بعض علماء خلف وعید جائز مانتے ہیں اُسی شرح مقاصد میں ہے۔

اَلْکِذْبُ مُحَالٌ بِاَجْمَاعِ الْعُلْمَاءِ لِاَنَّ الْکِذْبَ نَقْصٌ بِاتِّفَاقِ الْعُقَلَاءِ وَھُوَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ مُحَالٌ۔

اللہ تعالیٰ کا معاذ اللہ جھوٹ بولنا تمام علماء کے اجماع سے محال ہے کیونکہ جھوٹ بولنا تمام عقلا کے نزدیک بالاتفاق عیب ہے اور اُس پاک بے عیب اللہ تعالیٰ پر ہر عیب محال ہے۔

عبارتیں تو اور بھی بہت سی ہیں مگر اتنی ہی عبارتوں سے ہر انصاف پسند جان لے گا کہ جو اشاعرہ خلف وعید کو جائز وممکن کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے کذب کو وہ بھی محال بتاتے ہیں۔

تو اشاعرہ وماتریدیہ کا اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ خلف وعید جائز ہے یا نہیں اور کذب الٰہی تو دونوں کے نزدیک بالاتفاق محال ہے۔

اب دیکھئے: شنقیطی صاحب کہتے ہیں:

.کہ انبہٹی جی کا مسئلہ اشاعرہ وماتریدیہ کے درمیان دائر ہے تو ثابت ہوا کہ .

اصل رسالہ میں انبہٹی جی نے خلف وعید کے ممکن ہونے کی بحث لکھی تھی اور یہاں آ کر

اُس کی عبارت بدل دی۔

پیارے مسلمانو! ملاحظہ فرماؤ دجالی کذابی اور کس کا نام ہے۔ قاعدہ ہے کہ آئینہ میں اپنی ہی صورت نظر آتی ہے خودتو دجالی کذابی تحریف تلبیس مکروفریب کرے اور حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں یہ ناپاک الفاظ اپنے گندے منہ سے نکالے۔ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ۔

نمبر 32. انبہٹی جی نے چھبیسواں سوال گڑھا۔

کیا کہتے ہو قادیانی کے بارے میں جو مسیح و نبی ہونے کا مدعی ہے کیونکہ تمہاری طرف لوگ نسبت کرتے ہیں کہ اُس سے محبت رکھتے اور اس کی تعریف کرتے ہو۔

پھر اُس کے جواب میں لکھا۔

جب اُس نے نبوت ومسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اُس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کر شائع بھی ہو چکا بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

میں کہتا ہوں یہ سب ٹھیک ہے بے شک دیوبندیوں نے مرزا قادیانی پر کفر کے فتوے دیئے اور وہ چھپ کر شائع بھی ہو گئے مگر اُس سے دیوبندیوں کا کفر کس طرح اُٹھ گیا۔

جیسے کفریات قادیانی نے بکے اُن سے زیادہ ناپاک کفریات خود دیوبندیوں نے بکے پھر دیوبندیہ کس منہ سے قادیانیوں کو کافر کہہ سکتے ہیں اور جس دلیل سے قادیانیوں کا کافر مرتد ہونا ثابت کریں گے اسی دلیل سے خود دیوبندیوں کا کافر مرتد ہونا ثابت ہو جائے گا۔

میں ایک بار بریلی شریف سے گجرات کو براہ اجمیر شریف آ رہا تھا۔ باندی کوئی کے اسٹیشن پر ایک قادیانی اور ایک دیوبندی بھی ریل میں سوار ہوئے ان دونوں میں باہم جو گفتگو ہوئی دلچسپی سے خالی نہیں تھی۔

اس لئے اپنی یاد کے موافق اُسے یہاں نقل کرتا ہوں۔

دیوبندی: (قادیانی سے) کیوں جناب! آپ کہاں جائیں گے۔

قادیانی: جناب! میں بھروچ کے ضلع میں کوئلے چونے وغیرہ کی تجارت کے لئے جایا کرتا ہوں وہیں جا رہا ہوں احمد آباد کچھ کام تھا اس لئے ادھر سے چلا آیا اور آپ کہاں تشریف لے جائیں گے۔

دیوبندی: جی میں راندیر ضلع سورت جا رہا ہوں تھانہ بھون حاضر ہوا تھا حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی صاحب سے مرید ہو کر آ رہا ہوں اور آپ کس کے مرید ہیں؟

قادیانی: جناب میں حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مرید ہوں۔

دیوبندی: استغفر اللہ! لاحول ولا قوۃ الا باللہ! معاذ اللہ!!!

قادیانی: کیوں جناب آپ کو اس قدر غصہ کیوں آ گیا؟ خیر تو ہے!

دیوبندی: آپ اُسی مرزا قادیانی کے مرید ہیں جو کافر مرتد تھا۔ پھر غصہ کی وجہ پوچھتے ہیں۔

قادیانی: جناب غصہ کی کوئی بات نہیں اگر کوئی کفر مرزا صاحب کا آپ کو معلوم ہو تو بتائیے۔

دیوبندی: آپ کے مرزا کا ایک کفر ہے۔ اجی اُس نے سینکڑوں کفریات بکے ہیں۔

قادیانی: میں پھر کہتا ہوں آپ غصہ کیوں فرماتے ہیں مرزا صاحب کا کوئی کفر بتائیے

دیوبندی: اب یہی دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے اپنے رسالہ دافع البلاء صفحہ 15 پر لکھا خدا ایسے شخص (یعنی عیسیٰ) کو کس طرح دوبارہ دنیا میں لا سکتا جس کے پہلے ہی فتنے نے دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔

دیکھئے اس عبارت میں مرزا نے اللہ تعالیٰ کو عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں لانے سے عاجز بتایا۔

قادیانی: اگر خدا کو عاجز بتانا کفر ہے تو آپ کے مولوی رشید احمد گنگوہی نے خدا کو جھوٹا لکھا۔

اگر مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے گنگوہی جی بھی کافر ہیں اور گر گنگوہی مسلمان ہیں تو مرزا صاحب بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی: (جواب سے عاجز رہ کر) اب یہی دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سخت توہینیں کی ہیں۔

قادیانی: اگر مرزا صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کی توہینیں کیں تو دیوبندیوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سخت گستاخیاں کیں۔

آپ کے گنگوہی جی نے براہین قاطعہ صفحہ 55 دار الاشاعت کراچی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو شیطان کے علم سے کم لکھا آپ کے پیر تھانوی جی نے حفظ الایمان صفحہ 13 قدیمی کتب خانہ کراچی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو بچوں پاگلوں جانوروں اور چارپاؤں کے مثل لکھا اور اس کے سوا بھی بہت عبارتیں ہیں۔

اگر عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کفر ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین بھی کفر ہے۔

اگر مرزا صاحب کافر ہیں تو گنگوہی وانبہٹی تھانوی صاحبان بھی ضرور کافر ہیں اور اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔

دیوبندی: آپ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں کیا مرزا نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کیا کیا ایسا شخص کافر نہیں۔

قادیانی: اجی جناب! مرزا صاحب نے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کیا بلکہ اس

کے ایک عجیب وغریب معنی بتائے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں خاتم النبیین کے معنی لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ سب سے پچھلے نبی صرف یہی معنی لینا صحیح نہیں بلکہ خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کی مُہر مُہر کی وجہ سے فرمان شاہی کا اعتبار ہوتا ہے اور جس فرمان پر مہر شاہی نہ ہو اُس کا اعتبار نہیں کیا جاتا تو خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بالذات نبی ہیں یعنی حضور کو خود اللہ نے بغیر کسی کے واسطہ اور وسیلہ کے نبوت عطا فرمائی ہے اور حضور کے سوا اور جتنے نبی ہوں گے سب کو حضور کے طفیل سے نبوت ملے گی تو اور سب نبی بالعرض نبی ہوں گے تو اب جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ مجھ کو بغیر حضور کے واسطہ کے نبوت ملی ہے وہ جھوٹا ہے اور جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں حضور کا غلام ہوں مجھ کو حضور کے طفیل سے نبوت ملی ہے تو وہ سچا ہے۔

خاتم النبیین کے اگر یہ معنی لئے جائیں جو مرزا صاحب نے بیان فرمائے تو حضور کا خاتم النبیین ہونا صرف انبیائے سابقین کے اعتبار سے خاص نہ ہوگا بلکہ اگر حضور کے زمانہ میں بھی بلکہ حضور کے بعد بھی ایک نہیں لاکھوں نبی پیدا ہوں تو پھر بھی حضور کا خاتم النبیین ہونا ویسا ہی باقی رہتا ہے اور حضور اگلے پچھلے تمام نبیوں کے خاتم یعنی مہر ہوں گے۔

یہ وہی مضمون ہے جو دیوبندی گروہ کے نانوتوی جی نے اپنی تحذیر الناس کے صفحہ 65 وصفحہ 85، ادارہ العزیز گوجرانوالہ پر بیان کیا۔

اگر اس وجہ سے مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے نانوتوی جی بھی کافر ہیں اور اگر یہ مسلمان ہیں تو وہ بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی: آپ فضول بات بڑھاتے ہیں بھلا بتایئے کیا مرزا قادیانی اپنی بیوی کو ام المومنین نہیں لکھتا تھا۔ کیا یہ اس کا کفر نہیں؟

قادیانی: جناب مرزا صاحب نے تو اپنی زوجہ کو ام المومنین لکھا۔

مگر آپ کے پیر تھانوی صاحب نے تو معاذ اللہ ام المومنین سے اپنی بیوی کی تعبیر دی۔ چنانچہ الامداد صفر 1325ھ میں ہے۔

ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (یعنی اشرف علی) کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے کہا میرا ذہن فوراً اُس طرف منتقل ہوا (کہ کمسن عورت ملے گی) اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں۔ وہی قصہ یہاں ہے۔

دیکھئے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آنے کا خواب گڑھا اور کمسن عورت ملنا اس کی تعبیر بیان کیا گیا۔

اگر اس وجہ سے مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے پیر تھانوی صاحب بھی کافر ہیں اور اگر یہ مسلمان ہیں تو وہ بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی: آپ فضول ضد کئے جاتے ہیں بھلا بتایئے کیا مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو اپنی کتاب ازالۂ اوہام کے صفحہ 151 سے صفحہ 163 تک مسمریزم اور لہو ولعب وغیرہ نہیں بتایا۔

کیا ایسا کہنے والا بھی کافر نہیں ہوگا۔ آپ اُسے کافر نہ کہیں مگر میں تو اُسے دس بار کافر کہوں گا۔

قادیانی: یہ تو آپ کو اختیار ہے آپ جسے چاہیں سو مرتبہ کافر کہیں مگر مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آپ کے دیوبندی گروہ کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے رسالہ منصب امامت صفحہ 32,31 پر لکھا۔

بسیار چیز است کہ ظہور آن از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمردن می شود

حالانکہ امثال ہماں افعال بلکہ اقوی واکمل ازاں از ارباب سحر واصحاب طلسم ممکن الوقوع باشد (منقول از حصہ سوم فتاوی گنگوہیہ صفحہ 23) یعنی بہت سی چیزیں جن کا اللہ کے مقبولوں سے ظاہر ہونا معجزہ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ ویسے ان سے زیادہ قوی اُن سے بڑھ کر کامل باتیں تو جادوگر اور طلسمات والے دکھا سکتے ہیں۔ خرق عادت میں معجزہ اور کرامات دونوں داخل ہیں مگر کرامت کو تو آپ لوگ کیا مانیں گے اس لئے میں نے صرف معجزہ ہی پر بحث کی۔

اب فرمایئے اگر مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو مسمر یزم کہہ کر کافر ہو گئے تو آپ کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی جادو اور شعبدہ کو معجزہ سے زیادہ قوی اور کامل بتا کر کافر ہو گئے۔

اور اگر یہ کافر نہیں تو وہ کس طرح کافر ہوں گے۔

دیوبندی: آپ خواہ مخواہ اپنی ضد کو پال رہے ہیں کیا مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر نہیں۔

قادیانی: (مسکرا کر) دیکھئے آپ ہر ایک بات سے گریز فرما رہے ہیں مگر میں برابر آپ کے پیچھے لگا ہوا ہوں اور میں آپ کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔

اچھا سنئے الامداد صفر 1339ھ میں ایک شخص کا خواب چھپا ہے کہ وہ خواب میں لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے جب جاگتا ہے تو اللھم صلی علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی پڑھتا ہے۔ اور دن بھر اُسے یہی خیال رہتا ہے اور جھوٹا بہانہ کرتا ہے کہ میری زبان میرے اختیار میں نہیں تھی وہ اپنا یہ واقعہ آپ کے پیر تھانویں صاحب کو لکھتا ہے۔

تھانوی صاحب اسے جواب دیتے ہیں کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

اگر تھانوی صاحب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے کو کفر جانتے تو صاف جواب دیتے کہ تو کافر ہو گیا تو نے دن بھر مجھے نبی جپا تو اسلام سے نکل گیا تو نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اگر بیوی رکھتا ہے تو وہ تیرے نکاح سے نکل گئی اس سے دوبارہ نکاح کر ورنہ جماع زنا ہوگا اور اولاد حرامی اور زبان کی بے اختیاری کا بہانہ جھوٹا ہے دن بھر جاگتے میں ہوش کے ساتھ مجھے نبی کہتا رہا اور پھر کہتا ہے میری زبان میرے اختیار میں نہیں تھی۔ ایسی بے اختیاری نہ دیکھی نہ سُنی گویا زبان تیرے منہ میں ایک علیحدہ جانور تھی تو تو چاہتا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نبی کہے مگر تیری زبان کہتی تھی میں تو نہیں مانتی میں تو اشرف علی کو نبی کہوں گی مگر آپ کے پیر صاحب نے یہ کچھ نہ کہا بلکہ اُسے تسلی دی۔

کہ اس طرح پیر کے متبع سنت ہونے کی تسلی ہوتی ہے اور پھر اُسے اُس رسالہ میں چھاپا گیا۔

جس کا مقصود امتِ محمدیہ کے عقائد واخلاق ومعاشرت کی اصلاح بتایا گیا ہے جس سے صاف معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب ہرگز دعوائے نبوت کو کفر نہیں جانتے ہیں بلکہ چھاپ کر شائع کرنے سے تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ سب مریدوں کو دعوت دی گئی ہے کہ پیر کے متبع سنت ہونے کی تسلی اس طرح ہوتی ہے کہ اُسے نبی ورسول کہا جائے لہٰذا جس مرید کو میرے متبع سنت ہونے کی تسلی منظور ہو تو وہ اسی طریقہ پر عمل کرے اور متبع سنت ہونا نبوت کے کچھ مخالف نہیں۔

ہمارے مرزا صاحب خود فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا اتباع کرنے کے صدقہ میں نبوت عطا فرمائی گئی ہے بلکہ کامل اتباع سنت تو یہی ہے کہ جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نبی ورسول ہو کر امت کو ہدایت فرمائی ہے اُسی طرح حضور کا غلام بھی حضور کے طفیل سے نبوت پا کر مخلوق کو ہدایت کرے۔

تو تھانوی صاحب نے جو اپنے آپ کو متبع سنت کہا اس کا مطلب یہی ہوا کہ مجھ کو حضور کی غلامی اور حضور کی سنت کے کامل اتباع کے صدقہ میں نبوت ملی ہے۔

اگر مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو تھانوی صاحب نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔

اگر مرزا صاحب اس وجہ سے کافر ہیں تو آپ کے پیر تھانوی صاحب بھی اس وجہ سے کافر ہوں گے۔

اگر ان کو آپ مسلمان مانتے ہیں تو انہیں بھی مسلمان ماننا پڑے گا۔

دیوبندی: جناب! میں کس قدر تھوڑا بولتا ہوں اور آپ فضول باتوں میں وقت گزار دیتے ہیں۔

سنیئے جناب! تمام علمائے دیوبند نے مرزا صاحب پر کافر مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے پھر ہم مرزا کو کیوں کر کافر نہ کہیں۔

قادیانی: جناب غور فرمائیے یہ میری بات کا جواب نہیں ہوا میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ علمائے بریلی نے علمائے دیوبند پر کافر مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

دیوبندی: اجی حضرت! آپ میرا مطلب نہیں سمجھے مطلب یہ ہے کہ مرزا کے کافر مرتد ہونے پر علمائے بریلی و علمائے دیوبند سب نے کفر کا فتویٰ دیا ہے اور مرزا کو دونوں گروہ کافر مرتد جانتے ہیں کہیئے اب تو آپ کی سمجھ میں آیا۔

قادیانی: میں اب بھی آپ کا مطلب سمجھنے سے عاجز ہوں۔

سنیئے، علمائے دیوبند کو تمام قادیانی اور تمام علمائے بریلی سب کافر کہتے ہیں، قادیانی صاحبان دیوبندیوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ وہ مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان نہیں لاتے اور علمائے بریلی دیوبندیوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ اُن کے نزدیک دیوبندی صاحبان اللہ ورسول کی توہینیں اور گستاخیاں کرتے ہیں۔

تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ جس فریق کے کافر مرتد ہونے پر دو گروہ متفق ہوں وہ ضرور کافر ہے تو آپ اپنا اور تمام دیوبندی صاحبوں کا کافر مرتد ہونا تسلیم کیجئے۔

دیوبندی: آپ کسی طرح مانتے ہی نہیں سنیئے مکہ معظمہ و مدینہ، طیبہ کے تمام علمائے کرام نے بھی مرزا اور اس کے ماننے والوں پر کافر مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

قادیانی: مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے جن علماء نے ہم پر اور ہمارے مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ دیا ہے انہیں علماء نے آپ تمام دیوبندی صاحبوں پر اور آپ کے پیشواؤں رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی خلیل احمد انبہٹی اشرف علی تھانوی صاحبان پر کافر مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

اگر آپ اُسے مانتے ہیں تو اسے بھی مانئے اور اگر یہ فتویٰ آپ کے نزدیک غلط ہے تو اُس فتوے کے صحیح ہونے کا ثبوت کیا ہے۔

یہاں تک گفتگو پہنچی تھی دیوبندی صاحب بالکل عاجز ہو چکے تھے قادیانی صاحب نے جو معلوم ہوتا ہے پہلے خود دیوبندی ہوں گے کیونکہ وہ دیوبندی عقائد سے پورے واقف تھے الزامی جوابوں سے دیوبندی صاحب کو بالکل مبہوت کر دیا تھا اب دیوبندی صاحب مجبوراً سخت کلامی دشنام بازی پر آمادہ ہو گئے اور قریب تھا کہ چلتی ریل میں فساد ہو جائے یہ حالت دیکھ کر فقیر سے نہ رہا گیا اور فقیر نے یہ کہہ کہ دونوں کو آپس میں لڑنے سے باز رکھا۔

فقیر: آپ دونوں صاحبان آپس میں کیوں لڑتے ہیں میرے نزدیک آپ دونوں صاحبان اس بات میں سچے ہیں۔

دیوبندی: (غصہ میں آکر) میں تو ضرور سچا ہوں مگر آپ نے اس قادیانی مردود کو کس طرح سچا کہہ دیا۔ آپ بھی قادیانی معلوم ہوتے ہین۔

قادیانی: آپ ان کی بات پر توجہ نہ فرمائیں آپ اپنا فیصلہ ارشاد فرمائیں۔

فقیر: (دیوبندی سے مخاطب ہو کر) الحمد للہ کہ نہ میں قادیانی ہوں نہ میں دیوبندی ہوں۔ الحمد للہ کہ سنی حنفی ہوں۔ آپ دونوں صاحبان بحث کر رہے تھے میں سن رہا تھا آپ نے کہا کہ قادیانی کافر ہیں۔ میں کہتا ہوں اس بات میں بے شک آپ سچے ہیں ضرور قادیانی کافر ہیں۔

ان صاحب نے فرمایا کہ دیوبندی کافر ہیں میں کہتا ہوں کہ اس بات میں یہ بھی سچے ہیں ضرور دیوبندی کافر ہیں۔

مرزا قادیانی کے جو کفریات آپ نے بتائے یقیناً وہ سب کفر ہیں مگر آپ کے عاجز ہونے کا سبب یہ ہے کہ آپ اُن کفریات کے سبب مرزا کو تو کافر کہتے ہیں اور ویسے ہی بلکہ اُن سے بڑھ کر جب آپ کے پیشواؤں کے کفر دکھائے جاتے ہیں تو آپ اُنہیں کافر نہیں کہتے اسی وجہ سے آپ کو ان قادیانی صاحب نے دبالیا اور آپ جواب نہیں دے سکے مگر میرے نزدیک تو دونوں کافر ہیں اور جس دلیل سے مرزا قادیانی کا کافر مرتد ہونا ثابت ہوتا ہے اُسی دلیل سے دیوبندیوں کا کافر مرتد ہونا ثابت ہوتا ہے۔

فقیر کی اس تقریر کو سن کر دونوں صاحب خاموش مست خواب خرگوش ہو گئے۔ اور پھر ان دونوں صاحبوں نے کوئی مذہبی بحث نہیں چھیڑی اور راستہ بخیر وخوبی ختم ہو گیا۔ ولله الحمد۔

یہاں پر اس تقریر کے نقل کرنے سے صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ دیوبندی لوگ جو قادیانیوں کو کافر کہتے ہیں یہ محض اُن کا تقیہ اور فریب ہے ورنہ مرزا کے کفریات سے بڑھ کر گندے کفریات خود دیوبندی دھرم میں داخل ہیں۔

اگر اسلام کی ہمدردی سے مرزا پر کفر کا فتویٰ دیا ہوتا تو مرزا پر ایک بار فتوائے

کفر دیا تھا دیوبندی دھرم کے ان پیشواؤں پر دس بار کفر کا فتویٰ دیتے مگر[1] وہاں تو مقصود محض مسلمانوں کو دھوکے دینا اور نئے نئے حلقۂ تزویر بنا کر ان سے مسلمانوں کی مسلمانی اور بھولے سنیوں کی سنت کو پھانسنا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں ہر سنی مسلمان کو ان کے اور ہر بدمذہب کے مکر وفریب سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین۔

اس واقعہ سے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ انبہٹی جی نے المہند کے چھبیسویں سوال کے جواب میں عیاری مکاری سے کام لیا مرزا قادیانی کو تو کافر کہہ دیا مگر خود دیوبندی گروہ کے کفریات جو کسی طرح مرزا کے کفریات سے کم نہیں انہیں علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش نہیں کیا۔

مسلمانو اگر تم سے کبھی یوں پوچھ لے کوئی
کہاں دجال ہے اور کام اُسکے کیسے ہوتے ہیں
دکھا کر المہند اور انبہٹی کو یوں کہہ دو
اسے کہتے ہیں دجالی تو دجال ایسے ہوتے ہیں

ولاحول ولا قوة الا بالله

یہ تو آپ حضرات نے ملاحظہ فرمالیا کہ المہند کے ہر جواب میں کیسی کیسی مکاریاں، عیاریاں، ناپاکیاں، چالاکیاں، بے باکیاں، دجالیاں، کذابیاں بھری ہوئی ہیں۔ اس کے آگے کے حصہ کو تو توسن قلم برق رقم نے اپنی ٹاپ مار مار کر اس

[1] یا قادیانیوں پر غصہ کا اصلی سبب یہ ہو گا کہ دیوبندی دھرم میں مدتوں سے نئی نبوت کا سکہ چلانے نئے نبی کا کلمہ پڑھوائیں گے منصوبے باندھے جا رہے تھے اسی لئے حضور کو بڑا بھائی بتایا۔ اسی لئے حضور کا نظیر ممکن گایا اسی لئے خدا کو جھوٹا ٹھہرایا اسی لئے حضور کے بعد نئے نبی کے آنے کو جائز کرایا۔ غرض ساری کھیتی بوئی جوتی دیوبندیوں نے اب وہ وقت قریب آ گیا تھا کہ دیوبندی دھرم میں کھلم کھلا کسی نبی جدید کی نبوت کا اعلان کر دیا جائے کہ مرزا قادیانی کود پڑا اور دیوبندیوں کی ساری کھیتی کاٹ کر لے بھاگا اور نبی بن بیٹھا۔ اب دیو کے بندے جل جل کر اس کو کافر مرتد کیوں نہ کہیں۔ فلعنة الله علی الكافرين۔ ۱۲ منہ

کے پرخچے اڑا دیئے۔

المہند کے اگلے حصہ سے خون کے دریا بہا دیئے اور

مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ (سورۃ سبا آیت 19)

ترجمہ کنزالایمان: انہیں پوری پریشانی سے پراگندہ کر دیا۔

کے جلوے دکھا دیئے اور اب اس کے پچھلے حصہ کی طرف بھی اپنے نیزہ خار اشگاف کو چلانا مناسب ہے۔

تاکہ المہند کو یہ شکایت باقی نہ رہے کہ رد کرنے میں میرے اگلے حصہ کو ذکر کیا مگر میرے پیچھے کے حصہ کو ایسا ہی کورا چھوڑ دیا اگرچہ عقلمند لوگ کہیں گے کہ اُس کی یہ ضد فضول ہے جب رد میں اُس کے آگے کے حصہ کو پوری طرح ذکر کر دیا گیا تو خواہ مخواہ اُس کے پیچھے کے حصے کو بھی ذکر کر کے اپنے قلم کو آلودہ کرنا کیا ضروری ہے۔

مگر سچی بات یہ ہے کہ مدتوں کے بعد تو المہند یاروں کے ہتھے چڑھی ہے۔

اس وقت بھی اگر کوئی ہوس اس کی باقی رہ گئی تو یہ مردانگی و جوانمردی سے دور ہے لہٰذا ہمیں اُس کی ہر ترابٹ اس وقت منظور ہے۔ سنیے اور المہند کو اس کی ہمت پر شاباش سنائیے۔

نمبر32. جب انبہٹی جی نے دیکھا کہ کھایا اور کال بھی نہ کٹا اس قدر کذب وفریب کے بعد بھی حرمین شریفین سے کچھ زائد مہریں نہیں ملیں تو مجبوراً اپنے جرگہ کے دیوبندیوں سے ہی تقریظیں لکھوا کر اُن کے ترجمے کر کے چھاپ دیں اور اسی طرح حسام الحرمین شریف کی نقل اُتاری مگر بات تو یہ ہے کہ

المہند نقل میں ہے کچھ نہ کم

انچہ آدم میکند بوزینہ ہم

جس قدر دیوبندی وہابیوں کی تقریظیں المہند پر ہیں اُن کے نام یہ ہیں۔

(۱) محمود حسن دیوبندی احمد حسن۔ (۲) امروہی

(۳) عزیز الرحمٰن دیوبندی۔

(۴) دیوبندی دھرم کے حکیم الامۃ اشرف علی تھانوی۔

(۵) محمد حسن دیوبندی۔ (۶) قدرت اللہ مراد آبادی۔

(۷) حبیب الرحمٰن دیوبندی۔

(۸) قاسم نانوتوی کے لخت جگر محمد احمد نانوتوی۔

(۹) غلام رسول مدرس دیوبند۔ (۱۰) سہول مدرس دیوبند۔

(۱۱) عبدالصمد بجنوری مدرس دیوبند۔ (۱۲) محمد اسحٰق نہٹوری۔

(۱۳) ریاض الدین میرٹھی۔

(۱۴) امام الوہابیہ کے نئے خلیفہ اور جمیعۃ الوہابیہ کے صدر کفایت اللہ شاہجہاں پوری

(۱۵) ضیاء الحق مدرس امینیہ دہلی۔ (۱۶) محمد قاسم مدرس امینیہ دہلی۔

(۱۷) عاشق الٰہی میرٹھی۔ (۱۸) سراج احمد مدرس سردھنہ ضلع میرٹھ۔

(۱۹) محمد اسحٰق میرٹھی۔ (۲۰) حکیم مصطفٰی بجنوری۔

(۲۱) رشید احمد گنگوہی کے دلبند مسعود احمد گنگوہی۔

(۲۲) محمد یحییٰ سہسرامی مدرس مظاہر علوم سہارنپور۔

(۲۳) کفایت اللہ گنگوہی۔ (۲۴) عبدالرحیم رائے پوری

ملاحظہ ہو چنے ہوئے دیوبندیوں وہابیوں سے تقریظیں لکھوائیں اور ترجمہ کے ساتھ چھپوائیں تاکہ دیکھنے والا سرسری نظر سے دیکھ کر تو شبہ میں پڑ جائے کہ آیا المہند پر بھی بہت سے علماء کی مہریں ہیں مگر یہاں ایک بات اور ہے انبہٹی جی بے چارے جانتے تھے کہ جب تک کسی شیر سنت نے المہند کی طرف توجہ نہیں فرمائی اسی وقت تک خیر ہے اور جس وقت کسی غضنفر اسلام کو اس بیچاری لومڑی المہند کی طرف توجہ ہوگئی تو پھر

لینے کے دینے پڑ جائیں گے کچھ بنائے نہ بنے گی اس لئے انہوں نے ان چوبیسوں دیوبندیوں کو بھی المہند کی پشت پر سوار کر دیا کہ اگر وقت پڑے تو سارا بوجھ بیچاری المہند ہی پر نہ آپڑے بلکہ سب مل کر بانٹ لیں اور کل پچیسواں حصہ المہند پر رہے کہ اس کی ننھی سی جان زار کے اوپر اتنا ہی بہت ہے۔

نمبر 33. مکہ معظمہ کے مفتی حنفیہ کے دستخط المہند پر نہیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن پر انبہٹی جی کی مکاری کھل گئی اور انہوں نے اس کی تصدیق نہیں فرمائی۔ حالانکہ حسام الحرمین میں اُن کی تقریظ موجود ہے۔

نمبر 34. حضرت شیخ الدلائل مولانا مولوی شاہ عبدالحق صاحب الہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریظ شریف حسام الحرمین میں موجود ہے اور المہند پر اُن کے دستخط بھی نہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت شیخ الدلائل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُردو عربی دونوں زبانیں جانتے اور دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے بخوبی واقف تھے اگر انبہٹی جی اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ان کی ساری دجالی کا لفافہ حضرت ہی کھول ڈالتے اس لئے اُن کے دستخط بھی نہیں لئے گئے یہ بھی کذابی کی دلیل ہے۔

نمبر 35. مدرسہ صولتیہ جو مکہ مکرمہ میں تھا اس کے مدرسین اکثر دیوبندیوں کے عقائد سے واقف تھے اُن میں سے بعض حضرات نے حسام الحرمین پر تقریظ لکھی مگر المہند میں اُن میں سے کسی کے دستخط بھی نہیں۔ یہ بھی کذابی کی دلیل ہے۔

نمبر 36. اسی المہند ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور کے صفحہ 114 پر ہے۔

جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلۂ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے اُن کی نقل کر لی گئی تھی سو ہدیۂ ناظرین ہے۔

اول تو مسلمانو! یوں جو شخص چاہے ہزار عالموں کی مہریں چھاپ دے اور کہہ دے اُن کی اصل ہمارے پاس نہیں ان عالموں نے مہریں کر کے ہم سے واپس لے لی ہیں مان کر مکر گئے ہیں۔

دوسرے اگر یہ سچ بھی ہو تو جب اُن عالموں نے رجوع کر لی اور تمہارے فریب پر مطلع ہو کر اپنی مہریں تم سے واپس لے لیں[1]

اب تمہیں اُن کے چھاپنے کا کیا اختیار رہا مگر بے ایمانی دجالی کذابی کا کیا علاج۔

نمبر 37. اسی المہند کے صفحہ 117 سے صفحہ 123 تک

مفتی برزنجی سید احمد شافعی کے رسالہ کمال التثقیف والتقویم کے شروع کا کچھ کلام نقل کیا اور کچھ اخیر کا اور بیچ سے ذرا زیادہ لمبا پکڑ لیا اور سارا رسالہ ہضم کر گئے۔

غرض تین جگہ سے تین کلام نقل کر لائے اور اس طرح ظاہر کیا کہ برزنجی صاحب نے المہند کی تصدیق لکھی ہے۔

نمبر 38. برزنجی کے رسالہ **کمال التثقیف والتقویم** پر تئیس مہریں تھیں انبہٹی جی وہ سب المہند پر اُتار لائے کہ جاہل لوگ سمجھیں کہ یہ سب لوگ المہند کی تصدیق کر رہے ہیں۔

المہند پر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کی کل اکتیس مہریں ہیں اُن میں دو تو مفتی مالکیہ اور ان بھائی صاحب کی مہریں فرضی ثابت ہوئیں اور ایک مہر مفتی برزنجی کی اُن کے رسالہ سے اتاری گئی ہے۔ تئیس اس کے ساتھ کی المہند پر نہیں علامہ برزنجی کے رسالہ پر ہیں اور ایک محمد صدیق افغانی کی ہے ایک کسی محب الدین مہاجر کی ہے تو المہند پر

---

[1] اور اگر مخالفین کی رعایت کی وجہ سے انہوں نے امر حق کو چھپایا تو وہ اس قابل ہی کب ہے کہ ان کی تحریر لائق اعتبار ہو۔ غرض کسی طرح سے ان کی تحریر چھاپنا اور ان کی طرف نسبت کرنا درست نہیں۔ مگر ہے یہ کہ کذابین، دجالین پر واحد قہار کی لعنت اور پھٹکار۔ ۱۲ منہ

حرمین شریفین کی نہ رہیں مگر تین مہریں[1] یہی المہند تھی۔ جسے راندیر کے دیوبندیہ لے کر بہت ناز سے اچھلتے تھے کہ المہند میں حرمین شریفین کی پچاس مہریں ہیں جب اصل واقعہ انہیں اچھی طرح کھول کر دکھا دیا گیا تو سب ساکت و مبہوت ہو گئے۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ انبہٹی جی المہند کے ساتھ رد وہابیہ میں بھی کوئی رسالہ لکھ کر لے گئے تھے۔

جن پر المہند کا جادو چل گیا اُن سے المہند پر تقریظ لکھوائی اور جہاں فریب و مکر سے کام بنتا نہ دیکھا وہاں رد وہابیہ کا رسالہ پیش کر کے اس پر تقریظ لکھوائی اور ہندوستان آکر وہ سب مہریں المہند پر چھاپ دیں چنانچہ دمشق کے علامہ شیخ مصطفےٰ بن احمد شطی حنبلی کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے۔

خاصانِ خدا میں سے جناب عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے۔ وہابی فرقہ کی تردید کے لئے۔

اسی طرح علامہ شیخ محمود رشید عطار کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے۔

میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر بس پایا اس کو جامع ہر باریک و باعظمت مضمون کا جس میں رد ہے بدعتی وہابیوں کے گروہ پر۔

ان دونوں عبارتوں سے صاف ثابت ہو گیا کہ ان دونوں صاحبوں نے کسی ایسے رسالہ پر دستخط کئے تھے جو وہابیوں کے رد میں تھا اور ظاہر ہے کہ المہند وہابیوں کے رد میں نہیں بلکہ دیوبندیوں کے اوپر سے وہابیت کا الزام دور کرنے میں ہے تو ظاہر ہوا

[1] اُن تین کا بھی یہ ہے کہ علامہ شنقیطی نے تو المہند ہی کا رد لکھا اور احمد رشید خاں نواب ہیں نواب اور خاں بتا رہا ہے کہ یہ بھی کوئی المہند ہی ہیں۔ انبہٹی جی کی تلبیس ہے کہ نواب کو نام کے بعد ڈال دیا اب رہے علامہ محمد سعید بابصیل تو ان کی تقریظ پوری نقل نہیں کی بلکہ کتر بیونت کاٹ چھانٹ کر کے خلاصہ لکھا جس کا صفحہ 60 پر اقرار بھی ہے تو المہند کے پاس ایک (مہر) بھی قابل اعتماد نہیں رہی۔ ۱۲ منہ

کہ ان دونوں صاحبوں نے المہند پر مہریں نہیں کیں بلکہ انبہٹی جی نے رد وہابیہ کے رسالہ پر حاصل کیں اور اس پر سے المہند پر اتار لیں۔

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا اے ظالم
تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

نمبر **40.** جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ انبہٹی جی نے رسالہ رد وہابیہ پر بھی کچھ مہریں اور اس پر سے المہند پر اُتار لیں تو اب جتنی تقریظیں ایسی ہیں جن میں مضمون کا تذکرہ نہیں صرف اتنا لکھ کر تصدیق کر دی ہے کہ ہم نے یہ رسالہ دیکھا اسے صحیح پایا وغیرہ وہ سب اعتبار کے قابل نہیں رہیں کیا معلوم وہ مہریں بھی رد وہابیہ ہی کے رسالہ پر سے المہند پر اُتاری گئی ہوں۔

المہند کی دجالیاں مکاریاں

ہاں اشرف علی تھانوی و خلیل احمد انبہٹی و مرتضیٰ حسن دربھنگی و مبلغ وہابیہ ایڈیٹر النجم عبدالشکور کاکوروی و محمد حسین راندیری و غلام نبی تاراپوری و احمد بزرگ ڈابھیلی اور تمام وہابی دیوبندی صاحبان آپ لوگ ملاحظہ فرمایئے۔

آپ صاحبوں کی مایۂ ناز المہند کیسی کیسی دجالیاں کر رہی ہے۔

(۱) اپنے دھرم کے پیشواؤں کی اصل عبارتیں پیش نہ کرنا۔

(۲) اپنا عقیدہ اپنی مذہبی کتابوں کے خلاف بتانا۔

(۳) چھپی ہوئی کتابوں کے مضمون سے انکار کر جانا۔

(۴) خلاصہ کے نام سے بالکل نیا مضمون لکھنا جس کے معنی کا بھی اُن کتابوں میں پتہ نہیں۔

(۵) ایک نئی عبارت گھڑ کر اُسے اپنی کتابوں کی عبارت بنا دینا:

(۶) جو مضمون اصل کتابوں میں ہے اُس پر کفر کا فتویٰ دے دینا۔

(۷) جو اُن کی کتابوں میں چھپے ہوئے مضمون کے مطابق عقیدہ رکھے۔

(۸) اُسے ملحد زندیق۔ (۹) ملعون (۱۰) کافر (۱۱) مرتد کہنا۔

(۱۲) جس بات کو اُن کی کتابوں میں شرک یا بدعت سئیہ یا حرام لکھا ہے اُسے اعلیٰ درجہ کی عبارت۔

(۱۳) جنت کے درجے حاصل ہونے کا ذریعہ۔

(۱۴) نہایت ثواب۔ (۱۵) بلکہ واجب کے قریب۔

(۱۶) نہایت پسندیدہ (۱۷) اعلیٰ درجہ کا مستحب

(۱۸) علم غیب کے حکم کو لفظ عالم الغیب کا اطلاق بنانا۔

(۱۹) انکار تخصیص کو اقرار تخصیص بنانا۔

(۲۰) انکار فرق کو طلب فرق بنانا (۲۱) ایسا کے لفظ کو اُڑا دینا۔

(۲۲) جھوٹ بول کر علمائے حرمین کو دھوکے دینا۔

(۲۳) حضور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دینا۔

(۲۴) علما کی مہریں لے کر المہند کی عبارت بدل ڈالنا۔

(۲۵) دیوبندی جرگہ کے مولویوں کی تقریظیں چھاپنا۔

(۲۶) مہریں چھاپ کر کہہ دینا کہ ان کی اصل ہمارے پاس نہیں۔

(۲۷) دوسرے رسالہ سے المہند پر مہریں اتار لینا۔

(۲۸) رد وہابیہ کے رسالہ پر مہریں لے کر المہند پر اتار لینا وغیرہ وغیرہ۔

ارے بولو بولو جلد بولو کیا اسی کا نام حقانیت ہے کیا اسی المہند پر اُچھلتے کودتے ناچتے تھے کیا اسی المہند کو حسام الحرمین شریف کے سامنے پیش کرتے تھے ارے شرم! شرم! شرم!!

خدا سے ڈرو۔ دیوبندی دھرم سے توبہ کرو۔

مسلمانو! للہ انصاف! ایسے ناپاک تقیوں ایسے ملعون جھوٹوں فریبوں اور ناپاکیوں بیباکیوں چالاکیوں عیاریوں مکاریوں دغابازیوں خباثتوں شناعتوں شرارتوں سے اگر

انبہٹی جی نے اپنے موافق فتاویٰ حاصل کر بھی لئے ہوں تو کیا اس سے دیوبندیوں کا کفر اُٹھ سکتا ہے ہرگز نہیں۔

پھر کچھ معلوم ہے یہ ناپاک حرکتیں کسی جاہل دیوبندی کی نہیں بلکہ ایسی خبیث ملعون کتاب کا مصنف دیوبندی دھرم کا سرغنہ خلیل احمد انبہٹی ہے اور اس پر تصدیق کرنے والا دیوبندی دھرم کا بڑا گروہ طائفہ وہابیہ کا حکیم الامۃ اشرف علی تھانوی ہے پھر اس پر بہت سے بڑے چھوٹے چنگی پوٹے وہابیوں دیوبندیوں کی تصدیقیں ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ اور تقیہ اور فریب جس پر سنیوں کا بچہ بچہ لعنت بھیجتا ہے وہی دیوبندیت کے تاج کا سب سے اعلیٰ موتی ہے۔

فلعنۃ اللہ علی الکذبین

پیارے بھائیو! اب تم خود ہی انصاف کرلو حسام الحرمین شریف میں تو دیوبندیوں کی اصل عبارتیں لکھی گئی ہیں جن پر علمائے کرام ومفتیان عظام مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ نے بالاتفاق کفر وارتداد کے فتوے دیئے ہیں۔

لیکن المہند میں اُن کفری عبارتوں میں سے کسی ایک کا بھی پتہ نہیں۔

تو اب تم خود ہی سمجھ لو کہ حسام الحرمین شریف حق وصحیح اور المہند جھوٹی ناپاک ملعون فضیح ہے یا نہیں۔

بھلا بتاؤ تو اگر ایک خبیث دیوبندی مندر میں جاکر مہادیو کی بندگی اور اس کی پوجا کرے اس کے آگے گھنٹہ بجائے سنکھ پھونکے موہن بھوگ چڑھائے ڈنڈوت کرے بم بولے علمائے اہل سنت شریعت طاہرہ کے مطابق اُس پر کفر کا فتویٰ دیں اس پر وہ دیوبندی روتا چیختا بلبلاتا چلاتا ہوا علمائے کرام کی خدمت میں حاضر ہو اور قسم کھا کر کہے کہ حاشا میں ہرگز مہادیو کی بندگی نہیں کرتا میں تو اللہ عزوجل کو وحدہ لاشریک لہٗ مانتا ہوں۔

اس کے سوا کسی کو عبادت کے لائق اور پوجا کے قابل نہیں جانتا ہوں بلکہ جو کسی دوسرے کی پوجا کرے یا اسے جائز سمجھے میں اُسے کافر مشرک کہتا ہوں اور مندر میں تو میں صرف اس لئے جاتا ہوں کہ مندر کے اندر شرک و بت پرستی کا رد کروں اور توحید کی دعوت دوں علمائے کرام اُس کی لمبی چوڑی قسموں پر اعتبار کر کے اسے مسلمان لکھ دیں۔

تو کیا اُن سے اُس دیوبندی کا کفر اُٹھ جائے گا کیا اُس کی پیشانی سے شرک کا ناپاک ٹیکا مٹ جائے گا۔

جبکہ وہ دیوبندی اُس فتویٰ کو اپنی بغل میں دبائے ہوئے روزانہ مندر میں جا کر مہادیو کی بندگی اور بُت کی پوجا کرتا ہو اور جب کوئی اُس پر اعتراض کرے کہ تو مشرک وکافر ہے تو وہ فتویٰ نکال کر دکھا دے جس میں علمائے کرام نے لکھ دیا ہو کہ فلاں دیوبندی نے ہمارے سامنے آ کر قسمیں کھائیں کہ وہ اللہ عزوجل کو وحدہٗ لاشریک لہٗ مانتا اور اس کے سوا کسی دوسرے کو عبادت کے لائق نہیں جانتا بلکہ جو شخص اللہ عزوجل کے سوا کسی دوسرے کو پوجے اُسے کافر مشرک کہتا ہے لہٰذا وہ اس وجہ سے کافر مشرک نہیں۔

اور جب وہ مندر میں جا کر شرک اور بُت پرستی کا رد کرتا ہے تو صرف اتنی بات سے وہ کافر مشرک نہیں ہوگا۔

مسلمانو! کیا جس طرح اُس دیوبندی کے ہاتھ میں علمائے کرام کا وہ فتویٰ ہے جس سے اسے ہرگز کچھ فائدہ نہیں بالکل بعینہ اسی طرح دیوبندی مولویوں کے ہاتھوں میں المہند کا حال نہیں؟

بے شک ہے اور ضرور ہے۔

ہر شخص جانتا ہے کہ حسام الحرمین شریف میں دیوبندی مولویوں کی اصل عبارتیں علمائے کرام حرمین شریفین کے حضور پیش کر کے دیوبندیوں پر کفر و ارتداد کا فتویٰ حاصل کیا گیا ہے۔

دیوبندیہ وہابیہ اگر سچے ہوتے تو اس فتویٰ کے حکم سے برآءت کی صرف یہی صورت ہوسکتی تھی کہ اپنی وہ تمام اصل عبارتیں جنہیں علمائے اہلسنت کفر بتاتے ہیں اور جن پر حسام الحرمین شریف کفر کا فتویٰ لیا گیا ہے۔

سب کی سب بعینہا بلا کم و کاست بغیر کسی قسم کی تغیر و تبدیل وتحریف اور کمی بیشی کے علمائے کرام حرمین طیبین کے سامنے پیش کر دیتے پھر جس قدر چاہتے اُن کی تاویلیں بھی عرض کرتے علمائے کرام اُن عبارتوں کو ملاحظہ کرتے ان کی تاویلوں پر نظر فرماتے پھر اگر کفر ہوتا تو کفر کا فتویٰ دیتے کفر نہ ہوتا تو صرف لکھ دیتے کہ ان عبارتوں میں کفر نہیں ان کے لکھنے والے کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔

اس قسم کا اگر فتویٰ لاتے تو بے شک وہ اعتبار کے قابل ہوتا مگر انبہٹی جی نے اپنے دیوبندی پیشواؤں کی کفری عبارتوں میں سے ایک بھی نہیں پیش کی بلکہ سب کی سب اپنی اندرونی جیب میں چھپالیں اور جھوٹی عبارتیں گڑھ کر پیش کیں جو اُن کی کسی کتاب میں نہیں اور بکمال بے حیائی لکھ دیا کہ ہم نے اور ہمارے پیشواؤں نے اپنی کتابوں میں اس طرح لکھا ہے بلکہ کمال بے شرمی سے اپنی اصل کفری عبارتوں پر فتویٰ بھی دے دیا کہ جو شخص اُن کے موافق عقیدہ رکھے وہ کافر مرتد ہے۔

حرمین شریفین کے علمائے کرام نے جو اردو زبان سے بالکل ناواقف تھے ان کی موٹی موٹی بھاری بھاری قسموں پر اعتبار کرے اگر لکھ دیا ہو کہ یہ لوگ ان عبارتوں کے لکھنے کے سبب جو المہند میں پیش کی گئی ہیں کافر نہیں تو کیا اس سے دیوبندیوں کا کفر اُٹھ گیا بلکہ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ فتویٰ حفظ الایمان وبراہین قاطعہ وتقویت الایمان وتحذیر الناس وغیرہ کی عبارتوں پر ہرگز نہیں ہوا بلکہ ان عبارتوں پر ہوا جو المہند میں پیش کی گئی ہیں۔

اور ہم سنیوں کے خلاف کیا ہوا ہم کب کہتے ہین کہ دیوبندیہ وہابیہ اُن عبارتوں کے لکھنے کی وجہ سے کافر مرتد ہیں جو براہین قاطعہ وتحذیر الناس وتقویت

الایمان وحفظ الایمان وغیرہ میں لکھی ہیں۔

ہاں ہاں تمام وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں امرتسریوں دہلویوں، گنگوہیوں تھانویوں انبہٹیوں دربھنگیوں امروہیوں کوکورویوں بنارسیوں راندیریوں ڈابھیلیوں تارا پوریوں نڑیادیوں بڑہادیوں سامرودیوں سملکیوں بڑوں چھوٹوں چنگی پوٹوں کو اذن عام و اعلان تام ہے کہ اُون میں سے کسی کے پاس اگر حرمین شریفین کے علمائے اہل سنت کا کوئی اصلی فتوئ مہری دستخطی براہین قاطعہ اور تقویت وحفظ الایمان وتحذیر الناس کی اُن اصلی عبارتوں کے کفر نہ ہونے پر ہوتو وہ اعلان دے مجمع عام میں سنیوں کے سامنے پیش کرے۔

ارے نجدیو وہابیو غیر مقلدو کیوں کچھ ہمت رکھاتے ہوہمیں وہ فتوئ دکھاتے ہو۔

ہاں ہاں سارے کے سارے وہابیو دیوبندیو! ذرا ہوشیار ہو لگے ہاتھوں ایک اور سوال تمہارے اوپر ناز کرتا چلوں۔

ذرا فرماؤ تو اس کا سبب کیا تھا کہ انبہٹی جی نے اصل کفری عبارتیں پیش نہیں کیں اور اپنی طرف سے نئی عبارتیں گڑھ کر دکھائیں۔

بولو بولو! کچھ بول سکتے ہو اس کے جواب میں اپنے لب کھول سکتے ہو۔

ارے تم پر خدا کی مار ہے ہاں تم پر واحد قہار کی پھٹکار ہے تم کیا بتا سکتے ہو۔

اچھا لو سنو ہم تمہیں سناتے ہیں اور اچھی طرح کھول کر تم سب کو یہ دکھاتے ہیں اس کا سبب یہی اور صرف یہی ہوا کہ انبہٹی جی اور سارے کے سارے دیوبندی وہابی سب کے سب جانتے تھے کہ ضرور ضرور بے شک بلاشبہ ان کی ان ملعون عبارتوں میں قطعاً یقیناً اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین اور گستاخی اور ضروریات دین کا انکار اور کفر وارتداد ہے۔

اگر وہی اصل عبارتیں پیش کر دیں گے تو پھر وہی کفر وارتداد کا فتوئ لگے گا جو حسام الحرمین شریف میں پہلے لگ چکا ہے ہزار بہانے کریں گے ایک نہیں چلے گا

لاکھ تاویلیں گڑھیں گے۔ ایک نہیں سنی جائے گی اسی لئے اُن اصل عبارتوں کو پیش کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اور نئی عبارتیں گڑھ کر پیش کرنی پڑیں تو المہند سے ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی یہ عبارتیں کفر اور ان کے لکھنے والے کافر مرتد ہیں۔

وللہ الحمد

وہابیو دیوبندیو دیکھو! اسے حق کا غلبہ کہتے ہیں کہ تمہاری ہی المہند تمہارے ہی ہاتھوں سے تمہاری ہی گردنوں پر چل گئی اور دیوبندیت کا کام تمام کر گئی۔

یہ المہند کیا ہے گویا حسام الحرمین شریف کی صیقل ہے۔

حق وہ جو سر پر چڑھ کر بولے۔ اب تو دیوبندیوں کی وہی مثل ہوئی کہ لینے گئی خصم اور کھو آئی لڑکا یعنی چاہا تو یہ تھا کہ حسام الحرمین شریف کے وار پڑ رہے ہیں۔ گردنیں کٹ رہی ہیں، خون کی ندیاں بہ رہی ہیں، کفر وارتداد پھانسی کی طرح گلے گھونٹ رہا ہے۔ ساری پارٹی میں ہلچل مچی ہوئی ہے سر اُٹھانا دشوار ہے سر اٹھا اور حسام الحرمین سر پر چمکی گردن اُڑا لے گئی۔

مدتوں تو ساری پارٹی اوندھی پڑی اپنی پشت پر سارے وار کھاتی رہی۔ بالآخر جھوٹ فریب تقیہ مکاری عیاری دغابازی بے باکی ناپاکی چالاکی کے مسالوں سے ایک بوسیدہ ڈھال تیار کی جس کا نام المہند رکھا یعنی ہندوستان کی تلوار خیال تھا کہ کچھ دنوں تو اس کے ذریعہ سے جان بچے گی کچھ تو دم لینے کی مہلت ملے گی مگر حسام الحرمین یعنی مکہ معظّمہ ومدینہ طیبہ کی تیغ برق تاب کا مقابلہ بے چاری ہندوستانی تلوار کیا کر سکتی ہے۔

حق کی شمشیروں کی کڑکتی بجلیاں کہیں جھوٹ کی ڈھالوں کی بدلی سے رک سکتی ہیں اب وہی المہند ہے جو حسام الحرمین کی دھار کے لئے صیقل بن گئی ہے۔ جو کام حسام الحرمین شریف کرتی تھی اب وہی کام المہند کر رہی ہے۔

خود دیوبندیوں کے منہ سے دیوبندیوں کا کافر مرتد ہونا ثابت کر رہی ہے۔

وللہ الحمد۔

اسی مناسبت سے ہم نے اپنے اصل رسالہ کا تاریخی نام راد المہند علی النہیق المفند رکھا ہے یعنی المہند کو خود انہیں کے بے عقل خرانٹ بڈھے کی گردن پر پھیرنے والا

وللہ الحمد والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ صاحب لواء الحمد.
وعلی آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

پیارے مسلمانو! یہ کیا ہے یہ اُسی

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون٥ (سورۃ الصف آیت 8)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے، بُرا مانیں کافر۔

کا جلوہ ہے کہ دیو کے بندے عقیدوں کے گندے دیوبندی کفار چاہتے تھے کہ المہند کی پھونک سے نور الٰہی حسام الحرمین شریف کو بجھا دیں۔

لیکن اللہ نے اپنے نور کو کامل ہی کر دیا اور دیوبندی ملاعنہ جو اپنے مونہوں سے اُسے بجھانا چاہتے تھے انہیں کے منہ جھلس گئے انہیں کی گردنوں پر چل گئی۔

فلوجہ ربنا الکریم الحمد والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ وشفیع خلقہ وسراج افقہ وقاسم رزقہ والہ وصحبہ. وابنہ وحزبہ و علماء امتہ واولیاء ملتہ وعلینا وعلی سائر اھل سنتہ اجمعین واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین٥

❁❁❁❁❁

مشورہ

عقائد کی اصلاح کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔

چند قابلِ مطالعہ کتب
صحاح ستہ اور علم غیب
رہنمائے مدنی قافلہ
فیصلہ کیجیے
تحفہ شادی
وسیلہ کیا ہے؟
تحفہ خواتین
ملنے کا پتہ
میلاد پبلیکیشنز
دربار مارکیٹ لاہور۔ پاکستان